مناجات مقبول

حکیم الامّت مجدّدِ ملّت علّامہ اشرف علی تھانویؒ کا
انتخاب کیا ہوا

دو سو سے اوپر قرآنی اور حدیثی دعاؤں کا مجموعہ

مع

ترجمہ و شرح

از

مولانا عبدالماجد دریابادی
(صاحب تفسیر ماجدی اردو اور انگریزی)

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

دعا کی اہمیّت قرآن مجید کی سطور اور بین السطور دونوں سے بالکل ظاہر ہے۔ اور احادیثِ رسولؐ تو اس کی فضیلتوں سے بھری پڑی ہیں۔ سب کا خلاصہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دعا تو ساری عبادتوں کا لبِّ لباب ہے۔)

اور کیا خوب فرمایا ہے ایک نامور عارف نے، کہ دعا سے اہلِ حق کا اصل مقصد تو خود حضرتِ حق سے ہمکلام ہونا اور ہمکلامی کی لذّت حاصل کرنا ہے۔ دعا اگر قبول ہوگئی تو اس کا کیا کہنا، مراد حاصل ہی ہوگئی۔ لیکن اگر نہیں قبول ہوئی، تو بھی مقام رنج کا نہیں، خوشی کا ہے، کہ ہمکلامی کی تقریب پھر بدستور باقی رہی۔

از دعا نیست بس مقصودِ شاں — جز سخن گفتن بہ آں شیریں دہاں
گر قبول افتاد بس فہو المراد — بادل و با دیدہ نقد آیند و شاد
گر نگردد لذّت آں بیشتر — بہر تقریبِ سخن بارِ دگر

اور خیر قبولیّت کا سوال تو بعد کا ہے۔ یوں ہی ذرا دعا کر کے تجربہ تو کیا جائے، مگر شرط یہ ہے کہ دعا ذرا جی لگا کر کی جائے۔ دیکھئے دعا کر کے قلب کو کتنا سکون، کیسی فرحت حاصل ہوتی ہے —— کچھ ایسی ہی، جیسی گرمی میں روزہ دار کو افطار کے بعد ملتی ہے۔

حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانوی رح دین کی خدمت بیشمار ٹھوس طریقوں سے

کر گئے۔ انھیں کے افاداتِ عالی میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ حصن حصین وغیرہ سے انتخاب کر کے قرآنی اور اس سے کہیں زیادہ حدیثی دعاؤں کا ایک نادر ذخیرہ انتخاب کر کے امت کے ہاتھ میں دے گئے ——— ذخیرہ ہر اعتبار سے نہایت بیش بہا و قابلِ قدر ——— بہ فرض حضرتؒ کی دوسری خدماتِ دین کا صفحہ بالکل سادہ ہوتا، جب بھی تنہا یہی ایک خدمتِ دین ان کا نام نامی، اہل اللہ کے حلقہ میں، رہتی دنیا تک رکھنے کے لئے کافی تھی۔

اصل عربی نام، قربات عند اللہ و صلوات الرسول۔ عام فہم اردو نام مناجات مقبول، اسم بامسمّٰی۔ اردو ترجمہ حضرتؒ ہی کے ایک خلیفۂ خاص و مقبول حکیم محمد مصطفٰے بجنوری مرحوم کا کیا ہوا ہے۔

کتاب ماشاء اللہ مقبول بھی خوب ہوئی، گھر گھر پھیل گئی، اور بار بار چھپی۔ میرے پیشِ نظر نسخہ مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کا شائع کیا ہوا ہے۔ لیکن ایک بڑی اور اہم ضرورت متن کی شرح کی تھی۔ بغیر عام فہم اور سلیس شرح و تحشیہ کے، کتاب بیسویں صدی عیسوی کے ناظرین کے لئے بڑی حد تک غیر مفید تھی۔ بڑی بھلی خدمت اس سلسلہ میں اس نامۂ سیاہ سے جو بن پڑی، وہ اگلے صفحات میں حاضر ہے۔ ان تشریحی حاشیوں میں جو عبارتیں قوسین کے اندر ہیں، وہ گویا نفسِ ترجمہ ہی کا تکملہ ہیں، انہیں ترجمہ سے ملحق ہی پڑھنا چاہیئے۔

موجودہ ایڈیشن اپنے عربی متن کے لحاظ سے اُسی دیوبندی نسخہ کی تقریباً نقل ہے۔ اردو ترجمہ اس خاکسار کا نظر ثانی کیا ہوا ہے۔ کہیں کہیں بالکل بدلا ہوا۔

شروع میں خیال تھا کہ ہر حدیثی دعا کی تخریج اصل کتب احادیث سے درج کر دی جائے اس کوشش میں پوری کامیابی تو نہ ہو پائی، پھر بھی جس بڑی حد تک حوالے آپ ملاحظہ فرمائیں گے، یہ کچھ تھوڑے سے تو کتاب کے اُسی قدیم نسخہ کے حاشیے سے منقول ہیں، اور زیادہ کے لئے یہ خاکسار مولانا ظہور احمد صاحب سابق مدرس دار العلوم دیوبند کا شکر گذار ہے، جنہوں نے مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کے واسطے سے میری استدعا پر اس حد تک تخریج کی مشقت گوارا فرمائی۔ اور اس طرح علاوہ شرح کے ایک یہ بھی

جدید اور مفید اضافہ کتاب میں ہو گیا۔

ناظرین سے آخری التماس یہ ہے کہ ازراہِ کرم اگر وہ اپنی دعاؤں میں اس نامۂ سیاہ، اس کتاب کے ناشرین خصوصاً عنایت اللہ خادم القرآن بانی، تاج کمپنی لمیٹڈ اور جملہ مومنین کو شامل کرلیں تو انشاءاللہ اپنے اجر میں اضافہ پائیں گے۔

عبدالماجد

دریاباد- بارہ بنکی (یو-پی)

فروری ۴۸ء، ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مناجاتِ مقبول

خطبہ

نَحْمَدُكَ يَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ ؕ وَّاَكْرَمَ مَسْئُوْلٍ ؕ عَلٰى مَا عَلَّمْتَنَا مِنَ الْمُنَاجَاةِ الْمَقْبُوْلِ ؕ مِنْ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُوْلِ ؕ فَصَلِّ عَلَيْهِ مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ وَالْقَبُوْلُ ؕ وَانْشَعَبَتِ الْفُرُوْعُ مِنَ الْاُصُوْلِ ؕ ثُمَّ نَسْئَلُكَ بِمَا سَنَقُوْلُ ؕ وَمِنَّا السُّؤَالُ وَمِنْكَ الْقَبُوْلُ ؕ

اے ان سب سے بہتر جن سے امید قائم کی جا سکتی ہے اور اے ان سب سے کریم تر جن سے کچھ طلب کیا جا سکے، ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں مناجاتِ مقبول سکھائی جو اللہ کے ہاں موجبِ قربت ہے، اور رسول اللہ صلعم کی دعائیں سکھائیں۔ تو دیا اللہ اُن (رسول) پر رحمتِ کاملہ نازل فرما جب تک کہ پچھوا اور پُروا ہوائیں چلتی رہیں، اور جڑوں سے شاخیں پھوٹتی رہیں۔ اس کے بعد ہم تجھ سے وہ طلب کرتے ہیں جو ابھی (آگے) عرض کرتے ہیں۔ ہمارا کام طلب کرنا ہے اور تیرا کام عطا کرنا۔

لے دعائیں جس جامعیت اور تاثیر کی ہیں، وہ تو اگلے صفحات سے ظاہر ہی ہوتی رہیں گی، خود یہ دیباچہ بھی اسی شان کا ہے۔ دعائیں تو خیر اللہ اور رسول کی بتلائی ہوئی ہیں، لیکن یہ دیباچہ تو محض ایک محبوب امتی یا مقبول بندہ کے قلم سے ہے۔

محمدك ...... الرسول دیباچہ میں بجز اس کے اور ہے کیا، اور ہونا چاہیئے بھی کیا، کہ پہلے سب سے بڑے دینے والے اور دلوانے والے کی مدح و توصیف۔

فصلّ ...... الاصول۔ پھر اُن بزرگ کا ذکر خیر اور ان کے حق میں رحمتِ ابدی کی دعاء جو اس دینے اور دلوانے کے کاروبار میں سب سے بڑا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔

ثمّ ...... القبول۔ اور اس کے معاً بعد عرض مدعا کہ اے کریم و سخی داتا اب بس تیرے در پر یہ گدا سوال کرنے اور صدا لگانے ہی کو ہے۔

دینے والے اور بخشنے والے کو تو کسی تیاری کی ضرورت نہیں، وہ تو ہمہ وقت اور ہر جہتی تیاری رکھتا ہی ہے۔ لیکن اس مختصر سے بلیغ دیباچہ نے مانگنے والے اور لینے والے کی روح کو کیسا تر و تازہ کر دیا، اور اس کے قالب میں ہمت و مستعدی کی کیسی رُوح پھونک دی!۔

مَا اخْتَلَفَ الدَّبُوْرُ ...... الاُصُوْلُ۔ یعنی جب تک یہ دنیا اور کارخانۂ کائنات قائم ہے۔ عربی محاورہ میں ان فقروں سے مراد ہمیشہ ہمیش ہے۔

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ یَوْمُ السَّبْتِ

پہلی منزل، بروز شنبہ (ہفتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا ۱-
عَذَابَ النَّارِ ○ (البقرۃ - ع ۲۵ - پ ۲)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے ۱۔
اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے[۲]۔

۲ قرآن مجید کی ہر دعا بجائے خود ایک پہلو جامعیت کا رکھتی ہے، لیکن یہ اُن جامع دعاؤں میں بھی شاید جامع ترین دعا ہے۔ اور اس کے بعد درجۂ اجمال میں تو اور کسی دعا کی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا۔ بجائے واحد متکلم کے صیغۂ جمع متکلم کا ملحوظ رہا ہے۔ بندہ دعا صرف اپنی ذات کیلئے نہیں مانگتا اپنے بیوی بچوں، خاندان والوں پر بھی اکتفا نہیں کرتا، بلکہ دعا میں ہم سب کو، سارے مسلم بندوں کو شریک کر رہا ہے ——— یہ آفاقیت اور ہمہ گیری اسلام سے باہر کمتر ہی کہیں نظر آئے گی۔

حَسَنَةً۔ بندہ کو طلب بجز اپنی بھلائی کے اور کس چیز کی ہو سکتی ہے؟ اور یہی قرآن مجید نے اسکی زبان سے ادا کرا دیا۔ وہ اپنی بھلائی ہی طلب کر رہا ہے، بھلائی فوری اور عاجل' اس دنیا میں بھی' اور بھلائی مستقل و غیر فانی' عالمِ آخرت میں بھی۔

بعض کج فہموں نے آیت سے طلبِ دنیا کی مشروعیت نکالنی چاہی ہے' جو سرتاسر جہل ہے، فی الدنیا اور فی الآخرۃ یہ دونوں تو صرف محل یا مقام ہیں۔ مقصود و مطلوب صرف حسنۃ (بھلائی) ہے' یہاں بھی اور وہاں بھی' آج بھی اور کل بھی۔

حَسَنَةً کا لفظ خود اس قدر وسیع اور جامع ہے کہ دنیا و آخرت کے سارے ہی مرغوبات و محبوبات اس کے اندر آ گئے۔

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ آخری اور اصلی پناہ مانگنے کی چیز تو یہی عذابِ آخرت ہے۔ اور جب

٢ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرة - ع ٣٢ - پ ٢)

٣ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

٢ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں کافر
لوگوں پر غالب کر دے۔[٣٥]

٣ اے ہمارے پروردگار! ہماری پکڑ نہ کر، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں[٣٦] اور ہمارے اوپر بھاری بوجھ

اس سے نجات طلب کر لی گئی، تو اب آگے کچھ کھٹکا نہ رہا ـــــ طلبِ نجات کے صیغۂ (قِنَا) کا جمع ہونا ملحوظ رہے۔ بندہ نجات اپنی ذاتِ واحد کیلئے نہیں، سب ہی کیلئے چاہ رہا ہے۔

٣٥ افرغ علینا صبرًا۔ صبر تو ایسی چیز ہے جس کی ضرورت ہر مومن کو کشمکشِ حیات میں قدم قدم پر پڑتی ہے۔ دوسرے اس کے پڑوس میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں، اور یہ فاقہ یا نیم فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ ایسے موقع پر قناعت قائم رکھنا اور طمع و رشک و حسد کے جذبات سے بچے رہنا صبر ہی کی ایک قسم ہے ـــــ پھر گرمیوں میں روزے رکھنا، سردی میں عشا اور فجر کی نمازوں کے لئے وضو کرنا، طرح طرح کی زحمتیں اٹھا کر حج کے لئے جانا، یہ سب مواقع صبر ہی کے ہیں ـــــ تبلیغِ حق اور اقامتِ دین میں غیروں کی شدید مزاحمت کے وقت بددل نہ ہونا اور ثابت قدم رہنا یہ بھی صبر ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور جس نے صبر کی دعا کی، اس نے ان سب موقعوں کیلئے تیاری طلب کر لی۔ افرغ علینا میں اشارہ اس طرف ہے کہ خوب ہی ہمیں اس دولت سے مالا مال کر دے۔ اسکے مشکیزے کے مشکیزے ہمارے اوپر لُنڈھا دے۔

ثبت اقدامنا۔ ہمارے قدم اسطرح جما دے کہ ہم راہِ حق پر استوار رہیں، حق و باطل کے کسی معرکہ میں بھی پیچھے نہ ہٹیں۔ اور اندرونی اور بیرونی ہر قسم کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہم ثابت قدم ہی رہیں۔

فانصرنا علی القوم الکفرین۔ آیت خاص اُس موقع کی ہے، جب بنی اسرائیل اپنے پیمبر صموئیل کے زمانہ میں، اور طالوت کی زیرِ سیادت، عہدِ داؤدی سے ذرا قبل، ارضِ کنعان میں ایک بڑے طاقتور غنیم، کفارِ عمالقہ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ کافر قوم کی تصریح اسی لئے ہے۔ لیکن یوں بھی مومن کو

عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَ ارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○ (البقرة۔ ع۔۴۰۔پ۳)

نہ رکھ، جیسا تو نے ہم سے پیشتر کے لوگوں پر رکھا تھا۔ ؎ اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا، جسے ہم آسانی سے نہ اٹھا سکتے ہوں ؎۔ اور ہم سے درگذر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔ اور ہمارے اوپر رحم کر۔ تو ہی تو ہمارا مالک ہے۔ تو ہم کو کافر لوگوں پر غالب کر دے ؎۔

زندگی بھر کفر و اہلِ کفر کا مقابلہ کرتے تو رہنا ہی ہوتا ہے۔

؎ بھول یا نسیان اور غیر ارادی خطا و لغزش پر مؤاخذہ تو فضلِ خداوندی نے خود ہی معاف کر رکھا ہے پھر بھی شانِ عبدیت کا تقاضہ یہی ہے کہ بندہ خود بھی اپنی زبان سے برابر اسکی طلب و درخواست کرتا رہے۔

؎ (وہ قومیں ہم سے قوی تر تھیں، وہ نباہ لے گئی ہونگی۔ ہم ہر طرح کمزور رہیں، بار کا تحمل ذرا بھی نہ کر سکیں گے)

؎ عربی میں طاقة کا مفہوم اُردو کی 'طاقت' سے ذرا مختلف ہے۔ اردو میں طاقت 'وسعت' کے مرادف ہے، اور اسکا تو قرآن مجید میں وعدہ موجود ہے کہ حق تعالیٰ کسی انسان پر ذمہ داری اسکی قدر وسعت سے زیادہ نہیں ڈالتے۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعها۔ طاقة کا استعمال عربی میں ایسے موقع پر آتا ہے کہ کوئی بار اُٹھایا جا تو سکتا ہو، لیکن دقت و دشواری کے ساتھ —— دعا بندہ کی زبان سے یہ کرائی جا رہی ہے کہ ہم پر بار ایسا بھی نہ ڈالئے جس کے اٹھانے میں ہمیں تکلف و اہتمام کرنا پڑے۔ بس ہم سے تو وہی کام لیجیو جو ہم آسانی اور سہولت سے انجام دے سکیں۔

؎ (کہ ہم تو تیرے ہی دین کے سپاہی ہیں۔ تو ہمیں ان لوگوں پر فتح و نصرت کیوں نہ دیگا جو تیرے باغی اور تیرے دین کے دشمن ہیں۔ تو ہر طرح مالک و مختار ہو کر اپنے بندوں کی کیسے نہ مدد کرے گا۔)

واعف عنّا۔ یعنی ہماری خطاؤں سے درگزر کر، انکی سزا ہمیں نہ دے —— یہ پہلی منزل ہوئی۔

واغفرلنا۔ یعنی ہم کو عذاب سے محفوظ رکھنے کے درجۂ سلبی پر اکتفا نہ کر، بلکہ مرتبۂ ایجابی میں ہماری مغفرت بھی کر دے۔ ہمیں داخلِ جنت کر دے —— یہ دوسرا قدم ہوا۔

وارحمنا۔ ضابطہ سے پروانۂ نجات تو مل گیا، لیکن یہ بھی کافی نہیں۔ ہمیں اپنی مزید شفقت

۴ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ (آل عمران - ع ۱ - پ ۳)
۵ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○
(آل عمران - ع ۱۲ - پ ۳)

۴ اے ہمارے پروردگار! ہمارے دل کو ہدایت کر چکے بعد کہیں پھیر نہ دینا اور ہمیں اپنے حضور سے (بڑی) رحمت عطا کر۔ بیشک تُو تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔[۵۸]

۵ اے ہمارے پروردگار! ہم وہ لوگ ہیں جو ایمان لا چکے ہیں سو ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔[۵۹]

و رحمت سے بھی مالا مال کر دے۔ ہمارے مراتب بلند سے بلند تر کرتا جا ـــــ یہ ارتقاءِ مومن کی آخری منزل ہوئی۔

۵۸ (تو جو رحمت عطا کرے گا وہ تیری ہی شان عطا کے مطابق ہو گی)

رحمۃً کا اجمال اشارہ کر رہا ہے کہ وہ کوئی رحمتِ عظیم یا رحمتِ خاص ہی ہو گی۔ عربی میں صیغہ نکرہ کی ایک یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے۔

لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا۔ یہ بالکل اس طرح کی دعا ہے جیسے یہ کہا جائے کہ اے پروردگار ہمیں صحت کے بعد بیمار نہ ڈالنا ـــــ بیماری اور گمراہی سب کے اسباب تکوینی حیثیت سے اکٹھے کر دینا بہ حیثیت مسبب الاسباب کے حق تعالیٰ ہی کا کام ہے! اور ہدایت کے بعد گمراہی ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

وهب لنا من لدنك رحمة۔ پہلی درخواست صرف سلبی تھی کہ ہمیں روح کی بیماریوں سے بچا۔ اب ایجابی پیش ہو رہی ہے کہ ہمیں خوب روحانی صحت و توانائی عطا فرما!۔

من لدنك رحمة۔ یعنی یہ رحمتِ خصوصی ہمارے اکتساب و استحقاق پر نظر کر کے نہیں بلکہ خاص اپنی ہی طرف سے عنایت کر کتنی زبردست اور جاذبِ رحمت اپیل بندہ کی زبان سے اپنے مالک و مولیٰ کے حضور میں ہے!۔

۵۹ اس دعا میں طلبِ رحمت کا ذریعہ اور اصل شفیع صرف اپنے ایمان لے آنے کو بتایا ہے، کہ ہم ایمان تو لا چکے، تصدیق تو آپ کی اور آپ کے سچے رسول کی اپنی طرف سے کر چکے۔ اب آپ اسی پر اپنے غفر کو

٦ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ○ (آل عمران - ع - ٢٠ - پ ٤)

٧ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ○ (آل عمران - ع - ٢٠ - پ ٤)

٦ اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ (سارا کارخانۂ قدرت) یوں ہی بیکار نہیں پیدا کر دیا ہے، تو
پاک ہے اس سے۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔[1]

٧ اے ہمارے پروردگار! تو نے جسے دوزخ میں ڈالا، بس اُسے رُسوا ہی کر ڈالا، ایسا ظالموں
کا ہمدرد کوئی بھی نہیں۔[1]

مرتب کر دیجئے۔ ہماری کوتاہیوں، لغزشوں پر نظر نہ کیجئے۔ بس آپ مغفرت ہی سے کام لیجئے، اور اس بڑے اور آخری عذاب سے ہم سب کو بچا دیجئے۔

[1] بندۂ مومن عرض کر رہا ہے کہ ہم مشرکوں اور جاہلی مذہب والوں کی طرح نہیں جو آپ کی صفاتِ کمالیہ میں سے کسی کا بھی انکار کریں۔ ہم اس کی پوری تصدیق کرتے ہیں کہ آپ نے اس عظیم الشان کارخانۂ کائنات کا کوئی ادنیٰ سا ادنیٰ جز بھی بے معنی، بے مقصود، حکمتوں سے خالی نہیں پیدا کیا۔ آپ کی شان ایسے مفروضہ سے بھی پاک ہے۔ آپ کے ہر عمل کا ایک ایک جزئیہ حکمتوں سے لبریز ہے۔ آپ اس تصدیق کے صلہ میں ہمیں اس بڑے اور سخت عذاب سے، جو ثمرہ انکار کا ہونا ہے، نجات دید یجئے۔

[1] دنیا میں حق پرستی کی راہ میں ایک بہت بڑا مانع جاہ طلبی کا رہا کرتا ہے۔ انسان بیسیوں نیکیوں کی طرف بڑھنے اور بدیوں سے بچنے سے اس لئے رکا رہتا ہے کہ اس سے اس کے جذباتِ جاہ و ناموری میں فرق پڑتا ہے۔ ایسوں کے لئے آخرت میں عذاب محض سخت و مولم ہونا کافی نہ ہوگا، بلکہ ان کو خلائق کے سامنے رسوا بھی کیا جائے گا، کہ جس رسوائی کے خوف سے وہ دنیا میں خدا و رسول سے دور رہا کرتے تھے، آج اسی کا مزہ سب سے زیادہ چکھنا پڑے گا۔

وما للظلمین من انصار۔ جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کرتے رہے ہیں (اور سب سے بڑا ظلم یہی ہے کہ

۸ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (آلِ عمران ۔ع۔۲۰۔ پ۴)
۹ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ

۸ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تو ایک پکارنے والے کو ایمان کیلئے پکارتے ہوئے سُنا کہ
اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ، اور ہم ایمان لے آئے۔[۱۲] اے ہمارے پروردگار! اب
ہمارے گناہ بخشدے اور ہماری بُرائیوں کو اُتار دے، اور ہمارا خاتمہ نیکوں کے ساتھ کر[۱۳]
۹ اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ عطا کر جو تو نے اپنے پیمبروں
کی معرفت ہم سے وعدہ کیا۔ اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔

خدا کی خدائی میں کسی کو شریک سمجھا جائے) انہیں کوئی اتنا سہارا دینے والا بھی تو نہ ہوگا جو انکی سزا کچھ ہلکی ہی کرا سکے۔ میرے لئے اُن کے چھڑالانے کا تو خیر کوئی ذکر ہی نہیں۔

۱۲ (بس ہمیں ہمارے ایمان کا صلہ عنایت ہو)۔

منادیا۔ مراد خود پیمبر بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے نائب بھی۔
شریعت میں مطلق ایمان بھی بہت بڑے مرتبہ کی نعمت ہے۔

۱۳ (کہ نیکوں کے ساتھ ان کی خوش انجامی میں شریک ہونا بجائے خود ایک نعمت ہے)۔

فاغفرلنا۔ ف تعقیب کے لئے ہے۔ یعنی ہمارے اس ایمان لانے پر ہمارے لئے یہ جزا مرتب کر کہ ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے۔ ایمان لے آنے سے یہ نہیں ہوتا کہ گناہ خود بخود سب چھوٹ جائیں۔ کچھ نہ کچھ گناہ تو متقی ترین غیر معصوم سے بھی بہر حال سرزد ہوں گے۔

وکفّر عنّا سیّاتنا۔ مؤمن ہو جانا معصوم بن جانے کے مرادف نہیں۔ مومن کی شان بس یہی ہے کہ وہ برابر اُن سیّات کی تلافی و کفارہ کی کوشش اور دعاؤں میں لگا رہے (صدقِ دل سے دعا کرتے رہنا خود ہی اس کوشش کی ایک بہترین شکل ہے)

الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ (آل عمران - ع ۲۰ - پ ۴)
10 رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (الاعراف - ع ۲ - پ ۸)
11 رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ (اعراف - ع ۱۴ - پ ۹)

بیشک تو (ہرگز) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[14]
10 اے ہمارے پروردگار! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کئے ہیں۔ اور اگر تو ہی ہمیں نہ
بخشے گا، اور ہم پر رحمت نہ کریگا، تو ہم تو یقیناً نامرادوں میں سے ہو جائیں گے۔[15]
11 اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں اسلام ہی کی حالت پر موت دے۔[16]

۱۴ (تو اس کا امکان ہی نہیں، کہ ادھر سے کسی وعدہ خلافی کا ظہور ہوگا۔ یہ جو درخواست ہم بار بار الحاح سے پیش کر رہے ہیں یہ تو محض ہمارے اضطرار و اضطراب کا نتیجہ ہے۔ اور پھر اس کی بھی کیا خبر، کہ ہم مستحق بھی ان وعدوں کے ٹھہرتے ہیں یا نہیں)۔

اللہ کے وعدے اپنی جگہ پر سب بالکل صحیح و درست، لیکن اس کا اطمینان زید، عمر، بکر کو کیسے ہو سکتا ہے کہ زید و عمرو بکر کے اعمال انہیں ان وعدوں کا مستحق بھی ٹھہراتے ہیں!۔

۱۵ (کہ تیرے سوا اور ہے کون جو ہمیں مراد تک پہنچا سکے؟)۔

ظلمنا انفسنا۔ اپنی جان پر ظلم کرنا یہ ہے کہ جو اعمال اپنے لئے صریحاً مضرت بخش ہیں، انکا ارتکاب بے کھٹکے جاری رہے۔ جیسے مریض برابر بدپرہیزیاں کرتا رہے۔ حق تعالیٰ کو ناخوش کرنیوالے جتنے بھی اعمال ہیں، سب کا شمار انہیں اپنے نفس پر ظلم کرنیوالے افعال ہی میں ہے۔

۱۶ کاش کافر اس لطف کے ایک شمہ سے واقف ہوتے، جو ہر مومن کو موت کے وقت نصیب ہوتا ہے[1]!

مرزا غالب ایک رند مزاج شاعر ہوئے ہیں، اس پر بھی کہہ گئے ہیں۔ ع

جیف کافر مردن و آوخ مسلماں زیستن

یعنی مسلمان کی زندگی (ہر طرح کی قیدوں اور پابندیوں سے گھری ہوئی) بھی کوئی زندگی ہے۔

١٢ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ○

(اعراف - ع ١٩ - پ ٩)

١٣ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ (یونس - ع ١٤ - پ ١١)

١٢ تو ہی ہمارا مددگار ہے پس تو ہمیں بخش دے۔ اور تو ہم پر رحمت کر، اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔[١٧]

١٣ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کا ہدف نہ بنائیو، اور ہمیں اپنے رحم و کرم سے کافر لوگوں سے چھڑا لیجیئو۔[١٨]

اور کافر کی موت بھی کوئی موت ہے، معاذاللہ! ——— اس میں "مسلمان زیستن" والا ٹکڑا تو سرتاسر لغو ہے (مسلمان کی زندگی تو ظاہری و باطنی ستھرائی اور عافیت و سکونِ خاطر کی تصویر ہوتی ہے) باقی وہ "حیف کافر مردن" والا جزو حرف بحرف صحیح ہے۔

افرغ علینا صبرًا۔ صبر کی دعا دونوں حیثیتوں سے ہے۔ ایک تو احکامِ شریعت کی تعمیل میں نفس کو مشقت اور تعب کسی درجہ میں تو بہرحال برداشت کرنا ہوتا ہی ہے، اور اجر فوری ملتا نہیں۔ توفیق صبر ایک تو اس کے لئے ہوئی۔ پھر مخالفین و معاندین کی طرف سے جو ہجوم ایذا ہوتا ہے، خود اس کی برداشت کیلئے بھی بڑی قوت صبر کی درکار ہے ——— ملاحظہ ہو حاشیہ ٣

افرغ علینا۔ یعنی خوب اچھی طرح ہمیں صبر کا خوگر کردے۔ ہم پر صبر کی لکھیا لیں انڈیل دے!۔

[١٧] (کہ اصلی و یقینی بخشش تیری ہی ہے، نہ کہ تیری کسی مخلوق کی، جو خود ہی تیری بخشش کی محتاج ہے)

انت ولیّنا۔ یعنی سہارا تیری ہی مدد و نصرت، اور تیری ہی کارسازی کا ہے۔

وارحمنا۔ بہ کثرت دعاؤں میں طلب رحمت کی تکرار ملاحظہ طلب ہے۔ کیہ بندہ کو اپنے اعمال پر ذرہ بھر بھی نہیں ہوسکتا۔ آسرا سارے کا سارا اسی کے رحم و کرم کا رہتا ہے۔

[١٨] قرآن اور حدیث دونوں میں دعائیں صرف حُسنِ عاقبت ہی کے لئے نہیں، اس دنیا میں بھی

۱۴ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج
تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ (یوسف - ع ۱۱ - پ ۱۳)
۱۵ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ق صلے رَبَّنَا وَ
تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ (ابراہیم - ع ۶ - پ ۱۳)

---

۱۴ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، تو ہی میرا رفیق دنیا اور آخرت میں رہیو۔
مجھ کو اسلام پر موت دیجیو، اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کیجیو۔[ف۱۹]
۱۵ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری نسل کو بھی نماز درست رکھنے والا کر دے۔ اے
ہمارے پروردگار! میری دعا قبول کر لے۔[ف۲۰]

حُسنِ عافیت کے ساتھ گزر کرنے کیلئے ضروری بتائی گئی ہیں۔ بعض اہلِ حال صوفیہ و اہلِ سُکر سے جو کچھ اس کے خلاف مروی ہے، وہ ہرگز قابلِ سند نہیں ـــــ ظالم قوم کا محکوم یا خدا فراموش حکومت کی رعایا ہو کر کوئی دیکھے تو۔ کیسے کیسے دلآزار اور تکلیف دہ تجربے پیش آتے رہتے ہیں!۔

ف۱۹ (کہ نیکوں کی خوش انجامی میں شریک و شامل ہونا خود ایک بڑی دولت ہے)۔

دعاؤں میں صیغۂ جمع متکلم کی تکرار ملاحظہ میں رہے۔ تقریباً ہر راحت و نعمت کی طلب فرد اپنی ذات کیلئے نہیں، بلکہ ساری جماعت اہلِ حق کی شرکت و شمول ہی میں کرتا ہے۔

فاطر السمٰوٰت والارض۔ اس طرزِ خطاب میں پہلو یہ ہے کہ جس کیلئے زمین و آسمان کی خلقت آسان ہے، اس کے لئے اتنی سی درخواست قبول کر لینا کیا مشکل ہے ـــــ اللہ اپنی رحمت سے لبریز کر دے اکبر الہ آبادی کو، کیا خوب فرما گئے ہیں ؎

اک مرے دل کے وہ خوش کرنے پہ کیا قادر نہیں   ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا

انت ولیّ فی الدنیا والاخرۃ۔ حق تعالیٰ کی رفاقت و نصرت اور کارسازی کی ضرورت محض آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی قدم قدم پر ہے! اور قرآن و حدیث دونوں کی دعاؤں میں اس جامعیت کو برابر ملحوظ رکھا ہے۔

توفنی مسلمًا۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۶۔ اعتبار تو اعمال میں خاتمہ ہی کا ہے، اور حُسنِ خاتمہ

۱۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

(ابراہیم - ع ۶ - پ ۱۳)

۱۷ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل - ع ۳ - پ ۱۵)

۱۶ اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور کل مومنین کو بخش دیجیو، جس دن کہ حساب قائم ہو۔[۲۱]

۱۷ اے میرے پروردگار! میرے والدین پر رحمت کیجو، جیسا کہ انہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا۔[۲۲]

بڑھ کر کون سی دولت بندہ کے لئے ہو سکتی ہے۔

نوٹ[۲۰] دعا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے، اور قرآن نے اسے سند اور نظیر کے طور پر قیامت تک کے لئے اہلِ حق کے لئے نقل کر دیا ہے۔

ربّ اجعلنی مقیم الصّلوٰۃ - نماز کو حق تعالیٰ کے ہاں جو اہمیت حاصل ہے، اسی سے ظاہر ہے کہ ابراہیم خلیلؑ جیسی مقبول و محبوب ہستی اس کی پابندی کی تمنا کر رہی ہے!

مقیم الصّلوٰۃ - لفظ مقیم سے ادھر اشارہ ہو گیا کہ نماز محض کسی نہ کسی طرح پڑھ ڈالنا نہیں، بلکہ اس کے جملہ ارکان و شرائط کے ساتھ ادا کرنا مقصود ہے۔

الصلوٰۃ - دعا سے ایک پہلو یہ بھی نمایاں ہو رہا ہے کہ جو نماز کا پابند ہو گا، وہ دوسرے حقوق اللہ کا بھی ادا کرنے والا ہو گا۔

ومن ذرّیّتی - یہاں سے یہ بات نکلی، کہ جو شے اپنے حق میں ضروری ہے، اس کی دعا و تمنا اپنی اولاد کے حق میں بھی کرنا عین سنت انبیاء ہے۔

[۲۱] یعنی قیامت میں۔

ولوالدیّ - اوپر کی دعا میں ابراہیم خلیلؑ نے جس طرح ادائے نماز میں اپنی اولاد کو بھی شامل رکھا تھا، اس دعا میں مغفرت میں آپؑ اپنے والدین کو بھی شامل کر رہے ہیں۔

وللمؤمنین - انبیاء کرام دعائے رحمت و مغفرت اپنی ذات تک تو کیا محدود رکھتے، اس کے

١٨ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ
اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○ (بنی اسرائیل - ع ۹ - پ ۱۵)
١٩ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا ○ (کہف - ع ۱ - پ ۱۵)

---

١٨ اے میرے پروردگار، مجھے اندر بھی صاف لے جا اور مجھے باہر بھی صاف نکال لا۔ اور
میرے حق میں اپنے پاس سے ایک مدد دینے والی قوّت تجویز کر دے۔[۲۳]
١٩ اے ہمارے پروردگار، ہمیں اپنے حضور سے رحمت (خاصہ) عنایت کر، اور ہمارے
مقصد میں کامیابی کا سامان بہم پہنچا دے۔[۲۴]

عموم میں اپنے خاندان ہی کو شامل نہیں رکھتے، بلکہ اسے ساری اُمت تک کیلئے وسیع کر دیتے ہیں۔

۲۲ یہ دعا خاص حضرتِ حق کی طرف سے تعلیم ہوئی ہے، اور اس سے والدین کے کمال درجۂ عظمت واحترام پر روشنی پڑتی ہے۔

ربِّ اور ربّیٰنی کے درمیان اشتراکِ لفظی ظاہر ہے۔ ناتواں اور بے بس بچوں کی پرورش و ربوبیت ایک ہلکی سی جھلک حق تعالیٰ کی ربوبیت مطلقہ کی رکھتی ہے۔

۲۳ اس دعا کی تعلیم رسول اللہ صلعم کو ہوئی ہے —— گویا آپ عرض یہ کر رہے ہیں کہ میرا ہجرت کر کے مدینہ میں داخلہ بھی باعثِ برکت ہو، اور میرا ہجرت کر کے مکہ سے کوچ کرنا بھی موجبِ سعادت ہو۔ صدق یعنی اخلاص و فلاح ہر حال میں میرے ہمرکاب رہے، اور تو مجھے اپنی رحمتِ خاصہ و دستگیری سے ہر حال میں منصور و ثابت قدم رکھ۔

۲۴ یہ اصحاب کہف کی دعا ہے۔

وھیّئ لنا من امرنا رشدا۔ ہر مقصد میں کامیابی کے سامان بہم پہنچانا اللہ ہی کے قبضۂ وقدرت میں ہے، اور عارفین مقبولین کی نگاہ اسی پر رہتی ہے۔

رحمةً۔ صیغۂ نکرہ اظہارِ عظمت واہمیت کیلئے ہے۔ مراد رحمتِ خصوصی سے ہے۔

۲۰ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝ (طٰہٰ۔ع۱۔پ۱۶)

۲۱ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ (طٰہٰ۔ع۱۵۔پ۱۶)

۲۲ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (انبیاء۔ع۶۔پ۱۷)

۲۰ اے میرے پروردگار، میرا سینہ کھول دے، اور مجھ پر میرا کام آسان کر دے، اور میری
زبان سے گنجلک کھول دے، کہ میری بات کو لوگ سمجھ لیں[۲۵]

۲۱ اے میرے پروردگار، مجھے علم میں بڑھا۔[۲۶]

۲۲ مجھے دکھ نے ستایا ہے، اور تو توسب سے بڑا مہربان ہے۔[۲۷]

۲۵ یہ دعا حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی اس وقت کی ہے، جب آپ نبوت سے سرفراز ہوئے ہیں، اور فرعونِ مصر کی طرف پیامِ ہدایت لے کر بھیجے جاتے ہیں۔

اشرح لی صدری۔ شرح صدر سے مراد عربی محاورہ میں کسی معاملہ میں پورا اطمینانِ قلب وسکونِ خاطر نصیب ہو جانا ہوتا ہے۔

یسّر لی امری۔ اس کے عموم میں ہر جائز ومشروع مقصد داخل ہے۔ ——— اپنے حصولِ مقاصد میں آسانی وسہولت کی دعا پیمبر برحق تک کرتے ہیں تو پھر ہم دنیاداروں کی کیا بساط ہے، کہ اپنی عالی ہمتی کے جوش میں آکر سختیوں اور دشواریوں کی طلب کرنے لگیں۔

واحلل..... قولی۔ تقریر پر اس طرح قادر ہونا کہ مخاطبین پوری آسانی اور بے تکلفی کے ساتھ مغز ومفہوم تک پہنچ جائیں، اہلِ تبلیغ کے لئے تو مقصود ومطلوب کا حکم رکھتا ہے۔

۲۶ اس دعا کی تعلیم خود حضور اقدس صلعم کو دی گئی ہے! اور مرتبۂ علم کی رفعت اسی سے ظاہر ہے۔ البتہ یہ خوب سمجھ لیا جائے کہ خود علم سے مراد محاورۂ قرآنی میں صرف اس علم سے ہوتی ہے جس سے معرفتِ الٰہی کی راہیں کھلیں۔ آجکل کے "علوم" و "فنون" اور "صنائع" سے اس "علم" قرآنی کو کوئی تعلق نہیں۔ جو "علوم" و "فنون" بجائے معرفتِ حق کے خدا فراموشی، آخرت فراموشی، اور

۲۳ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ (انبیاء-ع ۶-پ ۱۷)

۲۴ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ (مومنون-ع ۲-پ ۱۸)

۲۵ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ (مومنون-ع ۶-پ ۱۸)

۲۳ اے میرے پروردگار، مجھے اکیلا نہ چھوڑیو، اور سب سے اچھا وارث تو تو ہی ہے۔[۲۸]

۲۴ اے میرے پروردگار، مجھے مبارک جگہ میں اتار، اور تو ہی سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔[۲۹]

۲۵ اے میرے پروردگار، میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس سے
بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔[۳۰]

غفلت کی جانب لے جائیں، ان پر شریعت کی زبان میں 'علم' کا نہیں 'جاہلیت' کا اطلاق ہوگا۔

۲۷ (تو مجھ پر بھی رحم فرما)
یہ دعا حضرت ایوب پیمبر کی زبان سے ہے، جب آپ سخت جسمانی آزار میں مبتلا تھے۔
جسمانی آزار و علالت کے وقت حق تعالیٰ سے رحم اور شفا کی درخواست کرنا عین سنّتِ
انبیاء ہے۔ اور اس کے برخلاف راہِ عمل اختیار کرنا، ہرگز جوانمردی اور عالی ہمتی کی دلیل نہیں
——— قدم قدم پر بندہ سے تذلّل و تضرع و شکستگی ہی مطلوب ہے نہ کہ اس کے برعکس زعم و پندار۔

۲۸ حضرت زکریا اشارۂ الٰہی سے یہ دعا اپنے لئے ضعیفی میں طلبِ اولاد کی کر رہے ہیں، اور تقاضائے
طبعی اور اسبابِ ظاہری کی رعایت سے یہاں تک کہتے ہیں کہ میں بے اولاد رہا جاتا ہوں لیکن
ساتھ ہی اعتماد علی اللہ پر ثابت اور مضبوط ہو کر یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ اولاد سے جو مقصود ہوتا
ہے، اُسے اس سے کہیں زیادہ اور احسن طریق پر تو حق تعالیٰ خود ہی پورا کر سکتا ہے۔
اولاد و ازواج کی خواہشِ طبعی کو جو لوگ اولیاء و مقبولین کے مرتبہ سے فروتر سمجھ رہے ہیں، وہ
انبیاء و مرسلین کی ان دعاؤں پر غور فرمالیں۔

۲۹ حضرت نوح کی زبان سے یہ دعا نقل ہوئی ہے ——— ظاہر ہے کہ آپ کشتی پر حکمِ الٰہی ہی سے

۲۶ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

(مومنون - ع ۶ - پ ۱۸)

۲۷ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ۖ ○ (فرقان - ع ۵ - پ ۱۹)

۲۸ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ (فرقان - ع ۵ - پ ۱۹)

۲۶ اے ہمارے پروردگار، ہم ایمان لے آئے، تو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحمت کر اور
تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔ [۳۱ف]

۲۷ اے ہمارے پروردگار، عذابِ دوزخ کو ہم سے پھیرے رکھ، کہ اس کا عذاب تو
چمٹ جانے والا ہے۔ [۳۲ف]

۲۸ اے ہمارے پروردگار، ہمیں ہماری ازواج و اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر،
اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔ [۳۳ف]

سوار ہوئے تھے، اور بہر حال کسی منزل مبارک پر ہی اتارے جاتے، اس پر بھی تصریح کے ساتھ دعا بھی آپ اسی کی کرتے جاتے ہیں! یہ معنی ہیں کمالِ عبدیت و کمالِ اقربیت کے!۔

۳۰ف اس دعا کی تلقین بھی حضرتِ حق سے ہو رہی ہے۔

بندہ شیطانی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رہنے میں تمامتر پناہِ خداوندی ہی کا محتاج ہے —— صرف اسی میں نہیں بلکہ اس میں بھی کہ شیطان اس کے قریب نہ آنے پائیں۔

۳۱ف (سو تو ہمیں بخش تو ضرور ہی دے گا، لیکن ہماری عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم تجھ سے التجا کرتے رہیں، کہ ہمارے مجرد ایمان لے آنے پر، مغفرت کا ثمرہ مرتب کر دے)۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ (نمل۔ع ۲۔ پ ۱۹)

اے میرے پروردگار، مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا، اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے اور تو مجھے اپنے رحم و کرم سے اپنے صالح بندوں میں داخل کر دے۔ ۳۴

۳۲ (جو ہماری حد برداشت سے باہر ہے)

یہ دعا، دعائے ماقبل کی طرح مقبول بندوں کی زبان سے موقع مدح پر قرآن مجید میں نقل ہوئی ہے۔ اب جن حضرات صوفیہ سے کسی حالت سکر و مستی میں دوزخ کی طرف سے بے پروائی روایتوں میں بیان ہوئی ہے، اگر وہ روایتیں صحیح ہیں بھی، تو ہرگز وہ حالت قابلِ استناد نہیں۔

۳۳ اور پرہیزگاروں کی پیشوائی ظاہر ہے کہ اس کے نصیب میں آسکتی ہے جسے خود تقوٰی کا انتہائی اعلیٰ درجہ نصیب ہو! تو گویا اس دعا کے معنی یہ ہوئے کہ ہمیں تقوٰی کا وہ مرتبۂ اعلیٰ نصیب کر، کہ دوسرے بھی ہماری اقتدا میں متقی بن جائیں۔

من ازواجنا وذریّتنا۔ ازواج واولاد کی طلب کی یہ ایک درنظیر مقبولین حق کی دعاؤں و نمازوں میں مل گئی۔

قرّۃ اعین۔ آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد عربی محاورہ میں، دل کا چین اور سکھ ہوتا ہے مقبولین کے دلوں کی پوری مسرت ظاہر ہے کہ اسی وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنی بیویوں اور بچوں کو بھی اپنی ہی طرح دین میں کامل اور اطاعت الٰہی میں مستعد دیکھ لیں گے۔

۳۴ یہ دعا حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان سے نقل ہوئی ہے۔

ادخلنی برحمتك فی عبادك الصّٰلحین۔ سلیمان علیہ السلام انسانیت کے سب سے اونچے مقام یعنی پیمبری پر تو فائز ہی ہیں، پھر بھی دعا یہ کئے جاتے ہیں کہ اے پروردگار، میرا شمار محض اپنے

۳۰ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○ (قصص - ع ۳ - پ ۲۰)

۳۱ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ (عنکبوت - ع ۳ - پ ۲۱)

۳۲ رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ (مومن - ع ۱ - پ ۲۴)

۳۰ اے میرے پروردگار میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اُتارے، محتاج ہوں ۳۵
۳۱ اے میرے پروردگار، مجھے مفسد لوگوں پر غالب کر ۳۶
۳۲ اے ہمارے پروردگار، تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر محیط ہے۔ تو توان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور جو تیری راہ پر چلے انہیں بخش دے ۳۷ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۳۸

فضل وکرم سے اپنے مقبول وصالح بندوں میں کرلیجئے! —— کیا ٹھکانا ہے اس خشیت وعبدیت کا۔

نعمتک التی انعمت علیّ وعلی والدیّ۔ نعمت کا مفہوم عام ہے نعمتِ نبوت، نعمتِ بادشاہت، نعمتِ صحت وعافیت، جملہ اقسام نعمتِ دنیوی واخروی پر حاوی۔

حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا امیروں رئیسوں کے لئے مناسب حال خاص طور پر ہے۔

۳۵ حضرت موسیٰؑ حالتِ سفر میں بھوک سے مضطر ہو رہے ہیں، اور اس وقت یہ دعا زبان پر آرہی ہے، من خیر سے سیاق میں خاص اشارہ بھوک کی تکلیف دور ہونے اور غذا ملنے کی جانب ہے فقیر۔ پیمبر بھی با ایں مرتبہ کمال بہر حال بشر ہی ہوتا ہے اور تمام بشری ضروریات کا محتاج —— حضرت حق کے حضور میں کاملین نے ہمیشہ اپنی ضرورتمندی اور احتیاج ہی پیش کی ہے، نہ کہ استغنا۔

۳۶ حضرت لوط پیمبرؑ کی دعا ہے۔ ہجوم اعداء وغلبہ مخالفین کو دیکھ کر اپنے رب سے عرض کرتے ہیں، اور یہی ہر مومن کو ایسے موقع پر کرنا چاہیئے۔

۳۷ (ان کی توبہ در پیروی حق تیرے علم سے باہر رہ ہی نہیں سکتی، اور جب اس علم محیط پر تیری

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ
رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (مومن-ع ۱-پ ۲۴)

اور اے ہمارے پروردگار! انہیں ہمیشگی کی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے[۳۹]۔ اور ان کو بھی جو کوئی ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے نیک ہو[۴۰] بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے[۴۱] اور انہیں خرابیوں سے بچائے اور جس کو تو نے اس دن خرابیوں سے بچا لیا، اس پر تو نے (بڑا) رحم کیا، اور یہی بڑی کامیابی ہے[۴۲]۔

رحمتِ عام مستزاد ہے، تو تو ان کی مغفرت تو یقینی کر کے رہیگا)۔

۳۸ یہ رحمتِ الٰہی کا منفی یا سلبی پہلو ہے، اور آدابِ عبدیت میں سے یہ ہے کہ پہلے طلب اسی کی کی جائے۔

۳۹ یہ رحمتِ الٰہی کا اثباتی یا ایجابی پہلو ہے، اور یہی مطلوب و مقصود ہے۔

جنّتِ عدن۔ جنت ہر مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔ ایسی شے ہرگز نہیں، جس سے شاعرانہ استکبار کے ساتھ اغماض واعراض برتا جائے۔

۴۰ (انھیں کے ساتھ اور انھیں کے درجہ و مرتبہ میں)۔

من صلح۔ انسان کو پورا اور انتہائی لطف اسی وقت حاصل ہوتا ہے، جب اس لطف میں اپنے بڑے، اور اپنے چھوٹے اور اپنے ساتھ والے غرض سب اہلِ اخلاص شریک ہوں۔ یہاں دعا اسی کی کرائی جا رہی ہے کہ ان اعزّہ و اقربا میں سے جو اصلاً مومن تو ہوں، لیکن یہ بلحاظ اعمال اس مرتبہ کے نہ ہوں، کہ انہیں بھی ان جنتیوں کا شریک اور ان کا ہم درجہ بنا دیا جائے!

۴۱ تیرے لئے اس درخواست کا پورا کر دینا مشکل کیا ہے، تو تو العزیز سب پر غالب ہے

۳۴ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (احقاف - ع ۲ - پ ۲۶)

۳۵ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ (قمر - ع ۲ - پ ۲۷)

۳۶ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا
تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝ (حشر - ع ۱ - پ ۲۸)

۳۴ اور میری اولاد میں صلاحیت (نیکی کی) دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں
فرمانبرداروں میں سے ہوں۔[۴۳]

۳۵ میں ہارا ہوا ہوں، پس تو میرا بدلہ لے لے۔[۴۴]

۳۶ اے ہمارے پروردگار، ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہمارے پیشرو ہیں،
بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کدورت نہ ہونے دے۔[۴۵] اے
ہمارے پروردگار، تو بڑا شفیق و مہربان ہے۔[۴۶]

اور تو یقیناً اس کا انتظام اس طرح بھی کر سکتا ہے کہ اس سے تیرے انتظامات تکوینی میں کہیں بھی غلطی نہ پڑے تو تو الحکیم ہے۔ سب سے بڑا حکمت والا ہے۔

[۴۲] دنیا کی مادی، عارضی، کامیابیاں بھی کوئی کامیابیاں ہیں۔ اصلی کامیابی تو یہی دار آخرت کی حقیقی، مستقل، و پائدار کامیابی ہے۔ قرآن مجید نے کثرت کے ساتھ اس حقیقت کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

[۴۳] یہ دعا ایک بندۂ حق اپنی عمر کی پختگی پر پہنچ کر کرتا ہے۔
واصلح لی فی ذریتی۔ اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح کی دعا و فکر کرتے رہنا مقبولین

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ (ممتحنہ۔۱۴۔پ) ۳۷

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ ۳۸
أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (ممتحنہ۔۱۴۔پ)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا، اور تیری طرف ہم رجوع ہوئے، اور تیری ۳۷
ہی طرف لوٹنا ہے۔[۴۷]

اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافر لوگوں کا ہدفِ ستم نہ بنا، اور ہمیں اے پروردگار بخش دے، ۳۸
بیشک تو ہی زبردست ہے، حکمت والا ہے۔[۴۸]

وکاملین کی سنّت ہے۔

[۴۴] حضرت نوحؑ کی دعا ہے، جب اپنی قوم پر تبلیغ کرتے کرتے، اور اسکی بے اثری دیکھ، آپ عاجز آچکے تھے۔
مقبولین وکاملین کس کس طرح حضرتِ حق کے حضور میں اپنی شکستگی وتضرّع کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

[۴۵] ملی یکجہتی اور ساری امّت کے درمیان اخوت کی رُوح دوڑا دینے کیلئے یہ کتنی موثر دعا ہے۔
الّذین سبقونا بالایمان ۔ اپنے پیشروؤں کے حق میں دعائے خیر کی تصریح خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے۔ آج سب سے بڑی مصیبت یہی ہے کہ اُمت کی موجودہ نسل نے اپنے ہی اسلاف پر لعن طعن کرنا، زبان درازیاں کرنا سیکھ لیا ہے، بلکہ اس کو عین خدمتِ دین سمجھا جا رہا ہے۔

[۴۶] (تو اپنی اسی رأفت اور اسی رحمت کا ایک پرتو ہم سب پر بھی ڈال دے، تو ہمارے دل بھی سب ایک دوسرے سے جڑ جائیں۔ اور ایک دوسرے کے حق میں محبت اور ہوا خواہی سے لبریز ہو جائیں)۔

[۴۷] (نہ کہ کسی اور کی طرف)
اگر انہیں عقائد کا استحضار رہنے لگے، کہ بھروسہ اور رجوع کے قابل اسی ایک کی ذات ہے،

۳۹ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ○ (تحریم - ع ۲ - پ ۲۸)

۴۰ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (نوح - ع ۲ - پ ۲۹)

۳۹ اے ہمارے پروردگار، ہمارے لئے ہمارا نور کامل کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو
ہر چیز پر قادر ہے [۴۹]

۴۰ اے میرے پروردگار، بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے
گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سارے مومن مردوں اور عورتوں کو بھی [۵۰]

اور آخری سابقہ اسی ایک سے پڑنا ہے تو دنیا نمونۂ گلزارِ جنّت بن جائے۔

[۴۸] محلِ آزمائش بننے سے بچنے کی کوشش و تمنا ہی عینِ طاعت ہے، نہ کہ اسکے بالعکس اس میں پڑنے کی آرزو، جیسا کہ بعض نافہموں نے سمجھ رکھا ہے۔

انّک انت العزیز الحکیم۔ یعنی نہ تو ہماری مغفرت تیرے لئے کچھ بھی دشوار ہے، اور نہ تو اس سے اپنے کسی آئینِ حکمت میں خلل پڑنے دے گا۔

[۴۹] (تو تو ایمان سے محروموں کو نور سے بہرہ ور کر سکتا ہے، تو ہم بہرحال صاحبِ ایمان تو ہیں ہی، اب تجھ سے التجا ہے کہ اس نور کو درجۂ کمال تک پہنچا دے)۔

[۵۰] یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوئی ہے —— پیمبر ہو کر بھی التجا اپنی مغفرت کے لئے کئے جاتے ہیں! کیا شانِ عبدیت ہے۔

والدین اور ساری امّت اسلامی کے حق میں دعائے خیر کرتے رہنا سنتِ انبیاء ہے۔

قرآنی دعائیں اس مقام پر ختم ہوگئیں۔

۳۱ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۞

(بخاری۔ عن عائشۃ۔ باب لاستعاذۃ من ارذل العمر)

۳۲ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا ۞ (مسلم۔ عن زید بن ارقم۔ باب الادعیۃ)

۳۱ یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے (ایسا) پاک کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے، اور مجھ میں اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے، جیسا کہ مشرق و مغرب میں تو نے فاصلہ رکھا ہے۔[۵۱]

۳۲ یا اللہ میرے نفس کو اسکی پرہیزگاری عطا کر اور اُسے پاک کر دے تو ہی اس کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔[۵۲]

[۵۱] اب یہاں سے آخر کتاب تک حدیثی دعائیں ملیں گی۔

اغسل ...... برد ۔ مراد اس طرح دھو دینا ہے، جس کے بعد کوئی شائبہ بھی ظلمتِ معصیت و ظلمانیت کا باقی نہ رہ جائے۔

نقِّ ...... الدنس } مقصود دونوں تمثیلوں سے جو عربی اسلوبِ بیان میں عام ہیں،
وباعد ..... المغرب } گناہوں کی آلودگی سے کامل پاکیزگی ہے۔

مسلمان کو چاہیئے کہ جب یہ الفاظ زبان سے نکالے، تو کچھ ان کی لاج بھی رکھے، اور عملاً بھی ہر گناہ سے بچنے کی ممکن حد تک کوشش کرے ــــــ اور اے اللہ! اس کی توفیق سب

۴۳ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؐ (ترمذی۔ عن ابی امامۃؓ۔ ابواب الادعیۃ)

۴۴ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؐ (مستدرک حاکم۔ عن ابی مسعودؓ۔ باب الدعاء)

---

۴۳ ہم تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔[۵۳]

۴۴ ہم تجھ سے مانگتے ہیں مغفرت کے اسباب اور نجات دینے والے کام اور ہر گناہ سے بچاؤ، اور ہر نیکی کی لوٹ، اور بہشت میں اپنا پہنچنا، اور دوزخ سے نجات پانا۔[۵۴]

پہلے اس نامۂ سیاہ راقم سطور کو ہے۔

۵۲ یہ دعائیں خیر البشر اور سرورِ انبیاءؐ اپنے حق میں کر رہے ہیں، اور معلوم ہے کہ پیمبر کی زبان کسی مبالغہ پسند شاعر کی زبان نہیں ہوتی۔ تو ظاہر ہے کہ ہم بندگانِ دنیا کو کس شد و مد اور کس اہتمام سے اپنے حق میں دعائے تقویٰ اور عملِ تزکیہ کی ضرورت ہے۔

۵۳ کتنی جامع و پُر اثر دعا ہے ——— کئی کئی پہلو اس سے روشنی میں آگئے۔ مثلاً

(۱) ایک تو یہ کہ نبی صلعم نے جب طلب کی تو بھلائی ہی کی۔ جو چیز آپ نے طلب کی وہ کبھی بُری طلب ہی نہیں کی۔

(۲) نبی صلعم بھی با ایں جلالت قدر اور بندوں میں لاثانی ہونے کے بہر حال صاحبِ احتیاج تھے، اور اپنی حاجتیں برابر حضرتِ حق میں عرض کرتے رہتے تھے۔

(۳) دعا و درخواست میں بھی اتباعِ نبوی کرنے سے اتباعِ سنّت کا اجر مزید حاصل ہوتا جائے گا۔

(۴) اپنی خواہشوں اور درخواستوں کو بھی رسولِ معصوم کی درخواستوں سے متحد کر دینا یہی صحیح مقام فنا فی الرسول کا ہے۔

۴۵ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا ۞ (کنز العمال - عن جابر رض و عائشہ رض - جلد اول ص۲)

۴۶ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ خَطَئِيْ وَعَمْدِيْ ۞ (بیہقی و طبرانی - عن ابن عباس رض)

۴۷ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ۞ (بخاری و مسلم - عن ابی موسی الاشعری رض)

---

۴۵ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں علم کار آمد۔[۵۵]

۴۶ یا اللہ بخش دے میرے گناہ نادانستہ اور دانستہ۔[۵۶]

۴۷ یا اللہ بخش دے میری خطا اور نادانی اور میری زیادتی میرے بارہ میں، اور وہ بھی جو تو مجھ سے بڑھ کر جانتا ہے۔[۵۷]

---

۵۴ الجنۃ - تو نام ہی ہے محلِ رضائے الٰہی کا، اور النار محلِ عتابِ الٰہی کا۔ ایک کے حصول اور دوسرے سے نجات کی طلب تو عین عشقِ الٰہی کا ثبوت دینا ہے ـــــ خدا معلوم وہ کیسے عجیب و غریب مدعیانِ عشق و محبت ہیں جو جنت و جہنم یعنی محبوب کے محلِ رضا و محلِ عتاب کو یکساں قرار دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں!۔

۵۵ اس حدیث نے تو جڑ ہی کاٹ دی مطلق علم کی مطلوبیت کی۔ مطلق علم ہرگز ہرگز مطلوب نہیں ہے۔ نافعیت کی قید نے ان تمام "علوم و فنون" کو دائرۂ مطلوبیت سے خارج کر دیا جو معرفتِ الٰہی اور نجاتِ اخروی میں معین و معاون نہیں۔ اور دنیوی حیثیت سے بھی ان "علوم و فنون" میں سے اکثر کی مضرتیں ان کے نفع پر غالب ہی ہیں ـــــ ظلم اور جہل کی کوئی انتہا ہے کہ فضیلتِ علم کی آیتیں اور حدیثیں پیش کر کر کے حمایت ان علوم و فنون کی اور اس نظامِ تعلیم کی کی جاتی ہے جن کا حاصل تمام تر خدا فراموشی اور آخرت سے غفلت ہے۔

ایسی جامع اور حکیمانہ دعائیں وہی تعلیم دے سکتا تھا، جو دنیا کا بہترین معلّم ہوا ہے۔

ملاحظہ ہو دعاء ۵۴، اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ

۵۶ اس میں اس کی تعلیم آگئی، کہ بندہ کو اپنے دانستہ اور بالقصد گناہ کے ساتھ اپنے نادانستہ

۴۸ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ ❁ (بخاری و مسلم۔ عن ابی موسی الاشعریؓ)

۴۹ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ❁

(ابن ابی شیبہ۔ عن عائشہؓ)

۵۰ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ ❁ (مسلم۔ عن علیؓ۔ باب الادعیۃ)

---

۴۸ یا اللہ بخش دے جو (گناہ) مجھے مقصود تھا اور جو غیر مقصود تھا۔[۵۸]

۴۹ یا اللہ دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔[۵۹]

۵۰ یا اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے استوار رکھ۔[۶۰]

اور بلا قصد گناہوں کی بھی عذر خواہی کرتے رہنا چاہیئے ——— اور استغفار جب نبیِ معصوم نے کیا ہے، تو پھر کسی غیر معصوم کا کیا ذکر ہے۔

۵۷ اس اجمالی معذرت و توبہ کے اندر ہر ہر گناہ کی تفصیل آگئی۔ وما انت اعلم بہ منّی۔ بعض گناہ ایسے خفی ہوتے ہیں جو انسان کے شعور میں پوری طرح آتے بھی نہیں، انسان انہیں قصداً بھلائے رکھنا چاہتا ہے۔ وہ سب اس دعا میں شامل ہوگئے۔

۵۸ بہت سے گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں، خصوصاً زبان کے، جو انسان بغیر سنجیدگی سے سوچے ہوئے، یوں ہی ہنسی کھیل، تفریح میں کر گزرتا ہے۔ یہ استغفار ان سب کا بھی جامع ہے۔

۵۹ دلوں کا پھیرنا ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر بندہ صدقِ دل سے اسکی تمنا رکھتا ہے کہ وہ طاعتوں ہی کی طرف راغب ہو جائے، اور دعا بھی کرتا رہتا ہے، تو عجب کیا کہ اس کی برکت سے واقعتہً اس کا دل طاعتوں کی طرف پھر جائے۔

۶۰ مومن تو خود ہی ہدایت پر ہوتا ہے، لیکن ہدایت مزید کی ضرورت اسے حال و مستقبل کے قدم قدم پر رہتی ہے اور اسی کے لئے وہ درخواست کرتا رہتا ہے۔
وسدّدنی۔ جو دولت مومن کو حاصل ہو چکی ہے، اس پر ثابت و مضبوط رہنا یہ خود بھی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى ۞ ۵۱

(مسلم ۔ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ ۵۲
دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْهَا
مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ
الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۞ (مسلم ۔ عن ابی ہریرۃؓ ۔ باب الادعیۃ)

یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور سیر چشمی۔[۶۱] ۵۱
یا اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا درست رکھ ۵۲
جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے۔
اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی، اور موت کو میرے حق میں ہر بُرائی
سے امن بنا دے۔[۶۲]

بہت بڑی دولت ہے۔

۶۱ ان چار مختصر لفظوں کے اندر ہر قسم کی اعتقادی، عبادتی، اخلاقی اور معاشرتی خوبیوں کی طرف اشارہ آگیا۔ اور یہ چار لفظ ایمان، عبادت، اخلاق و معاشرت سب کے مقتضیات کے جامع ہو گئے۔

۶۲ یعنی زندگی و موت دونوں میرے حق میں سر تا سر رحمت بن جائیں ــــــ جب تک جیوں، ہر بھلائی میں ترقی ہی کرتا رہوں۔ اور جب دنیا سے اٹھوں تو ہر بُرائی سے نجات پا جاؤں ــــــ ایک مومن کا نصب العین اس سے بڑھ کر اور ممکن ہی کیا ہے؟۔

معاش اور معاد کی ساری ممکن نعمتوں کی جامعیت اس دعا میں آگئی۔

٥٣ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۞ (مسلم بن ابی مالک الاشجعی - باب فضل التہلیل والدعاء)

٥٤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَ

٥٣ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور مجھے چین دے اور مجھے رزق دے[٦٣]۔

٥٤ یا اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے، اور بزدلی سے اور انتہائی کبرسنی سے اور قرضہ سے اور گناہ سے اور عذابِ دوزخ سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے برے فتنہ سے اور محتاجی کے برے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے برے فتنہ سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اور سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگدستی سے اور ذلت سے اور بیچارگی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدا ضدی سے اور (لوگوں کے) سُناوے سے اور

[٦٣] آخرت کو ہمارے رسول معلم برحق نے ہر دعا میں مقدم رکھا ہے کہ وہی تو اصل مقصود ہے۔ لیکن ساتھ ہی رعایت ہم ضعیفوں کی مناسبت سے ہر موقع پر معیشتِ دنیوی کی بھی رکھی ہے۔

الرِّیَاءِ وَمِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَمِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْبُخْلِ وَ غَلَبَۃِ الرِّجَالِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا ؎ (نسائی۔ کتاب الاستعاذہ۔ بخاری

کتاب الدعوات والاذکار۔ مسلم۔ مستدرک۔ کنز العمال۔ جمع الفوائد)

دکھاوے سے اور بہرہ پن سے اور گونگے پن سے اور جنون سے اور جذام سے اور بُری بیماریوں سے اور بارِ قرضہ سے اور فکر سے اور غم سے اور بُخل سے اور لوگوں کے دباؤ سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور دنیا کے فتنہ سے اور اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔ ؎۶۴

؎۶۴ تعوّذات کا یہ سلسلہ حدیثی دعاؤں کی حیرت انگیز جامعیت کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔ غور کرنے کے بعد بھی اس فہرست میں اضافہ کی گنجائش نہ نکل سکے گی۔ کس حکیمانہ ایجاز و جامعیّت کے ساتھ ایک ایک بشری ضرورت کو اس کے اندر سمیٹ لیا ہے۔

من العجز والکسل والجبن۔ یہ کاہلی اور بُزدلی ہی انسان کو کتنی اُخروی سعادتوں اور دنیوی نعمتوں سے محروم رکھتی ہیں!

والھرم۔ پناہ مطلق کبرسنی سے نہیں، بلکہ پیر فرتوت بننے سے مانگی گئی ہے۔ مطلق بڑھاپا تو ایک نعمت ہے، البتہ اس میں زیادتی ایک بلا ہے۔

من عذاب النّار و فتنۃ النّار۔ دو لفظوں کے الگ الگ آنے سے معلوم ہوا کہ ایک تو دوزخ میں جا پڑنا اور اس کے عذاب میں مبتلا ہونا ہے، اور دوسری چیز ہے محض اس کے لئے آزمائش ہونا، اس کی طرف لے جانے والے سوال وجواب ہونا۔ اور پناہ مانگنے کے

قابل دونوں ہی چیزیں ہیں۔

فتنۃ القبر و عذاب القبر۔ ایک شے تو ہے عذابِ قبر، اور ایک شے ہے قبر میں دھڑکانے والا سوال و جواب ہونا۔ مومن کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ نجات و مغفرت بغیر کسی مواخذہ اور سوال و جواب ہی کے نصیب ہو جائے۔

شرّ فتنۃ الغنٰی و شرّ فتنۃ الفقر۔ اسلوبِ بیان کی بلاغت ملاحظہ ہو۔ بجائے خود بُری چیز نہ مالداری ہے نہ افلاس۔ دونوں اپنے اپنے ساتھ فتنے اور برائیاں رکھتی ہیں! اور پناہ مانگنے کے قابل بھی دونوں ہی کی خدا فراموشیاں، فتنہ سامانیاں اور معصیت کوشیاں ہیں!

فتنۃ المحیا و الممات۔ زندگی اور موت دونوں بجائے خود اللہ کی رحمتیں ہیں۔ استعاذہ کے قابل دونوں کی محض فتنہ سامانیاں ہیں —— سانپ کے زہریلے دانت اگر توڑ دیئے جائیں تو پھر سانپ تو ایک خوشنما کھلونا رہ جاتا ہے۔

الشقاق۔ شقاق یہ کہ محض دوسروں کی ضدم ضدّا ہیں، نفسانیت سے کوئی فعل کیا جائے۔

السمعۃ و الرّیاء۔ سمعہ و ریا یہ کہ راہِ اخلاص سے الگ ہو کر خلق میں نمائش کیلئے کوئی فِعل کیا جائے۔

ومن الصمم ..... الاسقام۔ یہ تمام جسمانی علالتیں اور آزار بھی حد درجہ پناہ مانگنے کے قابل ہیں۔ بندہ یہ ہرگز نہ سمجھے کہ شریعت اسلام جسمانی کلفتوں کیطرف سے بے نیازی کی تعلیم دیتی ہے۔

ومن ان اردّ الی اذل العمر۔ یہ وہی چیز ہے جسکا ذکر ابھی الھرم کے تحت میں اوپر آچکا ہے۔

من علم لا ینفع۔ علمِ غیر نافع سے اللہ کی پناہ! ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵

من قلب لا یخشع۔ قلب کا اصل جوہر تو یہی خشوع ہے۔ یہ نہیں تو موتی بے آب کے، پھول بغیر خوشبو کے اور شکر بلا مٹھاس کے ہے۔

من نفس لا تشبع۔ ہر خواہش طبعی اگر اپنے حدود کے اندر ہے، تو ایک نعمت ہے، لیکن ان خواہشوں کا ہوس بن جانا یہی عین نفس پرستی ہے، اور بشریت کی نہیں ابلیسیت کی راہ ہے —— دولت پر دولت حاصل ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر دل نہیں بھرتا۔ دنیا ہی میں دوزخ کا مزہ آنے لگتا ہے۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّانِیْ یَوْمَ الْاَحَدِ

دوسری منزل بروز یکشنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَ ۵۵
اُمْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰے لِیْ
وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا لَّکَ
شَکَّارًا لَّکَ رَهَّابًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا
اِلَیْکَ اَوَّاهًا مُّنِیْبًا ۝ رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ

اے میرے پروردگار میری مدد کر اور میری مخالفت میں کسی کی مدد مت کر اور ۵۵
مجھے فتح دے اور کسی کو میرے اوپر غالب نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر
اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر نہ چلا اور مجھے ہدایت کر اور میرے لئے ہدایت
کو آسان کر دے اور اس کے مقابلہ میں مجھے مدد دے جو مجھ پر زیادتی کرے۔
اے میرے پروردگار مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھے بہت یاد کیا کروں، تیرا بہت
شکر ادا کیا کروں، تجھ سے بہت ڈرا کروں، تیری بہت فرمانبرداری
کیا کروں، تیرا بہت مطیع رہوں، تجھی سے سکون پانے والا
رہوں، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والا رہوں، رجوع ہونیوالا رہوں،
اے میرے پروردگار میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو دے،

وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ ۞ (ترمذی۔ عن ابن عباسؓ۔ ابن ماجہ

ابواب الادعیۃ)

۵۶ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ ۞ (ابن ماجہ۔ عن ابی امامۃؓ

باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اور میری دعا قبول کر، اور میری حجت (دینی) قائم رکھ اور میری زبان درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت پر رکھ، اور سینہ کی کدورت کو نکال دے[۶۵]۔

۵۶ یا اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہمیں بہشت میں داخل کر اور ہمیں دوزخ سے بچالے اور ہمارے حال سب درست کر دے[۶۶]۔

---

۶۵ (جس سے دین کی پابندی اور خدا اور بندوں کے حقوق کی ادائی میرے اوپر آسان ہو جائے) دعا دنیا و آخرت کی تمام حسنات کی جامع ہے۔

واهدنی۔ یعنی میں تو مسلسل ہدایت کا محتاج ہوں، مجھے ہر منزل اور ہر قدم پر ہدایت حاصل ہوتی رہے۔

ویسّر الهدٰی لی۔ بندہ کو چاہیئے کہ راہ ہدایت پر قائم رہنے کی سہولت کی ہمیشہ طلب کرتا رہے۔

لك ذكّارًا۔ کہ تجھے ہر حال میں اور زندگی کے ہر موقع و مقام میں یاد کرتا رہوں۔

ربّ تقبّل توبتی۔ شانِ عبدیت و نیازمندی یہ ہے کہ توبہ بھی کئے جائے، اور پھر قبولِ توبہ کی دعا بھی کرتا رہے۔

وثبّت حجّتی۔ یعنی میں دین کی جس حجت پر قائم ہوں، اس میں ضعف و تزلزل نہ پیدا ہونے پائے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ۔ (مستدرک ۔ کنز العمال ۔ عن ابن مسعودؓ)

یا اللہ ہمارے دلوں میں الفت دے اور ہمارے آپس کے تعلقات درست کر دے۔ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکال لا۔ اور ہمیں بے حیائیوں سے جو ان میں سے ظاہری ہوں اور باطنی ہوں (دونوں سے) الگ رکھ اور ہمیں برکت دے ہماری سماعتوں میں اور ہماری بینائیوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں، اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گذار اور ثنا خواں بنا، اور نعمتوں کے قابل بنا اور انہیں ہم پر پورا کر دے۔ ؎۶۷

؎۶۶ (دنیوی اور اخروی دونوں)

وادخلنا الجنۃ ونجنا من النار ۔ جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کی تمنا قرآنی دعاؤں کی طرح حدیثی دعاؤں کا بھی ایک جزو اعظم ہے۔

دعاؤں کے صیغہ کے جمع متکلم میں آنے پر حاشیے پہلے گذر چکے۔

؎۶۷ یعنی اپنی نعمتیں ہمیں تمام و کمال عنایت کر، اور ہمیں اس قابل کر کہ ہم انہیں قبول کر کے ان کا حق ادا کر سکیں۔

۵۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡٓ اَسۡئَلُكَ الثَّبَاتَ فِى الۡاَمۡرِ وَاَسۡئَلُكَ عَزِيۡمَةَ
الرُّشۡدِ وَاَسۡئَلُكَ شُكۡرَ نِعۡمَتِكَ وَحُسۡنَ عِبَادَتِكَ وَ
اَسۡئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلۡبًا سَلِيۡمًا وَّخُلُقًا مُّسۡتَقِيۡمًا
وَّاَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ مَا تَعۡلَمُ وَاَسۡتَغۡفِرُكَ مِمَّا تَعۡلَمُ

۵۸ یا اللہ میں تجھ سے ثابت قدمی طلب کرتا ہوں امور (دین) میں اور تجھ سے اعلیٰ صلاحیت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری نعمتوں کے شکریہ کی توفیق اور حسنِ عبادت چاہتا ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں سچّی زبان اور قلبِ سلیم اور اخلاق صحیح، اور تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور تجھ سے اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے۔

الّف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا۔ آپس کا اتحاد اور امت میں میل ملاپ جس درجہ میں اہم ہے اسی سے ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ نے اسے ایک مقصود قرار دے کر اس کیلئے دعا کی تعلیم کی ہے۔
نجّنا من الظّلمٰت الی النور۔ شہوات نفس اور عقلی گمراہیوں کی ظلمتیں تہہ بہ تہہ اور بے شمار ہوتی ہیں، اسی لئے قرآن کی طرح حدیث میں بھی ان کے لئے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ بخلاف اس کے نورِ ہدایت، خطِ مستقیم کی طرح مفرد ہی ہے۔
جنّبنا الفواحش ماظھر منھا ومابطن۔ بچنے کے قابل صرف "پبلک" فضیحتے نہیں ہوتے (جیسا کہ بڑی بڑی "مہذب" جاہلی قوموں نے سمجھ رکھا ہے) بلکہ وہ مخفی گناہ بھی جن کی کانوں کان کسی باہر والے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔
بارک ..... وذرّیّتنا۔ آنکھ، کان، دل کی صحت اور بیوی بچّوں کی خیر و عافیت بشر کے سکونِ قلب کے لئے جس قدر ضروری ہیں، اس کا تجربہ ہر صاحبِ تجربہ رکھتا ہے ——— ہمارے ہادیٔ وسرداؐر نے امت کے کمزور سے کمزور فرد کے جذبات کی بھی کتنی رعایت کر لی ہے۔

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۞

۵۹ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ۞

۶۰ اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ

ترمذی عن عمر بن خطابؓ
حاکم عن ابن عمرؓ
ابو داؤد نسائی حاکم

بیشک تو ہی ہر غائب کا جاننے والا ہے [۶۸]

۵۹ یا اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور جو کچھ بعد میں کیا اور جو کچھ میں نے پوشیدہ کیا اور جو کچھ علانیہ کیا اور اس کو بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے [۶۹]

۶۰ یا اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

---

۶۸ (تو تو ان گناہوں سے بھی واقف ہے، جو خلق میں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں)

فی الامر۔ میں امر سے مراد امورِ دین ہیں۔

اسألك شکر نعمتك۔ نعمتوں پر ادائے شکر کی توفیق یہ بھی اللہ ہی سے طلب کرنے کی چیز ہے۔

حسن عبادتك۔ محض عبادت اپنی خشک صورت میں نہیں، بلکہ حُسنِ عبادت بھی ایک درجہ میں مطلوب و مقصود ہے۔

اسألك من خير ما تعلم۔ دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں بہت ہی لطیف و خفی قالب رکھتی ہیں، ان کا علم تو محض توفیقِ الٰہی ہی سے ہو سکتا ہے۔

استغفرك مما تعلم۔ ہر بشر کے کتنے ہی گناہ ایسے ہوتے ہیں، جنہیں وہ اس اہتمامِ اخفاء کے ساتھ کرتا ہے، کہ بجز عالم الغیب کے کسی بشر کو ان کی خبر نہیں ہونے پاتی۔ یہاں ان سب سے استغفار مقصود ہے۔

۶۹ (میں ممکن ہے کہ ان کو بھول گیا ہوں، تو تو نہیں بھول سکتا، ممکن ہے وہ میرے محض شعورِ خفی میں ہوں، تیرے لئے خفی و جلی کا کوئی سوال ہی نہیں)۔

اغفرلی ..... اعلنت۔ ایک مختصر سے فقرہ میں عمر کے ہر دور کی اور ہر قسم کے گناہوں کی

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ
بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ
قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا
عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا
فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ
لَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ؕ

اور اپنی طاعت سے اتنا حصّہ کہ تو ہمیں اس کے ذریعے سے اپنی جنت میں پہنچا دے۔ اور یقین سے اتنا حصّہ کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہماری سماعتیں اور ہماری بینائیاں اور ہماری قوت کو کام کا رکھ جبتک تو ہمیں زندہ رکھے اور اس کی خیر کو ہمارے بعد باقی رکھنا اور ہمارا انتقام اس سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں اُس پر غلبہ دے جو ہم سے دشمنی کرے اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ ڈال، اور دنیا کو نہ ہمارا مقصودِ اعظم بنا اور نہ ہمارے معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزلِ مقصود، اور ہم پر اُسکو حاکم نہ کر جو ہم پر نامہربان ہو۔

ہر قسم سے معافی طلبی آگئی۔

لے (خواہ وہ تسلط بطور ظالم زبردست حاکم کے ہو یا کسی اور طرح پر)

حدیث کی اعلیٰ دعاؤں میں یہ دعا خاص طور پر اعلیٰ ہے۔ اور رسولِ سلام علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شانِ حکیمانہ پر ایک شاہد عادل۔

اقسم لنا ۔۔۔۔ معاصیك ۔ خشیتِ الٰہی کا جو پورا حق ہے، اسے کون بشر ادا کرسکتا ہے۔ کس میں اتنی قوت وہمّت ہے۔ طاعت کافی صرف اس درجہ میں ہے، جو بندہ کی رسائی

۶۱ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

۶۱ یا اللہ ہمیں بڑھا، اور گھٹا مت اور ہمیں آبرو دے، اور ہمیں خوار نہ کر، اور ہمیں عطا کر، اور ہمیں محروم نہ رکھ، اور ہمیں بڑھائے رکھ اور دوسروں کو ہم پر نہ بڑھا، اور ہمیں خوش رکھ اور ہم سے خوش رہ۔[1]

جنت تک کرا دے۔

من الیقین..... الدنیا۔ یقین و ایمان باللہ کا وہ درجہ کافی ہے جو دنیا کے مصائب کی برداشت بندہ پر آسان کر دے۔

متّعنا..... احییتنا۔ زندگی بھر انسان سماعت کا اور بصارت کا اور جسمانی قوت کا جس درجہ محتاج رہتا ہے، ذرا سے غور و تامل کے بعد ہر شخص پر ظاہر ہو سکتا ہے۔

واجعله الوارث منّا۔ یعنی ان چیزوں کی اچھی یادگاریں میرے بعد بھی باقی رہ جائیں۔

ولا تجعل..... دیننا۔ مصیبت ہر قسم کی بُری ہے، لیکن جس مصیبت کا تعلق دین سے ہو، وہ تو خاص طور پر بری ہے۔ اسی لئے اس سے بچنے کی دعا بھی مستقل کرائی گئی۔

ولا تجعل..... رغبتنا۔ دعا کا یہ جزو اہم ترین ہے اور آج بھی جو مصیبتیں ہم پر چھائی ہوئی ہیں، اسی کے ملحوظ نہ رکھنے سے ہیں۔ کاش! ہم یہ سمجھ لیتے اور سیکھ لیتے کہ دنیا نہ ہماری مقصود اصلی ہے اور نہ ہمارے علم اور شوق کی منتہا اور غایت! یہ دنیا تو ہمارے بڑے ہی طویل سفر زندگی کی صرف ایک مختصر سی منزل ہے اور بس۔

معاصیك۔ یعنی تیرے مقابلہ میں نافرمانیاں۔

[1] اللہ کی خوشی جو طلب کی گئی ہے وہ تو یہ ہے کہ وہ اپنی نعمتوں سے بندہ کو سرفراز کرتا رہے اور بندہ کی خوشی جس کی دعا کی گئی ہے، یہ ہے کہ اس کی دلی مرادیں پوری ہوتی رہیں۔

زدنا ولا تنقصنا۔ یہ بڑھا و گھٹا و غالباً مادّی راحتوں اور نعمتوں کے لحاظ سے ہے۔

اٰثرنا ولا تؤثر علینا۔ یہ بڑھا و گھٹا و غالباً روحانی مدارج کے اعتبار سے ہے۔

مستدرک۔ عن عمرؓ۔ ترمذی۔ کنز العمال

۶۲ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ ۞

۶۳ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِ اَمْرِیْ ۞

۶۴ اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۞

۶۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ
حُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَّاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ
حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ ۞

۶۲ یا اللہ میرے دل میں ڈال دے میری سعادت[۲]۔

۶۳ یا اللہ مجھے میرے نفس کی بُرائی سے محفوظ رکھ، اور مجھے میرے اموری اصلاح کی ہمت دے۔

۶۴ میں اللہ سے دنیا و آخرت دونوں میں عافیت مانگتا ہوں[۳]۔

۶۵ یا اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور
غریبوں کی محبت کی اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے اور جب تو کسی جماعت پر
بلا نازل کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اٹھا لینا بلا اس کے کہ میں اس بلا میں پڑوں، اور
میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور اس شخص کی محبت (بھی) جو تجھ سے محبت رکھتا
ہے اور اس عمل کی (بھی)، محبت جو تیری محبت سے قریب کردے[۴]۔

واعطنا ولا تحرمنا۔ اس میں مادی و روحانی ہر قسم کی بخششیں اور عطیے آگئے۔

[۲] (جس سے خود بخود بلا کسی مانع کے راہِ حق پر چلتا رہوں)

رشد وہدایت کی دعا اگر اخلاص کے ساتھ جاری رہے تو یہ بجائے خود ایک بڑا عملی

ترمذی عن ابی الدرداءؓ
حسن غریب

۶۶ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ؕ

۶۷ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ
اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ

۶۶ یا اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کر دے، میری جان سے اور میرے گھر والوں سے، اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر۔

۶۷ یا اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی بھی محبت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو۔ یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا ہے جو مجھے پسند ہے، اُسے میرا معین بھی اس کام میں بنا دے جو تجھے پسند ہے

اقدام اصلاحی زندگی کے حق میں ثابت ہوگا۔

۳ھ سبحان اللہ! کتنی جامع دعا ہے۔ سب کچھ اس کے اندر آگیا۔ ایک متن ہے کہ جس کی جتنی چاہیئے شرح کرتے جائیے۔

۴ھ سبحان اللہ وبحمدہ۔ کس حکیمانہ انداز سے یہاں اس حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے کہ مقصودِ اصلی تو حبِّ الٰہی ہے لیکن ساتھ ہی مقصودیت میں شامل و شریک وہ اعمال بھی ہیں جو حبِّ الٰہی سے قریب کر دیں! —— اللہ ہی محبوب نہیں، اللہ کی طاعات و فرائض بھی محبوب ہیں، کہ وہ سب اسی منزل تک پہنچانے والے ہیں۔

حبّ المساکین۔ دعا حبِّ مساکین کی کرائی گئی ہے، حبِّ اغنیاء و امراء کی نہیں۔ اسی سے ظاہر ہے کہ شریعتِ اسلام میں فقراء و مساکین کا کیا درجہ ہے —— صحیح سوشلزم اور حقیقی کمیونزم یہیں ہے، بغیر فساد و افساد کے۔

وحبّ من یحبّك۔ یہ نص صاف ہے اس بارہ میں کہ اللہ ہی نہیں، اللہ والے بھی محبوب ہونے چاہئیں۔

اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ ؕ

٦٨ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ؕ

یا اللہ جو کچھ تو نے دور رکھا ہے مجھ سے اُن چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو اسے میرے حق میں ان چیزوں کے لئے موجبِ فراغ بنا دے جو تجھے پسند ہیں۔[۷۶]

٦٨ اے دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر مضبوط رکھ۔[۷۷]

۷۵ یعنی جو بڑی سے بڑی اور گہری سے گہری طبعی محبتیں ہیں، ان پر بھی غالب اپنی عقلی ہی محبت کو رکھ! اور تیرے احکام پر عمل کے وقت کوئی بھی غیر الٰہی تعلق مانع نہ ثابت ہو! ——— بندہ کے بس میں اس کے سوا اور ہے بھی کیا۔

۷۶ یعنی میرے محبوبات و مرغوباتِ نفس کو تو نے جو اپنی حکمت و ربوبیت سے مجھ سے دور ہی رکھا ہے، اس دوری کا یہ اثر میرے اوپر ڈال کہ میں عین تیری ہی مرضیات کو پسند کرنے لگوں! اللّٰھم ارزقنی ..... عندک۔ یہ ایک اور نص اس حقیقت پر ہے کہ محبتّ الٰہی کے ساتھ ساتھ ان اہل اللہ کی محبت بھی مطلوب ہے، جو محبتّ الٰہی میں معین و معاون ہوتے ہیں۔ اللّٰھم فکما ..... تحبّ۔ یعنی میرے مرغوبات و مالوفات جو مجھے عطا ہوئے ہیں، ان سب کو تو اپنی مرضیات ہی کے حصول کا ذریعہ بنا دے۔

کتنی معتدل، آسان اور حکیمانہ تعلیم اسلام کی ہے۔ بعض دوسرے مذہبوں کی طرح یہاں یہ حکم نہیں کہ اپنی دلچسپی کی ساری چیزیں چھوڑ دو، لذّاتِ مادی کو یک قلم ترک کر دو۔ بلکہ حکم صرف اتنا ہے کہ اپنی دلچسپیوں اور لذتوں کو مرضیاتِ الٰہی کے تابع و ماتحت بنا دو، دین کے کام میں انہیں لگا دو۔

۷۷ دلوں کا پلٹنا تکوینی طور پر سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے اپنا رشتہ عبودیّت

٦٩ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ
مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْۤ اَعْلٰى دَرَجَةِ
الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ؕ

٧٠ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِىْۤ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِىْ حُسْنِ
خُلُقٍ وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّ
مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا ؕ

٦٩ یا اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر نہ پھرے اور ایسی نعمتیں کہ ختم نہ ہوں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت جنّت کے برترین مقام یعنی جنت خلد میں ۷۷ؔ

٧٠ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حُسنِ اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے تو مجھے فلاح بھی دے، اور رحمت تیری طرف سے اور عافیت اور مغفرت تیری طرف سے اور (تیری) خوشنودی ۷۹ؔ

اس سے جوڑے رکھا، اس کے لئے فلاح ہی فلاح ہے ——— مومن کو بدگمانی سب سے زیادہ اپنے ہی نفس کے ساتھ رہتی ہے، کہ اگر توفیق الٰہی مسلسل دستگیر نہ رہے، تو کہیں میں پھسل نہ جاؤں۔

۷۸ؔ مومن کی زبان وقلب سے یہ تین کیسی کلیدی دعائیں نکل رہی ہیں:۔

(۱) ایمان پر ثبات، دین کا استحکام

(۲) دینی و دنیوی نعمتوں کا سلسلہ غیر منقطع۔

(۳) جنت کے اعلیٰ ترین مقام میں سرورِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت ورفاقت ——— جس سے اونچی منزل خیال میں بھی نہیں آسکتی۔

۷۹ؔ اس میں مانگنے والے نے وہ سب کچھ مانگ لیا، جو مانگا جا سکتا ہے اور جو مانگا جانا

مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۱ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ ۞

۷۲ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْأَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ

۷۱ یا اللہ تو نے جو علم مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے۔ [۸۰]

۷۲ یا اللہ بوسیلہ اپنے عالم الغیب ہونے کے اور مخلوق پر قادر ہونے کے مجھے زندہ رکھ جبتک تیرے علم میں زندگی میرے حق میں بہتر ہو اور مجھے اٹھا لینا جب تیرے علم میں موت میرے حق میں بہتر ہو۔ [۸۱] اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا ڈر غائب و حاضر میں اور

چاہیئے۔ یعنی

۱- جسمانی تندرستی، روحانی تندرستی (یعنی ایمان) کے ساتھ۔

۲- روحانی زندگی، اخلاقی پہلوؤں کی تابناکی کے ساتھ۔

۳- فوری کامیابی اور مستقل فلاح۔

۴- رحمتِ الٰہی، اور

۵- عافیت (دنیا میں) اور

۶- مغفرت (آخرت میں) اور رضوانِ الٰہی۔

۸۰ یعنی جو علم مجھے مرحمت ہوا ہے، اس پر عمل کی توفیق بھی ہو، اور علم بھی وہی مرحمت ہو جو عمل میں معین ہو ——— کیسی نپی تُلی بات ارشاد فرما دی گئی ہے۔

ملاحظہ ہو حاشیہ ۵۵

۸۱ گویا زندگی بھی سرتاسر رحمت کے سایہ میں گذرے، اور موت بھی تمامتر رحمت ہی کے آغوش میں لے جائے ——— بندہ بیچارہ تو بس راحت کا بھوکا رہتا ہے، یہ عالم ہو تو، اور وہ عالم ہو تو۔

الْاِخْلَاصَ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَآءَ بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۞

اخلاص کی بات حالتِ عیش و طیش میں[۸۲] اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکمِ تکوینی پر رضامند رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری دید کا شوق۔ اور میں تیری ذات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں آزار دینے والی مصیبت اور گمراہ کرنے والی بلا سے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ کر دے اور ہمیں راہنما راہ یاب بنا دے[۸۳]

۸۲ (کہ یہی دو وقت جذباتِ نفس کی رو میں بہہ جانے کے ہوتے ہیں)۔ جس کسی نے ان دونوں موقعوں پر اپنے اوپر قابو رکھ لیا، اس کی مستقل زندگی متقیانہ بن گئی۔

اسألك ۔۔۔ الشہادۃ ۔ یعنی خشیتِ الٰہی ہر حال میں قائم رہے، عام اس سے کہ نتائجِ عمل بالکل سامنے ہوں یا نظر سے مخفی۔

۸۳ (کہ ہم خود بھی راہ پر قائم رہیں، اور دوسروں کو بھی راہ دکھاتے رہیں)۔
ولذۃ ۔۔۔ لقآئک ۔ مؤمنین اہلِ جنت کا جمالِ الٰہی اور لقاءِ حق سے سرفراز ہونا اہلِ سنت کا ایک مُسلّم عقیدہ ہے! اور یہی دیدارِ حق اہلِ جنّت کیلئے ساری دوسری نعمتوں سے بڑھ کر ہوگا۔

۷۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ
مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۝

۷۴ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ
عَمَلٍ وَّاَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّیْ خَیْرًا وَّاَسْأَلُكَ
مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا ۝

---

۷۳ یا اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب، فوری بھی اور دور کی بھی۔ اس میں سے بھی جس کا مجھے علم ہے اور اس میں سے بھی جس کا علم مجھے نہیں ہے۔[۸۴]

۷۴ یا اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندہ اور تیرے نبی (صلعم) نے مانگی۔ یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جو چیز بھی اس سے قریب کرنے والی ہو، قول سے ہو یا عمل سے۔ اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ اپنے ہر حکم تکوینی کو میرے حق میں بہتر کر دے۔ اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ جو کچھ تو میرے حق میں جاری کرے، اس کے انجام کو سعادت بنا دے۔[۸۵]

نعیمًا..... تنقطع۔ یعنی جن نعمتوں اور راحتوں سے سرفرازی ہو، انہیں دوام بھی نصیب ہو۔ ایسا غضب نہ ہو کہ وہ نعمتیں اور بخششیں عارضی ثابت ہوں۔

اللّٰھمّ زیّنّا بزینة الایمان۔ ایمان کا نفس وجود کافی نہیں۔ اس کا اصلی مزہ تو جب ہے جب اس کے ساتھ ساتھ زینتِ ایمان کے بھی اسباب موجود ہوں۔

۸۴ مقصود و مطلوب مومن کو ہر حال میں خیر ہی ہے۔ خیر عاجل بھی اور خیر آجل بھی۔ اور وہ اپنا حصہ ہر خیر سے چاہتا ہے۔ عام اس سے کہ وہ خیر اس کے محدود علم میں ہو یا نہ ہو۔

کنز العمال عن بسر بن ارطاۃ

۸۵ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۝
۸۶ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا

۸۵ یا اللہ ہمارا انجام تمام کاموں میں اچھا کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔[86]
۸۶ یا اللہ مجھے اسلام کے ساتھ قائم رکھ کھڑے ہوئے، اور اسلام کے ساتھ قائم رکھ بیٹھے ہوئے

۸۵ بڑی جامع اور بڑی بلیغ دعا ہے۔

ما سألک عبدک ونبیک۔ سب سے اچھے اور سب سے بڑھ کر مذاقِ سلیم رکھنے والے وہی تھے۔ انہوں نے جن جن چیزوں کو اپنے رب سے طلب کیا، لامحالہ وہی سب سے بہتر اور وہی قابلِ طلب تھیں بھی۔ یہ ہیں صحیح معنی محبتِ رسولؐ کے۔

اتی .... عملٍ۔ جنت ایسی شے ہے، جس کی طلب اس الحاح کے ساتھ خود رسول الثقلین ص کر رہے ہیں۔ اور محض جنت ہی کی نہیں، قول و عمل کے ان سارے راستوں کی بھی جو جنت کی طرف لے جانے والے ہیں، کتنی قابلِ غور و قابلِ عبرت یہ حقیقت ہے اُن غافلوں اور جاہلوں کے لئے جو "عشقِ رسول" کے زعم میں اپنے کو جنت کی طرف سے بے پرواہ اور غیر ملتفت ظاہر کرتے ہیں۔

کل قضاءٍ لی خیرًا۔ قضا سے ظاہر ہے کہ حکمِ تکوینی مراد ہے۔ یعنی جتنے حالات طبعی اور غیر اختیاری طور پر مجھے پیش آتے رہیں، وہ سب بھی میرے حق میں بھلائی ہی رکھیں۔

اسألک ..... رشدًا۔ یعنی مجھے جس حالت میں بھی رکھا جائے، انجام ہر حالت کا خیر و سعادت، رشد و ہدایت ہی کی شکل میں کر دیا جائے۔

۸۶ اَجِرنا من خزی الدنیا نے ظاہر کر دیا کہ دنیا میں اپنی تفضیح و رسوائی کے اسباب سے بچنا بھی صحیح و مناسب خودداری کی ایک قسم ہے، جو مومن کے لئے ناقابلِ التفات نہیں۔ اور اپنی عزتِ نفس کو گنوا کر بے غیرتی اختیار کر لینا جس کا نام بعض لوگوں نے طریقِ ملامتیہ رکھ لیا ہے،

وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ وَاَسْأَلُكَ

مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ ؏

۷۷ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

اور اسلام کے ساتھ قائم رکھ لیٹے ہوئے،[۸۷] اور مجھ پر طعنہ کا موقع نہ دے، نہ کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو، یا اللہ میں تجھ سے سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اور تجھ سے وہ بھلائی بھی مانگتا ہوں جو تمام تر تیرے ہی قبضہ میں ہے[۸۸]

۷۷ یا اللہ ہمارا کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے اور نہ کوئی تشویش جسے تو دور نہ کر دے۔

اسلام میں کوئی وزن نہیں رکھتا۔

۸۷ یعنی ہم کسی حال میں بھی ہوں، احکام اسلامی کی پابندی ہم سے جدا نہ ہونے پائے۔ یہ ہرگز نہ ہونے پائے کہ ہم اس سے چھٹے ہوئے رہیں اور وہ ہم سے چھٹی ہوئی ہے! ——— یہ ہے عاشقانہ مزاج کی صحیح رعایت۔ اور اللہ ہر کلمہ گو کو توفیق اسی کی دے!

۸۸ اس میں یہ تعلیم آگئی کہ ہر مؤمن کو طلب خیر پر ایسا ہی حریص ہونا چاہیئے۔

من .... بیدك۔ اس میں خیر کی وہ ساری قسمیں آگئیں جن کے ظاہری اسباب و وسائل دوسرے ہوتے ہیں۔ لیکن بہر حال بہ حیثیت مسبب الاسباب ان کی اصلی کنجی تو حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

واسألك .... كله۔ یہاں خیر کی وہ قسمیں مراد ہیں، جو بلا توسط وسائط براہِ راست حق تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔

عدوًا ولا حاسدًا۔ اور انسان کا سب سے بڑا دشمن خود اس کا نفس، اور سب سے بڑا حاسد شیطان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بندۂ مؤمن کوئی ایسی حرکت کر گزرے، جس سے اس بڑے دشمن یا بڑے حاسد کو خوش ہونے کا موقع ہاتھ آجائے۔

وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

۸۸ اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۞

۸۹ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى
كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي بِخَيْرٍ ۞

اور نہ کوئی قرضہ ایسا جسے تو ادا نہ کر دے اور نہ کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتوں میں سے ایسی جسے تو پوری نہ کر دے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے [۸۹]

۸۸ یا اللہ ہماری امداد کر اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنے حسنِ عبادت کے باب میں۔[۹۰]

۸۹ یا اللہ مجھے قناعت دے اس میں جو تو نے مجھے نصیب کیا ہے، اور اس میں میرے لئے برکت دے[۹۱]۔ اور ہر اس چیز میں جو میری نظر سے غائب ہے، میرا نگراں رہ خیریت کے ساتھ۔[۹۲]

[۸۹] یہ دعا بھی بڑی جامع ہے، اور جیسا کہ ظاہر ہے، دنیوی اور اخروی تمام ضرورتوں پر حاوی۔ اور اس کے خاتمہ پر یا ارحم الراحمین کا خطاب بہت ہی بلیغ ہے اور نہایت موزوں۔

[۹۰] کتنی سچّی اور گہری بات ارشاد ہوئی ہے۔ نہ ذکرِ الٰہی نہ شکرِ الٰہی، نہ حُسنِ عبادت، کوئی شے بھی توفیقِ الٰہی اور امدادِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ دعا میں یہ پہلو بھی ہے کہ انسان کو اپنی کسی عبادت وطاعت پر عُجب نہ پیدا ہو جائے۔

[۹۱] اضافۂ دولت اور ترقیٔ رزق کی دعائیں تو بیشمار ہیں، لیکن دولتِ قناعت و نعمتِ برکت پر نظر دنیا کے اسی سب سے بڑے حکیم اور دقیق النظر انسان ہی کی پہنچ سکتی ہے! ورحقیقۃً یہی دنیا کی ہلچل اور خلائق کی بے چینی کا سب سے بڑا اور موثر علاج ہے۔

ہر شخص اسی خبط میں مبتلا ہے کہ جتنا مل رہا ہے اس سے اور زیادہ ملنے لگے۔ حالانکہ روزمرہ کا تجربہ ہے کہ زیادہ ملنے پر بھی ہوس نہیں بجھتی، اور جتنی آمدنی میں ترقی ہوتی جاتی ہے،

مستدرک عن ابن عباس ۸۸ ابو داؤد، نسائی عن معاذ ۸۸ مستدرک عن ابن عباس ۸۹

۸۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۞

۸۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ ۞

مستدرک عن ابن عمرؓ — مستدرک عن بریدۃ الاسلمیؓ

۸۰ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں زندگی پاکیزہ اور موت ڈھنگ کی اور ایسی مراجعت جس میں میرے لئے رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔[۹۳]

۸۱ یا اللہ میں کمزور ہوں، پس اپنی مرضیات میں میرا ضعف اپنی قوت سے بدل دے اور کشاں کشاں مجھے خیر کی طرف لے جا، اور اسلام کو میری پسند کا منتہا بنا دے، میں ذلیل ہوں سو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں سو مجھے رزق دے۔[۹۴]

خرچ بھی اسی نسبت سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو بجائے اس اضافہ کی تمنا کے، دعا یہی کیوں نہ کی جائے، کہ جو کچھ مل رہا ہے، بس اُسی سے طبیعت کو آسودگی ہو جائے؟
یہ نسخہ ایک بار بھی آزما کر دیکھا جائے، تو آج دنیا میں جو نفسی نفسی پڑی ہوئی ہے، وہ آدھی سے زیادہ تو ضرور ہی گھٹ جائے۔

۹۲ بندہ عرض کر رہا ہے کہ مجھ اندھے کو مغیبات کی کیا خبر، ہر چیز اپنے باریک و دُور رس نتائج کے لحاظ سے تو تجھی پر روشن ہے، تو ہی میری نگہبانی خیریت کے ساتھ کر سکتا ہے۔

۹۳ یعنی زندگی پاکیزہ میسر رہے، موت مبارک نصیب ہو۔ اور آخرت میں ہر قسم کی رسوائی سے دامن محفوظ رہے۔

۹۴ خاص الخاص عبدیت کی ظاہر کرنے والی دعا اس سے بڑھ کر اور کن الفاظ میں ممکن ہے؟۔

٨٢ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ
وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ
الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ
وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ
صَلَاتِیْ وَاَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن

٨٢ یا اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں بہترین سوال اور بہترین دعا اور بہترین
کامیابی اور بہترین عمل اور بہترین اجر، اور بہترین زندگی اور
بہترین موت[۹۵] مجھے ثابت قدم رکھ اور میری نیکیوں کا پلّہ بھاری
کر دے، اور میرے ایمان کو متحقق کر دے اور میرا درجہ بلند کر دے
اور میری نماز کو قبول کر۔ میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بلند درجے۔ آمین[۹۶]

۹۵ ساری دعا آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللّٰھم انی اسألك خیر المسألة۔ پہلی دُعا تو یہی دعا ہے کہ خود بہترین سوال ہی کی توفیق ہمیں عطا ہو۔ ہمیں کیا خبر، کہ کون سی دعا ہمارے حق میں بہتر ہے، اور کون سی چیزیں ہمارے مانگنے کی ہیں، سو پہلے تو ہمیں خود اسی کی رہبری فرما!۔

اسی مضمون کو عارفِ رومیؒ نے اپنے ہاں یوں کہا ہے کہ دعا کا قبول کرنا تو تیرے اختیار میں ہے ہی، خود دعا کی تعلیم بھی تو تیرے ہی بس میں ہے۔ ؎

ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو — ایمنی از تو مہابت ہم ز تو

۹۶ دیکھئے کہ رسولؐ بھی جنت ہی کی طلب کر رہے ہیں، اور جنت میں بھی درجات بلند کی! ـــــ وائے ہماری نادانی وکم فہمی کہ ہم اپنی "روحانیت وولایت" کا کمال جنت کی طرف سے بے اعتنائی وبے التفاتی میں سمجھتے ہیں!۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَ
جَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا
اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَهَرَ ۝

۸۳ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ ۝

یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر کی ابتدائیں بھی اور انتہائیں بھی، اور خیر کی جامع چیزیں اور خیر کا اول بھی اور خیر کا آخر بھی اور خیر کا ظاہر بھی اور خیر کا باطن بھی [۹۷] یا اللہ میں تجھ سے خیر مانگتا ہوں اپنے ہر اس کام میں جسے اعضاء سے کروں یا دل سے کروں اور اس کی بھی خیر جو پوشیدہ ہے اور اُس کی بھی خیر جو علانیہ ہے [۹۸]

۸۳ یا اللہ میرا رزق خوب فراخ کر دینا میرے بڑھاپے میں اور میری عمر کے ختم ہونے کے وقت [۹۹]

۹۷ خلاصہ یہ کہ تکوینی حالت کوئی سی بھی ہو، بندہ ہر حال میں خیر و رحمت ہی سے گھرا رہنا، اسی میں اپنے کو ملفوف دیکھنے کی تمنا رکھتا ہے۔ اور یہی اسکی صحیح ترین تمنا ہے۔

۹۸ انسان کا جو بھی عمل ہوگا، یا تو ظاہری اعضاء و جوارح سے ہوگا یا قلب سے، اور یا علانیہ ہوگا یا اخفاء کے ساتھ، الفاظ دعا کی جامعیت نے ان سب کو گھیر لیا ہے۔

۹۹ عموماً ضعیفی ہی میں، جب انسان کی جسمانی قوتیں جواب دے چکتی ہیں اور انسان فراہمی معاش کے زیادہ قابل نہیں رہتا، اُسے معاش کی تنگی کی جانب سے شکایت ہوجاتی ہے یہ دعا اس وقت کے لئے کیسی تشفی بخش ہے اور ضعفاء امت کے لئے کیسی کیسی رعایتیں اس حکیم اعظم ؐ کے کلام میں موجود ہیں۔

وَاجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ ٨٤
اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ
حَتّٰى اَلْقَاكَ اَسْاَلُكَ غِنَايَ وَغِنَا مَوْلَايَ ٭
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ ٨٥
وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ وَمِنْ جُهْدِ الْبَلَآءِ

اور میری عمر کا بہترین حصہ اس کا آخری حصہ کرنا اور میرا بہترین عمل میرا ٨٤
آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں [1] اے اسلام اور
اہلِ اسلام کے مددگار، مجھے ثابت قدم رکھ اسلام پر، یہاں تک کہ میں تجھ سے
مل جاؤں [1] - میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اپنی اور اپنے متعلقین کی سیرچشمی [2]۔
یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بری عمر سے اور دل کے فتنہ سے ٨٥
اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہ واسطہ تیری عزت کے کہ کوئی معبود
نہیں بجز تیرے اس سے کہ تو مجھے گمراہ کر دے اور بلا کی سختیوں سے

[1] سبحان اللہ وبحمدہ۔ ہر ہر فقرہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور آخری فقرہ تو وجد میں لے آنے والا ہے!۔
بیشک ہر مومن کے دل کی عین ترجمانی یہی ہے کہ اس کی آخر عمر بہترین عمر ہو، اور اس کے آخری اعمال بہترین اعمال ہوں، اور بہترین گھڑی اپنے رب کے حضور میں پیشی کی گھڑی ہو۔
[1] یہی معنی ہیں قرآن مجید کی اس آیت کے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ عمر بھر کی ریاضتیں اور مجاہدے اسی لئے ہوتے ہیں کہ خاتمہ توحید و رسالت کی گواہی پر ہو۔
[2] (جس سے کہ نہ میں کسی کا محتاج و دست نگر رہوں اور نہ میرے متعلقین)۔

طبرانی عن انس رضی ۔ کنزالعمال

وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَ
مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ وَمِنْ شَرِّ مَا
عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ
تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ وَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَ
مِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ وَمِنَ الْفَاقَةِ وَمِنْ اَنْ
اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَمِنَ الْهَدْمِ وَمِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ
الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ

اور بدقسمتی کے حصول سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے اور اس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی بُرائی سے جسے میں نے نہیں کیا اور اس چیز کی بُرائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے جو مجھے معلوم نہیں اور تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے ناگہاں آجانے سے اور تیری ناخوشی سے اور اپنی شنوائی کی خرابی سے اور اپنی بینائی کی خرابی سے اور اپنی زبان کی خرابی سے اور اپنے دل کی خرابی سے اور اپنی منی کی خرابی سے اور فاقہ سے اور اس سے کہ میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے اور کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور میرے کسی چیز پر گر پڑنے سے اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت گڑبڑ میں ڈالدے

وَمِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ؕ

اور اس سے کہیں جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور اس سے کہیں جانور کے ڈسنے سے مروں ۔ ۱۰۳

۱۰۳ غرض یہ کہ تکوینی و تشریعی، مادی و روحانی، طبعی و اخلاقی جتنی حیثیتوں سے جتنے بھی خطرے ممکن ہیں، بندہ ان سب سے اپنی حفاظت، محافظ حقیقی کی پناہ میں آجانے سے چاہتا ہے، اور اسی کے لئے الحاح و تضرع کے ساتھ التجا کر رہا ہے۔

من شرّ ما عملت ۔ یعنی ان گناہوں کے وبال سے جو میں کر چکا ہوں۔

من شرّ ما لم اعمل یعنی ان فرائض و واجبات کے ترک کے وبال سے جو میں ترک کر چکا ہوں۔

من زوال نعمتك ۔ اس نعمت کے عموم میں دنیوی و اخروی و مادی و روحانی ساری نعمتیں آگئیں۔

من شرّ سمعی ۔ یعنی بری باتوں کے سننے سے۔

من شرّ بصری ۔ یعنی بری باتوں کے دیکھنے سے۔

من شرّ لسانی ۔ یعنی بری باتوں کے کہنے اور بولنے سے۔

من شرّ قلبی ۔ یعنی بری باتوں کے ذہن میں جمانے سے۔

ومن شرّ منیّی ۔ یعنی بے جا اور ناجائز شہوت رانی سے۔

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و رسالت پر تنہا یہی دعائیں دلیلِ قوی کا حکم رکھتی ہیں۔ امت کے کمزور سے کمزور فرد کے دل کی گہرائیوں تک اتنی ہمہ گیر رسائی بجز رسولِ صادق کے اور کسی سے ممکن ہی نہیں۔

ان تضلّنی ۔ اس میں اضلال کی نسبت حق تعالیٰ کی جانب تکوینی حیثیت سے بہ طور علّت العلل یا مسبب الاسباب کے ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی بارہا آیا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ حق تعالیٰ از خود کسی بندہ کو گمراہ کرتے ہیں۔

ان یتخبّطنی الشیطن عند الموت ۔ مومن کی عمر بھر کی کمائی کو حق تعالیٰ یوں ہی ضائع ہونے سے بہر حال بچائے گا۔ پھر بھی اپنی طرف سے تقاضائے عبدیت و عبودیت یہی ہے کہ اس مالک سے اس نازک ترین اور اہم ترین موقع کے لئے التجا ہی جاری رہے۔

نسائی، کتاب الاستعاذہ، بخاری کتاب الدعوات والاذکار، مسلم، مستدرک، کنز العمال، جمع الفوائد۔

اَلْمَنْزِلُ الثَّالِثُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ

تیسری منزل بروز دوشنبہ (پیر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

٨٦ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ
فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْٓ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ۞
٨٧ اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْٓ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا وَلَا تَحْرِمْنِیْ
بَرَکَۃَ مَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَآ اَحْرَمْتَنِیْ ۞

٨٦ یا اللہ مجھے بڑا صبر والا بنادے اور مجھے بڑا شکر والا بنادے ف۱۴۴ اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنادے اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنادے ف۱۴۵

٨٧ یا اللہ ہمارے ملک میں برکت اور شادابی اور امن رکھ دے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس کی برکت سے مجھے محروم نہ رکھ اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے، اس کے باب میں مجھے فتنہ میں نہ ڈال ف۱۴۶

ف۱۴۴ (کہ ہر مصیبت کے وقت صبر کا، اور ہر نعمت کے موقع پر شکر گذاری کا ثبوت دیتا رہوں)

ف۱۴۵ جب بندہ خود اپنی نظر میں چھوٹا بن جائے گا تو دوسروں کی نظر میں بڑا بن جانے سے جن نقصانات کا احتمال رہتا ہے، وہ از خود دفع ہو گئے۔ اور جو فوائد ہو سکتے ہیں، وہ باقی رہ گئے۔

ف۱۴۶ یعنی جو چیزیں تو نے اپنی کسی مصلحت تکوینی سے میرے لئے مناسب نہیں سمجھیں، اُن کی طلب میرے دل میں ایسی ہرگز نہ پیدا ہونے دے کہ میں نافرمانی کے قریب بھی پہنچوں۔

اللّٰھم ضع فی ارضنا الخ۔ اپنے ملک و وطن کے حق میں ترقی و برکت کی دعا کرتے رہنا ممنوع نہیں بلکہ ماثور ہے۔

کنز العمال عن بریدۃؓ

کنز العمال عن عمروؓ

۸۸ اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ
قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا ؕ
۸۹ اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ؕ
۹۰ رَبِّ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ ؕ
۹۱ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَ
نُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ ؕ

طبرانی عن عائشہ رض، احمد عن ابن عمر رض
مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابن مسعود رض
ابوداؤد عن ابی مالک الاشعری رض

۸۸ یا اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میری سیرت بھی اچھی کر دے، اور
میرے دل کی کھولن دور کر دے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے مجھے بچائے
رکھ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے[1]۔
۸۹ یا اللہ مجھے موت کے وقت حجّتِ ایمان تلقین کر دے[2]
۹۰ اے میرے پروردگار میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو آج کے دن
میں ہو اور اس چیز کی بھی بھلائی جو اس کے بعد ہو۔
۹۱ یا اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں آج کے دن کی اور اس کی فتح اور اُس کی
ظفر اور اُس کا نور اور اس کی برکت اور اس کی ہدایت۔

[1] یعنی ساری زندگی مرضیاتِ الٰہی میں گذرے اور موت بھی اسی پر آئے۔
غیظ قلبی۔ یہ کہ طبیعت میں ہر وقت کی الجھن و بے چینی، دنیا کی ہر چیز سے بے اطمینانی،
خالق و مخلوق سب کی طرف سے ناگواری رہے۔
[2] حجّۃ الایمان۔ یعنی ایمان پر صریح و روشن و مضبوط دلیل، جس سے قدم میں ڈگمگاہٹ
کا احتمال بھی نہ ہو۔

۹۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ؈

۹۲ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں معافی اور امن اپنے دین میں اور اپنی دنیا میں، اور اپنے اہل و مال میں۔ یا اللہ میرا عیب ڈھانپ دے، اور خوف کو امن سے بدل دے۔ یا اللہ میری حفاظت کر میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے[ف ۱] اور میں تیری عظمت کے واسطہ سے پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں[ف ۱]۔

ف ۱ یعنی ہر ممکن جہت سے۔

انی اسألك العفو .... اٰخرتی۔ حق تعالیٰ سے امن و عافیت اور معافی طلب کرنے کے لئے محل دنیا و آخرت دونوں ہیں۔ دنیا پرستوں کی نادانی یہ ہے کہ وہ راحت و آسائش سہولت و آسانی تمامتر اسی دنیا کی چاہتے ہیں، اور اس مستقل اور پائدار عالم کو سرے سے بھلائے رکھتے ہیں۔ غالی دینداروں کا غلو ان کے مقابلہ میں یہ ہے کہ واسطہ اور تعلق تمامتر اسی دنیا سے رکھا جائے اور اس عالم کی راحت اور آسائیوں کو سرے سے نظرانداز رکھا جائے ــــــ شریعت حق کی صحیح، معتدل، متوازن، آسان اور ہر ایک کے لئے قابلِ عمل تعلیم عاجل اور آجل، فوری اور مستقبل کی جامعیت کی ہے۔

فی اھلی ومالی۔ اہل اور مال بڑے سے بڑے دیندار کیلئے بھی ناقابلِ اعتنا نہیں۔ خیر و برکت طلب کئے جانے کے قابل ہیں۔

٩٢ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ
كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ ؀

٩٣ اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ
اَنْ تُقِیْلَنِیْ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ ؀

ترمذی۔ عن انس ابن مالک

طبرانی۔ عن ابی امامۃ

---

٩٢ یا حیُّ یا قیُّوم میں تیری رحمت کے واسطے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے حال کو درست کردے اور مجھے میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سونپ[1]

٩٣ تیرے اُس نورِ ذات کے واسطے سے جس سے آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر اس حق کے واسطے سے جو تیرا ہے، اور اُس حق کے واسطے سے جو مانگنے والے کا تجھ پر ہے، میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھ سے درگذر کرے اور یہ کہ اپنی قدرت سے مجھے دوزخ سے پناہ دے[2]

---

[1] یعنی پناہ اس سے کہ دنیا یا آخرت کسی میں بھی کسی قسم کی سزا میں یک بیک مبتلا کر دیا جاؤں۔

[2] اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لائق صرف بڑے بڑے اہم معاملات ہی نہیں دنیا کا ہر چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہے۔ نفس بشری کا کچھ اعتبار کسی چھوٹی سی چھوٹی مدّت کے لئے بھی نہیں ہے۔ اس کی طرف سے بدگمان اور خائف ہر وقت رہنا چاہیئے۔ عارفین اسی لئے اس دعا کا ورد، دل سے اور زبان سے ہر وقت رکھتے ہیں۔ اور یہاں تو براہِ راست سرورِ عالم ﷺ کی زبان سے بھی ہدایت و تعلیم اسی کی مل رہی ہے۔

[3] یہ بندہ مضطر و مضطرب ہو کر حاکمِ حقیقی سے رحم و کرم کی درخواست ہر ہر پہلو سے کرتا ہے اور ایک ایک حق اور ایک ایک واسطہ کو اپنا شفیع بنا کر پیش کرتا ہے۔

۹۵ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْأَلُكَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

۹۶ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اخْسِئْ شَیْطَانِیْ وَ فُكَّ رِھَانِیْ وَ ثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَ اجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی ؕ

۹۵ یا اللہ آج کے دن کے اول حصہ کو میرے حق میں بہتر بنا دے، درمیانی حصہ کو فلاح اور اس کے آخری حصہ کو کامیابی۔ میں تجھ سے دنیا اور آخرت (دونوں کی) بھلائی چاہتا ہوں، اے سب سے بڑے مہربان [۱۱۳]۔

۹۶ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور کر دے اور میرا بند کھول دے اور میرا پلہ بھاری کر دے اور مجھے طبقۂ اعلیٰ میں (شمار) کر دے [۱۱۴]۔

[۱۱۳] اس دعا سے بڑھ کر جامع دعا اور کیا ہو سکتی ہے؟ سارا دن طاعت ہی میں گذرے۔ شروع حصہ میں صلاح کے ساتھ، درمیانی میں فلاح کے ساتھ اور آخر میں نجاح کے ساتھ! اور ساری عمر اس میں گذرے! پھر تصریح کہ خیر و خیریت دونوں ہی عالموں کی مقصود ہے۔ اور پھر درخواست کس سے؟ ارحم الراحمین سے! اس سے جو فوری رحم و کرم کے بہانے ڈھونڈھتا رہتا ہے۔

[۱۱۴] یعنی اللہ کے مقبولوں میں۔

وفکّ رھانی۔ یعنی جو چیزیں مجھے گناہوں میں جکڑے ہوئے ہیں، ان سے مجھے آزاد کر دے۔

واخسئ شیطانی۔ جب شیطان ہی کے تصرفات دور ہو گئے، تو پھر انسان کے سنورنے اور سدھرنے میں کیا کسر رہ سکتی ہے۔

وثقّل میزانی۔ میزان سے مراد میزانِ عمل ہے۔ اس میزان میں وزن صرف اعمالِ صالحہ ہی کا ہوگا۔

[illegible]

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ۞ ۹۷

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ ۹۸
وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا
مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ
اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ۞

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ لَاشَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ ۹۹

یا اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا دینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیو۔[۱۱۵] ۹۷
یا اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اس چیز کے جس پر اُن کا سایہ ہے، ۹۸
اور اے پروردگار زمینوں کے اور ہر اس چیز کے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہیں۔
اور اے پروردگار شیطانوں کے اور ہر اس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا ہے،
میرے نگہبان رہیو تمام مخلوق کی بُرائی سے، اس سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر
ظلم یا تعدّی کرے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے اور بابرکت تیرا نام ہے۔[۱۱۶]
کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے، کوئی تیرا شریک نہیں ہے، پاک ہے تو۔[۱۱۷] ۹۹

---

۱۱۵ (کہ اُسی دن کی محفوظیت اصل محفوظیت ہے)۔

۱۱۶ برکت کا ظہور جہاں کہیں بھی ہے، تیرے ہی اسماء و صفات کا ہے۔

السمٰوٰت السبع اور الارضین کہنے میں جمیع کائنات اور اُس کے تمام ممکن احوال آگئے۔

ربّ الشّیاطین وما اضلّت۔ اس مختصر دو لفظی فقرہ میں یہ کلامی حقیقت آگئی کہ ایک طرف تو ہر ضلالت کی علّتِ قریب شیطان ہی ہے اور دوسری طرف تکوینی حیثیت سے سارے اسباب کا سِرا آخر میں جا کر حق تعالیٰ ہی پر ختم ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ ؕ

۱۰۰ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ؕ

۱۰۱ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ؕ

۱۰۲ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ ؕ

یا اللہ میں تجھ سے اپنے (ہر) گناہ کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے طلب تیری رحمت کی کرتا ہوں۔

۱۰۰ یا اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور مجھے میرے رزق میں برکت دے۔[۱۱۸]

۱۰۱ یا اللہ مجھے بہت توبہ کرنیوالوں میں کردے، اور یا اللہ مجھے بہت پاک صاف لوگوں میں کردے۔

۱۰۲ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے اور جس چیز کے حق ہونے میں اختلاف ہو اس میں مجھے اپنے حکم سے راہِ صواب دکھا دے۔[۱۱۹]

[۱۱۷] یعنی تیری ذات اس سے پاک اور برتر ہے کہ کسی قسم کی شرکت کو قبول کرے۔

[۱۱۸] بندہ، خاک اور خون والا بندہ، گوشت اور پوست والا بندہ، جس طرح گناہوں سے بچائے جانے کا محتاج ہے اُسی طرح رزق کا اور گھر بار کی ساری مادّی ضروریات کا بھی محتاج ہے۔ رسول اللہ صلعم کی تعلیم اور دعاؤں میں یہ گہری حقیقت ہر جگہ نمایاں رکھی گئی ہے اکبر الہ آبادی کا شعر کتنی عارفانہ حقیقت کا ترجمان ہے۔ ؎

۱۰۳ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ
نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا
وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ
فِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ
بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا
وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا

۱۰۳ یا اللہ نور کر دے میرے دل میں اور نور کر دے میری بینائی میں اور نور کر دے میری شنوائی میں اور نور کر دے میری داہنی طرف اور نور کر دے میرے بائیں طرف اور نور کر دے میرے پیچھے اور نور کر دے میرے سامنے اور میرے لئے ایک خاص نور کر دے اور نور کر دے میرے پٹھوں میں اور نور کر دے میرے گوشت میں اور نور کر دے میرے خون میں اور نور کر دے میرے بالوں میں اور نور کر دے میری جلد میں اور نور کر دے میری زبان میں اور نور کر دے میری جان میں اور مجھے نورِ عظیم دے اور میرے اوپر نور کر دے۔

اٹھا تو تھا ولولہ یہ دل میں کہ صرف یادِ خدا کریں گے
معاً مگر یہ خیال آیا ملی نہ روٹی تو کیا کریں گے

ف ۱۱۹ جن حقائق کا حق ہونا کھلا ہوا ہے، اُن میں تو انسان توفیقِ الٰہی کا محتاج ہے ہی لیکن جن مسائل کی حقیقت اتنی واضح نہیں، بلکہ ذرا خفی ہے، اُن میں بھی توفیقِ حق وصواب کی دعا برابر حق تعالیٰ سے کرتے رہنا چاہیئے۔

وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا ؇

١٠٤ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ ؇

١٠٥ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ؇

اور میرے نیچے نور کر دے، یا اللہ مجھے نور عطا کر۔ [١٢٠]

١٠٤ یا اللہ ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور اپنے رزق کے دروازے ہمارے لئے آسان کر دے۔

١٠٥ یا اللہ مجھے شیطان سے محفوظ رکھ۔ [١٢١]

١٢٠ مثنوی معنوی کی زبان میں ؎

نور او در یمین و یسر و تحت و فوق
بر سر و بر گردنم مانند طوق

حکیم الامت تھانوی رح کے ایک وعظ موسومہ "الشریعۃ" سے:۔

"یہ نور لالٹین کی روشنی نہیں، بلکہ ایک کیفیت خاصہ ہے۔ کیونکہ حقیقت نور کی یہ ہے ظاہر لنفسہٖ ومظہر لغیرہٖ یعنی خود بھی ظاہر ہو اور دوسرے کو بھی ظاہر کر دے۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض میں بھی نور کے یہی معنی ہیں۔ نور کے معنی چمک دمک نہیں، تو یہ ہوئی نور کی حقیقت کہ خود بیّن ہوتا ہے اور دوسرے حقائق کو بیّن کر دیتا ہے، اور قلب کے اندر اسی نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دُور ہوتی ہے۔ کون سی ظلمت؟ ظلمت کسل کی، ظلمت کینہ کی، ظلمت حسد کی، ظلمت کبر کی، ظلمت غصّہ کی، ظلمت معصیت کی، وغیرہ وغیرہ، اور اس کے اندر نشاط، تازگی اور شگفتگی پیدا کر دیتا ہے۔"

١٢١ اس مختصر میں منفی اور سلبی حیثیت سے سب کچھ آ گیا ——— ترکِ منکرات کے باب میں جامع ترین دعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۞ ١٠٦

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اَللّٰھُمَّ ١٠٧
اَنْعِشْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ
الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا
یَصْرِفُ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ ۞

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّ ١٠٨
عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ۞

یا اللہ میں تجھ سے تیرے (فضل وکرم) کی طلب کرتا ہوں۔[۱۲۲] ١٠٦

یا اللہ میری کُل خطائیں اور قصور بخش دے، یا اللہ مجھے رفعت دے اور ١٠٧
مجھے زندہ رکھ اور مجھے رزق دے اور مجھے اچھے اعمال واخلاق کی طرف
ہدایت دے، بیشک نہ خوش اعمالیوں کی طرف کوئی رہبری کرتا اور نہ
بداعمالیوں سے کوئی بچاتا ہے بجز تیرے۔

یا اللہ میں تجھ سے رزقِ پاکیزہ طلب کرتا ہوں اور علم کارآمد اور ١٠٨
عملِ مقبول۔[۱۲۳]

۱۲۲ اس مختصر میں ایجابی واثباتی حیثیت سے سب کچھ آگیا ——— ادائے واجبات کے باب میں جامع ترین دعا۔

۱۲۳ ہر فطرتِ سلیم والا انسان بس انہیں تین[۳] کلیدی مطلوبات کو کافی سمجھے گا۔ ایک[۱] رزقِ طیّب۔ دوسرے[۲] علمِ نافع۔ تیسرے[۳] عملِ مقبول۔

مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابی ہریرہ رض

مستدرک عن ابی ایوب رض الطبرانی

الطبرانی عن ام سلمہ رض

۱۰۹ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ ؕ

۱۰۹ یا اللہ میں بندہ ہوں تیرا، اور بیٹا ہوں تیرے بندہ کا، اور بیٹا ہوں تیری بندی کا ہمہ تن تیرے قبضہ میں ہوں، نافذ ہے میرے بارہ میں تیرا حکم، عین عدل ہے میرے باب میں تیرا فیصلہ ۔ میں تجھ سے ہر اسم کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا ہے یا اُسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے یا اپنے پاس اُسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے، درخواست کرتا ہوں کہ قرآنِ عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش، اور میری تشویش کا دفعیہ[۱۲۴]

[۱۲۴] یعنی قرآن کو میرے دل میں بسا دے، اس کی محبّت میری روح میں رچا دے۔ اس کو میرا اولین اور آخری سہارا بنا دے۔

انّی ...... اَمَتِکَ - حاکم پر اثر ڈالنے اور اس کے رحم و کرم کو طلب کرنے کا یہ کتنا مؤثّر عنوان ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ، میرا باپ تیرا بندہ، میری ماں تیری بندی ——— میرے گوشت پوست کے ہر ہر جزو پر تیری بندگی کی مہر ثبت !۔

ناصیتی بیدک - محاورہ میں اس کے معنی تمام تر اختیار و تصرف کے ہوتے ہیں۔

110 اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَّا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ ۞

111 اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۞

ابن السنی

ترمذی۔ عن علیؓ

110 یا اللہ جبرئیل کے اور میکائیل کے اور اسرافیل کے معبود، ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحٰق کے معبود، مجھے عافیت دے اور میرے اوپر اپنی مخلوق میں سے کسی کو ایسی چیز کے ساتھ مسلّط نہ کر دے جس کی برداشت مجھ میں نہ ہو۔[125]

111 یا اللہ مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔[126]

اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کچھ اسماء و صفاتِ الٰہی ایسے بھی ہیں جن کا علم نہ کسی مخلوق کو دیا گیا ہے نہ وہ کسی کتابِ الٰہی میں مذکور ہیں، بلکہ حق تعالےٰ نے انہیں سب سے غیب ہی میں رکھا ہے۔

بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ ۔ اسم کے معنی "نام" کے ہونا ظاہر ہی ہیں، لیکن محاورۂ قرآنی میں اسماء کا اطلاق صفات و خواص پر بھی ہوا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۳۔

۱۲۵ قرآن مجید میں تو بکثرت، اور احادیث میں بھی جا بجا اس کا التزام سا معلوم ہوتا ہے کہ جن جن مخلوقات پر عوام کو معبود یا نیم معبود ہونے کا شبہ ہو سکتا ہے، عین انہیں کی عبدیت کی تصریح کر دی گئی ہے ——— کتنی ہی گمراہ قومیں اسی سے تباہ ہوئی ہیں کہ انبیا مقبولین یا ملائکہ مقربین کو انہوں نے مقامِ معبودیت پر پہنچا دیا ہے۔

۱۱۲ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَ
عَلَانِیَتِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَآئِسُ
الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ
الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِیْ اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَھِلُ
اِلَیْکَ ابْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَائِفِ

۱۱۲ یا اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے اور میرے پوشیدہ
اور ظاہر کو جانتا ہے۔ تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی میں مصیبت زدہ
ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے
گناہوں کا اقرار کرنیوالا ہوں، اعتراف کرنیوالا ہوں، تیرے آگے سوال کرتا ہوں
جیسے بیکس سوال کرتے ہیں۔ تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل وخوار
گڑگڑاتا ہے۔ اور تجھ سے طلب کرتا ہوں جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ

مضمونِ دعا سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ اپنی عافیت کی اور کسی ظالم کے تسلط سے محفوظیت کی دعا مانگتے رہنا کمالاتِ ولایت کے منافی نہیں، بلکہ عین تقاضائے عبدیّت اور سنتِ انبیاء ہے۔

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۷۹

۱۲۶ دل میں اتنی قناعت آجائے کہ حلال وطیّب روزی کے علاوہ ناجائز آمدنیوں کی طرف نیّت ڈانواڈول نہ ہوا کرے، تو واللہ کہ دنیا میں بہت ہی بڑی دولت ونعمت ہاتھ آجائے ـــــــــ اور پھر جب اپنے تمام مقاصد ومطالب میں نظرِ اعتماد وتوکل مخلوق کو چھوڑ کر خالق پر جم جائے، تو اس اکسیر اعظم کا تو کہنا ہی کیا!۔

اَلضَّرِیْرِ وَدُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِیًّا وَّكُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِیْ اِلٰى عَدُوٍّ یَّتَهَجَّمُنِیْ اَمْ اِلٰى قَرِیْبٍ مَّلَّكْتَهٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ ۞

طلب کرتا ہے اور جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو، اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں، اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو، یا اللہ تو مجھے اپنے سے دُعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ، اور نہ میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہو جا! اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر، اے سب دینے والوں سے بہتر، یا اللہ میں تجھی سے شکوہ کرتا ہوں اپنے ضعفِ قوت کا اور اپنی کم سامانی کا اور لوگوں کی نظر میں اپنی کم وقعتی کا، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنیوالے تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ آیا کسی دشمن کے جو مجھے دبائے؟ یا کسی دوست کے قبضہ میں میرے سب کام دے رہا ہے؟ تو اگر مجھ سے ناخوش نہ ہو تو مجھے ان (میں سے کسی چیز) کی پرواہ نہیں، پھر بھی تیرا دیا ہوا امن ہی میرے لئے زیادہ گنجائش رکھتا ہے[۱۲۷]

کنز العمال عن ابن عباس ؓ و عبد اللہ بن جعفر ؓ

۱۱۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ ؕ

۱۱۴ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ

۱۱۳ یا اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو بہت تاثر قبول کرنے والے ہوں، بہت عاجزی کرنے والے ہوں، بہت رجوع کرنے والے ہوں تیری راہ میں [۱۲۸]

۱۱۴ یا اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور وہ پختہ یقین جس سے میں سمجھ لوں کہ مجھ تک کوئی چیز نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو تو میرے لئے لکھ چکا ہے اور اس چیز پر رضامندی جو تو نے معاش میں سے

۱۲۷ خوب غور کر لیا جائے، یہ الفاظ پیمبرؐ بلکہ سید الانبیاء وسرتاج رسلؐ کے ہیں۔ اور پیمبرؐ کے الفاظ شائبۂ مبالغہ سے پاک ہوتے ہیں ——— الحاح وتذلل کے الفاظ اس سے بڑھ کر تو کسی اور کے کلام میں بھی نہ ملیں گے۔
رسولؐ کا نمونہ صرف صدیقین واولیاء کاملین ہی کے لئے نہیں، حقیر سے حقیر اور ادنیٰ سے ادنیٰ امتی کے لئے بھی ہے ——— اور یہی ایک دلیل صداقت رسولؐ کیلئے کافی ہے
دعا کی آخری سطروں کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو مجھ سے راضی ہے، تو مجھے اس سے کیا، کہ میں دنیا میں کسی دشمن کے قبضہ میں ہوں یا دوست کے، میں تیری رضا کے بعد ان سب سے مستغنی ہوں، لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ عافیت ہی بندہ کے حسب حال زیادہ ہے۔

۱۲۸ مانگنے والوں ہی کے صیغۂ جمع کی مناسبت سے قلوب بھی صیغۂ جمع میں ہے۔
خوب خیال کر کے دیکھ لیا جائے درخواست کس چیز کی ہو رہی ہے۔ انابت وخشوع، رجوع وخشیت والے دل کی "ترقی کرنے والے" "آگے بڑھنے والے" دماغ کی نہیں!

کتاب الاذکار النووی کنز العمال
عن علی رض عن ابن عمر رض

بِمَا قَسَمتَ لِی ۝

۱۱۵ اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ کَالَّذِی تَقُولُ وَخَیرًا مِّمَّا نَقُولُ ۝

۱۱۶ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِن مُّنکَرَاتِ الاَخلَاقِ وَالاَعمَالِ
وَالاَھوَآءِ وَالاَدوَاءِ نَعُوذُبِکَ مِن شَرِّ مَا استَعَاذَ مِنہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَمِن جَارِ السُّوٓءِ
فِی دَارِ المُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ البَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ

میرے حصّہ میں کر دی ہے۔[۱۲۹]

۱۱۵ یا اللہ تیرے واسطے کُل تعریف ہے جیسی کہ تو فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر جو ہم کہتے ہیں۔[۱۲۹ الف]

۱۱۶ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے نبی محمد صلعم نے پناہ مانگی ہے اور مستقل قیامگاہ میں بُرے پڑوسی سے (اسلئے کہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے)

۱۲۹ رضا بالقضاء، یعنی تکوینیات کے ہر حال میں صبر و شکر اتنی بڑی نعمت ہے جس کی تمنّا خود سرورِ کائنات کر رہے ہیں!

یقیناً..... قسمت لی۔ یقینِ صادق کے درجۂ مطلوب کا معیار بھی یہی ہے کہ ہر حکم قضا کی پذیرائی صبر و شکر کے ساتھ ہونے لگے۔

رضنی من المعیشۃ بما قسمت لی ۔ تقسیم معاش کی تصریح اس لئے کہ خلقت کو بے صبری اور ناشکری کا ابتلاء سب سے زیادہ اسی باب میں پیش آتا رہتا ہے۔

۱۲۹ (الف) حق تعالیٰ کی حمد و توصیف کا حق سارے بندے مل کر بھی چاہیں تو ادا نہیں کر سکتے۔ حق کے شایانِ شان تو بس وہی الفاظ ہو سکتے ہیں جو خود اس نے اپنے لئے استعمال کئے ہیں۔

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۹۷

وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓی اَعْقَابِنَآ اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ یَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ لَّیْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْٓءِ ۞

اور دشمن کے غلبہ سے، اور دشمنوں کے طعنہ سے، اور بھوک سے کہ وہ بری ہمخواب ہے، اور خیانت سے کہ وہ بری ہمراز ہے، اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا فتنہ میں پڑ کر دین سے الگ ہو جائیں اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی، اور برے دن سے اور بری رات سے اور بری گھڑی سے اور برے ساتھی سے[۱۳۰]

[۱۳۰] یعنی تکوینی اور تشریعی ہر قسم اور ہر درجہ کی برائی سے ہر حال میں۔

ومن الجوع فانّہ بئس الضجیع - شدید بھوک کی حالت میں نیند کہاں آسکتی ہے؟ انسان کروٹیں بدل بدل کر رات گذار دیتا ہے ــــــــ عربی میں بھوک کو ہمخواب یا شریکِ بستر سمجھنے کا محاورہ یہیں سے پیدا ہوا۔

ان نرجع علی اعقابنا - یعنی خدا نخواستہ دینِ حق سے مرتد ہو جائیں۔

اَلْمَنْزِلُ الرَّابِعُ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

چوتھی منزل بروز سہ شنبہ (منگل)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ترمذی عن علی مرفوعاً

اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ ۱۱۷
مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ ؀

ترمذی عن علی مرفوعاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْٓءُ بِہِ الرِّیَاحُ ؀ ۱۱۸

یا اللہ تیرے ہی لئے ہے میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اور ۱۱۷
تیری ہی طرف ہے میرا رجوع اور تیرا ہی ہے جو کچھ میں چھوڑ جاؤں گا۔[۱۳۱]

یا اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں ہوائیں لاتی ہیں۔[۱۳۲] ۱۱۸

[۱۳۱] مقتضیات اخلاص وعبدیت کیلئے عجیب جامع دُعا ہے۔

لک صلوتی ونسکی۔ نماز بلکہ ہر عبادت کو اللہ ہی کیلئے تو ہونا ہی چاہیئے اور بظاہر ہوتی بھی ہے۔ لیکن عملاً ایسی نمازیں اور عبادتیں کمتر ہی ہوتی ہیں۔ اکثر میں دوسرے دوسرے پہلوؤں کی آمیزش ہوجاتی ہے۔ یہاں دعا اس کی ہے کہ ہر نماز اور ہر عبادت پورے شعورِ نفس کی بیداری کے ساتھ خالصتاً حق تعالٰے ہی کے لئے ہو۔

ومحیای ومماتی۔ تاکید اور تصریح اس آرزو کی ہے کہ عبادتیں ہی نہیں بلکہ ساری عادتیں اور اعمالِ تکوینی بھی رضائے مولیٰ ہی کی نیت سے ہوں —— کھانا پینا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، بولنا چالنا، ہنسنا رونا، دیکھنا سننا، یہ سب اگر رضائے الٰہی ہی کو پیشِ نظر رکھ کر ادا ہوں، تو ایسے شخص کے کمالِ مقبولیت کا کیا کہنا!

الیک مآبی ولک رب تراثی۔ انسان کو خود اپنے، اور اپنے مال کے اس انجام کا استحضار اگر ہر وقت رہے تو نہ عام طاعت ہی میں فرق آسکے اور نہ مالی کوتاہیاں ہی سرزد ہوں۔

١١٩ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ
نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ اللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيَنَا
وَجَوَارِحَنَا بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ
بِنَا فَكُنْ أَنْتَ وَلِيَّنَا وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَاءِ السَّبِيْلِ ۔
١٢٠ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ وَاجْعَلْ
خَشْيَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَاءِ عِنْدِيْ وَاقْطَعْ
عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلٰى لِقَائِكَ

١١٩ یا اللہ مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بڑا شکر کروں اور تیرا ذکر بہت کرتا رہوں اور تیری نصیحتوں
کو مانتا رہوں اور تیری ہدایتوں کو یاد رکھوں۔ یا اللہ ہمارے دل اور ہم خود سرتاپا اور
ہمارے اعضا تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ تو نے ہمیں اُن میں سے کسی چیز پر بھی اختیار
(کامل) نہیں دیا ہے پس جب تو نے ہمارے ساتھ یہ کیا ہے تو تو ہی ہمارا مددگار
رہیو، اور ہمیں سیدھی راہ دکھائے رہیو[133]
١٢٠ یا اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور
اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوفناک تر بنا دے اور مجھے اپنی
ملاقات کا شوق دے کر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کر دے"

١٣٢ کنایہ ہے ان کُل چیزوں سے جو اس دنیا میں موجود ہیں۔
١٣٣ اللہ کی رحمت و کرم کو جذب و جلب کرنے کیلئے اُسکے رسولِ مقبول نے بھی کیسے کیسے طریقے
ایجاد کر رکھے ہیں !۔

وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَقْرِرْ عَيْنِي مِنْ عِبَادَتِكَ ۞

۱۲۱ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ ۞

اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ[۱۳۴]

۱۲۱ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں تندرستی کی اور پاکبازی کی اور امانت کی اور حسنِ خلق کی اور تقدیر پر راضی رہنے کی[۱۳۵]

اس دعا کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح ہم تکوینیات میں تمامتر تیرے بس میں ہیں، تو ایسا کر دے کہ احکام تشریعی میں بھی تمامتر تیرا ہی پابند ہو کر رہ جاؤں اور نافرمانی کر ہی نہ سکوں۔

۱۳۴ یعنی جس طرح دنیا جہان والوں کو تسکین و مسرّت دنیوی نعمتوں اور مادی لذتوں سے ہوتی رہتی ہے، اور یہ ایک امرِ طبعی ہے تو میرے لئے لذّت و راحت طاعتوں اور عبادتوں ہی میں رکھ دے، اور اسی کو میرے لئے امرِ طبعی بنا دے۔

واجعل حبّك ...... الیٰ ۔ یعنی تیری ہی محبّت دنیا کی ساری رغبت و شوق کی چیزوں پر غالب رہے۔

واجعل ..... عندی ۔ یعنی تیرا ہی ڈر، مخلوق کے ہر ڈر پر غالب رہے۔

ڈر ایک تو ہوتا ہے جیسے وحشی جانوروں اور درندوں سے، یہ آپ ہی آپ وبلاوجہ انسان پر حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ اور ایک ڈر ہوتا ہے کسی کے کمالِ قدرت و عظمت اور ہر طرح کے صاحبِ اختیار ہونے کی بنا پر، جو باوجود ہر طرح شفیق و کریم و رحیم ہونے کے بہر حال نافرمانی پر عتاب اور سزا کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

۱۳۵ دعا میں اخلاقی و روحانی خوبیوں کے ساتھ ساتھ تندرستی کی بھی دعا کا شمول ہوگیا۔

کنزالعمال عن ابن عمرؓ - بزار - کنزالعمال عن ابن عمرو الانصاری

۱۲۲ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَّلَكَ الْمَنُّ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ التَّوْفِيْقَ لِمَحَابِّكَ مِنَ الْاَعْمَالِ وَصِدْقَ التَّوَكُّلِ
عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ ۝

۱۲۳ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ
وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ ۝

۱۲۴ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاكَ كَاَنِّیْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰى اَلْقَاكَ
وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِيَتِكَ ۝

۱۲۲ یا اللہ تیرے ہی لئے ہر تعریف ہے شکر کے ساتھ اور تیرا ہی حصہ ہے فضل وکرم کے ساتھ ہر طرح احسان کرنا،[۱۳۶] یا اللہ میں تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں اعمال کی جو تجھے پسند ہوں اور تجھ پر سچے توکّل کی اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی۔

۱۲۳ یا اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے نصیب کر فرمانبرداری اپنی اور فرمانبرداری اپنے رسولؐ کی اور عمل تیری کتاب پر۔

۱۲۴ یا اللہ مجھے ایسا کر دے کہ میں تجھ سے اس طرح ڈرا کروں کہ گویا میں ہر وقت تجھے دیکھتا رہتا ہوں[۱۳۷] یہاں تک کہ تجھ سے آملوں، اور مجھے تقویٰ سے سعادت دے اور مجھے شقی نہ بنا اپنی معصیت سے۔[۱۳۸]

مذہب کے منافی ہے، اور ایک بڑی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔

۱۳۶ یعنی تو ہر ایک پر احسان وکرم بلا طلب وبلا استحقاق از خود کرتا رہتا ہے۔

لک الحمد شکرًا۔ یعنی تیری ہر تعریف شکر گذاری کے ساتھ ہم سب پر واجب ہے۔

کنز العمال عن ابن ابی ... کنز العمال عن علیؓ۔ کنز العمال عن حسن بن علیؓ

۱۲۵ اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ ۙ وَّ اَسْأَلُكَ الْيُسْرَ وَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ ؕ

۱۲۶ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّيَاءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكَذِبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ

۱۲۵ یا اللہ ہر دشوار کو آسان کر کے مجھ پر فضل و کرم کر دے، تیرے لئے ہر دشواری کو آسان کر دینا آسان ہی ہے[۱۳۹]۔ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت (دونوں) میں سہولت اور معافی کی درخواست کرتا ہوں[۱۴۰]۔ یا اللہ مجھ سے درگزر کر۔ تو تو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۲۶ یا اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا سے، اور میری زبان کو جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، تجھ پر تو روشن ہیں آنکھوں کی چوریاں بھی۔

۱۳۷ ظاہر ہے کہ جب بندہ کو ہر وقت اس کا استحضار رہے گا کہ ایسی عظیم الشان قدرت والی ہستی ہمہ وقت اس کی نگراں ہے تو کوئی معصیت اس سے سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔ ساری معصیتوں کا سرچشمہ اسی حقیقتِ اعظم کی طرف سے ذہول و غفلت ہی تو ہے۔

۱۳۸ سعادت یا خوش نصیبی کا راز تقویٰ ہی ہے اور شقاوت یا بدنصیبی کا معصیت میں۔

۱۳۹ (تو اس لئے تیرا میری اس درخواست کو قبول کر لینا کوئی بات ہی نہیں)

اکبر الہ آبادی رحمہ نے کیا خوب کہا ہے۔

اک بُرے دل کے وہ خوش رکھنے پہ کیا قادر نہیں ۔۔۔ ایک کُن سے دو جہاں کو جس نے پیدا کر دیا؟

۱۴۰ بیشک بشر اپنی ساری کمزوریوں کے ساتھ، آخرت تو کجا، دنیا کی بھی سختیوں کی تاب لا ہی نہیں سکتا۔

ترجمہ الحاج عبدالماجد دریابادی

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝

١٢٧ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَسْقِيَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَّ الْاَضْرَاسُ جَمْرًا ۝

١٢٨ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي قُدْرَتِكَ وَاَدْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ وَاقْضِ اَجَلِي فِي طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِي بِخَيْرِ عَمَلِي وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ ۝

اور جو کچھ دل چھپائے رکھتے ہیں وہ بھی۔ [١٤١]

١٢٧ یا اللہ مجھے برسنے والی آنکھیں نصیب کر جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر بہتے ہوئے آنسوؤں سے سیراب کر دیں بغیر اس کے کہ آنسو خون ہو جائیں اور کچلیاں انگارے بن جائیں۔ [١٤٢]

١٢٨ یا اللہ مجھے اپنی قدرت سے امن چین دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کرلے اور میری عمر اپنی طاعت میں گذار دے اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر کرا اور اس کی جزا جنت دے۔ [١٤٣]

[١٤١] تجھ پر علانیہ و پوشیدہ سب ہی کچھ روشن ہے، اور تیرے لئے ہر جلی اور خفی یکساں ہے تجھ سے کسی گہری سے گہری چوری کا چھپانا عبث ہے۔ درخواست صرف تیرے رحم و کرم کی ہے۔ تو ظاہری اور باطنی، خارجی اور قلبی، ہر کدورت سے مجھے پاک ہی کر دے۔

[١٤٢] مطلوب یہ روتی ہوئی اور اشک بہاتی ہوئی آنکھیں ہیں۔ غفلت کے قہقہے جو رونق کارگاہِ "تہذیب و تمدّن" ہیں، مطلوب کسی درجہ میں بھی نہیں!

قبل...... جمرًا۔ قبل یہاں بغیر کے معنی میں ہے، یہ مراد نہیں کہ "پہلے" یہ واقعہ ہولے پھر وہ ہو۔

۱۲۹ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ۞

۱۳۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ ۞

۱۳۱ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ

۱۲۹ یا اللہ فکر کے دور کرنے والے، غم کے زائل کرنے والے، بیقراروں کی دعا کے قبول کرنے والے، دنیا کے رحمٰن و رحیم، مجھ پر تو ہی رحم کرے گا، تو میرے اوپر ایسی رحمت کر کہ تو اس کی بنا پر مجھے اپنے سوا ہر ایک کی رحمت سے مستغنی کر دے۔

۱۳۰ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع اور ناگہانی برائی سے تیری پناہ[۱۴۴]

۱۳۱ یا اللہ تیرا ہی نام سلام ہے اور تجھی سے سلامتی کی ابتدا ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے۔

مراد یہ ہے کہ اگر خشیت اس درجہ میں پیدا ہو گئی، تو ان نتائج کی نوبت ہی نہ آئے گی جو بغیر اس خشیت کے پیدا ہونے لازمی تھے۔

[۱۴۳] جنت تو نام ہی رضائے الٰہی کے محل کا ہے۔ کاش ہمارے جاہل صوفیہ و مشائخ اور جاہل شعرا اسے سمجھتے!

[۱۴۴] کوئی نعمت جب یک بیک نصیب ہو جاتی ہے تو دل کو کیسی غیر معمولی خوشی ہوتی ہے اسی طرح کوئی مصیبت جب ناگہانی آپڑتی ہے تو قلب کو صدمہ بھی کس درجہ کا ہوتا ہے! رسولِ برحق نے فطرتِ بشری کے ان تقاضوں کو پڑھ کر کتنے صحیح طریق پر اول الذکر کی طلب کی ہے، اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی ہے!

اَسْأَلُكَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَ
اَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ ۞
۱۳۲ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ ۞
۱۳۳ اَللّٰهُمَّ اَرْضِنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَ لِيْ حَتّٰى لَآ
اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَآ اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ ۞
۱۳۴ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ ۞

اے صاحب عزّت واجلال میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے حق میں ہماری دعا قبول کرلے اور تو ہماری خواہشیں پوری کردے اور تونے اپنی مخلوق میں سے جن کو ہم سے غنی کردیا ہے، اُن سے ہم کو بھی غنی کردے [۱۴۵]
۱۳۲ یا اللہ تو ہی میرے لئے (چیزوں کو) چھانٹ لے اور پسند کرلے [۱۴۶]
۱۳۳ یا اللہ مجھے اپنی مشیّت پر راضی رکھ اور جو کچھ میرے لئے مقدر کردیا گیا ہے اس میں مجھے برکت دے تاکہ جو چیز تونے دیر میں رکھی ہے اُس کے لئے میں جلدی نہ چاہوں، اور جو چیز تونے جلد رکھی ہے، اس میں میں دیر نہ چاہوں [۱۴۷]
۱۳۴ یا اللہ عیش تو بس عیش آخرت ہی ہے اور (اس کے سوا) کوئی نہیں [۱۴۸]

۱۴۵ (کہ مخلوق سے واسطہ ٹھہرنے میں نفس کی ذلّت تو بہرحال ہوتی ہے)
ان تعطینا رغبتنا — ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۳۹ ۔
۱۴۶ (اور ظاہر ہے کہ جب تو خود انتخاب کریگا، تو اس میں کسی غلطی کا امکان واحتمال بھی نہیں رہ جاتا)
۱۴۷ کتنی عاقلانہ وحکیمانہ دعا ہے۔ انجام قریب و انجام بعید کے سارے پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھے ہوئے
۱۴۸ یہ دنیا کا عیش بھی کوئی عیش ہے، کہ بالفرض ساری دنیا کا عیش اکٹھا ہو کر بھی کسی کو مل جائے

۱۳۵ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِىْ فِىْ
زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ۞

۱۳۶ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَ
اِذَآ اَسَآءُوا اسْتَغْفَرُوْا ۞

۱۳۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِىْ بِهَا قَلْبِىْ

---

۱۳۵ یا اللہ مجھے خاکسار بنا کر زندہ رکھ اور خاکساری ہی کی حالت میں موت لا۔ اور
خاکساروں ہی میں مجھے اُٹھا۔

۱۳۶ یا اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو جب کوئی نیک کام کرتے ہیں تو خوش
ہوتے ہیں اور جب کوئی بُرائی کرتے ہیں، تو مغفرت چاہنے لگتے ہیں۔[۱۴۹]

۱۳۷ یا اللہ میں تجھ سے تیری خاص رحمت کی درخواست کرتا ہوں جس سے تو میرے دل کو ہدایت کردے

نوکے دن کا ؟ —— بندہ میں صبر، شکر، قناعت اور رضا پیدا کرنے کا کیسا حکیمانہ نسخہ ہے!

[۱۴۹] اہلِ سعادت کی پہچان یہ ہے کہ جب ان سے کوئی نیکی بن پڑتی ہے تو دل میں خوش ہو لیتے ہیں۔ اور جب کوئی لغزش سرزد ہو جاتی ہے تو اس پر ملول و نادم ہو کر اس کی تلافی کی فکر میں لگ جاتے ہیں —— بہ خلاف اہلِ شقاوت کے کہ انہیں عین فسق و معصیت ہی میں لطف آنے لگتا ہے اور جب شرما شرمی کوئی کام طاعت و عبادت کے بہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو اس میں کوئی حلاوت قطعاً نہیں محسوس کرتے۔

اللّٰھم احینی ..... المساکین ۔ خوب خیال کرکے دیکھ لیا جائے ۔ رسولِ انامؐ کو تمنا کس گروہ میں شامل رہنے کی ہے؟ ملوک و سلاطین، امرا و اغنیا، زمینداروں اور ساہوکاروں کے کسی طبقہ میں نہیں، مسکین رہنے اور مسکینوں کے گروہ میں شامل رہنے کی! صحیح سوشلزم کے معنی یہ ہیں، نہ یہ کہ دوسرے زرداروں کا چھن چھنا کر اپنے کو مل جائے۔ دوسرے نادار ہو جائیں، اور ہم خود زردار بن جائیں۔

ابن ماجہ، حاکم عن ابی سعیدؓ ترمذی عن انسؓ —— ابن ماجہ، بیہقی عن عائشہؓ، ترمذی عن ابن عباسؓ

وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا دِیْنِیْ وَ
تَقْضِیْ بِهَا دَیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ
وَتُبَیِّضُ بِهَا وَجْهِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا
رَشَدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ۞
۱۳۸ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ
وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۞

اور اس سے میرے کاموں کو جمعیت دے اور اس سے میری ابتری کو درست کر دے، اور اس سے میرے دین کو سنوار دے، اور اس سے میرے قرضہ کو ادا کر دے اور اس سے میری نظر سے غائب چیزوں کی نگہبانی کر، اور اس سے میری پیشِ نظر چیزوں کو بلندی عطا کر، اور اس سے میرا چہرہ نورانی کر دے اور اس سے میرا عمل پاکیزہ کر دے، اور اس سے رُشد میرے دل میں ڈال دے اور اس سے میرے حالِ مالوف کو لوٹا دے اور اس کے واسطے سے مجھے ہر بُرائی سے بچائے رکھ۔ ۱۵۰

۱۳۸ یا اللہ مجھے ایسا ایمان دے جو پھر نہ پھرے اور ایسا یقین کہ اس کے بعد کفر نہ ہو، اور ایسی
رحمت کہ اس کے ذریعے سے میں دنیا اور آخرت میں تیرے ہاں کی عزّت کا شرف پا لوں۔ ۱۵۱

۱۵۰ شروع میں درخواست رحمتِ خاص کی کی ہے، اور آگے سب اُسی کی تشریح و توضیح ہے۔

تھدی بھا قلبی۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے قلب پوری طرح ہدایت پا جائے۔

تجمع بھا امری۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے سارے کام بن جائیں۔

تلمّ بھا شعثی۔ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میری پریشانیاں سُلجھ جائیں۔

تردّ بھا الفتی۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ رحمت ایسی ہو جس سے میرے

۱۳۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَ
عَیْشَ السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِیَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ
اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ∴

۱۴۰ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ
مُنْیَتِیْ وَمَسْأَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ
اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ
اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ∴

کنز العمال - عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کنز العمال - عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۹ یا اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں امورِ تکوینی میں کامیابی، اور شہیدوں کی سی مہمانی اور سعیدوں کا سا عیش اور انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر فتح، بیشک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے[۱۵۲]

۱۴۰ یا اللہ جو بھلائی بھی ایسی ہو کہ اس تک پہنچنے سے میری سمجھ قاصر رہ گئی ہو اور میرا عمل وہاں تک نہ ساتھ دے سکا ہو اور اس تک میری آرزو اور میرے سوال کی رسائی نہ ہو، اور تو نے اس بھلائی کا وعدہ اپنی مخلوق میں سے کسی سے بھی کیا ہو یا جو ایسی بھلائی ہو کہ تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی وہ دینے والا ہو تو میں تجھ سے اسکی خواہش اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے طلب کرتا ہوں، اے عالموں کے پروردگار![۱۵۳]

فطری جذباتِ الفت جو ہر بندہ کے حق تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہیں، از سرِ نو پیدا ہو جائیں۔
تعصمنی بہا من کل سوءٍ۔ جامع درخواست ہے کہ وہ رحمت مجھے ہر برائی سے، خرابی سے بچا دے۔

۱۵۱ دنیا اور آخرت کی ہر عزت اور مرتبہ کے لئے جامع دعا ہے۔

۱۴۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ
عَمَلِيَ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ
وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُوْرِ ۞

۱۴۱ یا اللہ میں اپنی خواہش تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں گو میری سمجھ کوتاہی کرے اور میرا عمل ضعیف ہے، میں محتاج ہوں تیری رحمت کا، تو اے سب کاموں کے پورا کرنیوالے اور اے دلوں کے شفا دینے والے، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھا ہے، تو مجھے بھی دوزخ کے عذاب اور جزع فزع سے اور فتنۂ قبور سے (ایسے ہی) فاصلہ پر رکھیو[۱۵۴]۔

۱۵۲ اور اسی لئے تو تیری خدمت میں یہ سب معروضات پیش کئے جا رہے ہیں)۔
نزل الشهداء۔ یعنی ایسی اعلیٰ قسم کی میزبانی جیسی کہ شہیدوں کی جنت میں ہوگی۔
الفوز فی القضاء۔ امورِ تکوینی میں کامیابی وکامرانی کوئی حقیر شے نہیں، بلکہ ایسی ہے کہ ان درخواستوں میں سب سے مقدم وہی رکھی گئی ہے۔
۱۵۳ اس میں تعلیم آگئی کہ بندہ کو ہر ممکن بھلائی کی طلب میں کس درجہ حریص ہونا چاہیئے!
بندہ عرض کر رہا ہے کہ کوئی بھلائی کیسی ہی ہو، اس تک میں اپنی ذہن کی نارسائی سے نہ پہنچ سکا خواہ ضعفِ عمل سے، بلکہ میرے علم سے بھی باہر رہی ہو، لیکن مخلوق میں سے کسی کے حصہ میں بھی اُس کا آنا ممکن ہو، تو مجھے بھی اس کا آرزومند سمجھ لے۔ تو تو اعلیٰ وادنیٰ، مستحق و غیر مستحق سب ہی کا پروردگار ہے!
۱۵۴ (تیرے لئے اس کا پورا کر دینا کیا دشوار ہے)

۱۴۲ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْئَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ
الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ
رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ ؂

کنز العمال عن ابن عباس رض

۱۴۳ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ
سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَحَرْبًا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ ؂

کنز العمال عن ابن عباس رض

۱۴۲ یا اللہ مضبوط ڈور والے اور درست حکم والے، میں تجھ سے حشر میں امن کی طلب کرتا ہوں اور آخرت میں جنّت کی، اُن لوگوں کے ساتھ جو مقرب ہیں، حاضر باش ہیں، بڑے رکوع کرنے والے ہیں، بڑے سجدہ کرنے والے ہیں، اور اپنے اقرار کو پورا کرنیوالے ہیں۔ بیشک تو بڑا مہربان ہے، بڑا شفیق ہے، اور تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ [۱۵۵]

۱۴۳ یا اللہ ہمیں بنادے راہنما راہ یاب (نہ کہ بے راہ اور بھٹکانے والے) اور اپنے دوستوں کا دوست اور اپنے دشمنوں کا دشمن ہم تیری مخلوق میں سے اُسی کو دوست رکھیں جو تجھے دوست رکھتا ہو، اور دشمن رکھیں اُسے جو تیرا نافرمان ہو۔ [۱۵۶]

یا ذا الحبل الشدید۔ وہ ڈوری جو کبھی ٹوٹ نہ سکے۔ وہ سہارا جو کبھی دھوکا نہ دے۔
افتقرت الی رحمتك۔ ساری دعاؤں، درخواستوں، عرضداشتوں کی کلید یہی ہے
—— بندہ کی نیازمندی اور رحمتِ الٰہی کی طرف محتاجی!

۱۵۵ قبولِ درخواست سے مانع دو ہی امر ہو سکتے ہیں۔ یا حاکم میں اتنی شفقت ہی نہ ہو، اور یا شفقت تو ہو، لیکن پوری قدرت نہ ہو۔ تو تیرے لئے یہ دونوں شقیں مرتفع ہیں۔

۱۴۴ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَ
عَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰھُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِیْ ؁
۱۴۵ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اِسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ يَّبِيْدُ
ذِكْرُهٗ اِبْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَاءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ

۱۴۴ یا اللہ دعا تو یہ ہے اور قبول کرنا تیرا کام ہے۔ کوشش یہ ہے اور بھروسہ
تیرے ہی اوپر ہے۔ یا اللہ مجھے میرے نفس کے حوالہ ایک پلک بھر کے لئے
بھی نہ کر اور جو بھی اچھی چیزیں تو نے مجھے دی ہیں، وہ مجھ سے واپس نہ لے۔[۱۵۷]
۱۴۵ یا اللہ تو ایسا خدا تو نہیں ہے جسے ہم نے گڑھ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار جسکا ذکر ناپائیدار
ہے کہ ہم نے اُسے اختراع کر لیا ہو، اور نہ تیرے اور ساتھی ہیں جو حکم میں تیرے شریک ہیں،

ملاحظہ ہو آیہ کریمہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقٰی لا انفصام لھا۔
الرّٰکع، السجود، الموفین بالعھود۔ کہ یہ سب بڑا مرتبہ پانے والے لوگ ہیں۔
۱۵۶ یہی معنی ہیں حُبّ فی اللہ اور بغض للہ رکھنے کے۔
سلمًا لاولیآئک وحربًا لاعدآئک۔ یہاں صاف تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ غیر اللہ
سے دوستی و دشمنی دونوں کے علاقے رکھے جا سکتے ہیں۔ البتہ یہ علاقے تمامتر دوستیٔ حق و
دشمنیٔ حق کے ماتحت ہونا چاہییں۔
۱۵۷ کتنی عبدیت آموز دعا ہے! کاملین نے اپنے نفس پر بھروسہ ایک لمحہ کے لئے
بھی نہیں کیا ہے۔
اللّٰھم..... التکلان۔ بندہ اور خدا، عبد اور معبود، مخلوق اور خالق کے الگ الگ
دائرۂ عمل یہاں کیسے کھول کر بیان کر دیئے گئے ہیں۔

وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ اِلٰهٍ نَّلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا
اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكُهُ فِيكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ؕ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفّٰهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَ ۱۳۶
مَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ
الصّٰلِحِيْنَ وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا ؕ

اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا کوئی خدا تھا، جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں، اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیدا کرنے میں تیری مدد کی ہے کہ ہم اُس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں، تو بابرکت ہے اور تو برتر ہے پس ہم تجھ سے اے وہ کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں، درخواست کرتے ہیں کہ تو مجھے بخش دے [۱۵۸]۔

۱۳۶ یا اللہ تو ہی نے میری جان کو پیدا کیا ہے، اور تو ہی اسے موت دے گا۔ تیرے ہی ہاتھ میں اس کا مرنا اور اس کا جینا ہے۔ تو اگر اسے زندہ رکھتا ہے تو اُس کی ایسی حفاظت کر جیسی کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تو اسے موت دیتا ہے، تو تو اسے بخش دینا اور اس پر رحم کرنا [۱۵۹]۔

۱۵۸ عجیب وغریب پُراثر دعا ہے۔

بندہ کس اخلاص والحاح سے عرض کر رہا ہے کہ تو تو واقعی اور یقینی خدا ہے۔ کوئی ہمارا دل کا گڑھا ہوا خدا تھوڑے ہی ہے۔ تجھ سے نہ قبل کوئی دوسرا خدا تھا، نہ اب کوئی ہے نہ کوئی تیری خدائی میں کسی حیثیت سے شریک، کہ ہم اُدھر رجوع ہو جائیں مغفرت کی درخواست صرف تجھی سے ہے۔

کنز العمال۔ عن حصینؓ

مسلم عن عبد اللہ بن عمرؓ

۱۴۷ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی
وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَةِ ؕ

۱۴۸ اَللّٰهُمَّ لَا یُدْرِکْنِیْ زَمَانٌ وَّلَا یُدْرِکُوْا زَمَانًا لَّا یُتَّبَعُ فِیْهِ
الْعَلِیْمُ وَلَا یُسْتَحْیٰی فِیْهِ مِنَ الْحَلِیْمِ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ
الْاَعَاجِمِ وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ ؕ

۱۴۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَیْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ

۱۴۷ یا اللہ مجھے مدد دے علم دے کر، اور مجھے آراستہ کر وقار دے کر، اور مجھے بزرگی دے
تقویٰ دے کر، اور مجھے جمال دے امن چین دے کر۔[۱۶۰]

۱۴۸ یا اللہ مجھے وہ زمانہ نہ پائے، اور نہ یہ لوگ اس زمانہ کو پائیں جس میں نہ صاحبِ علم
کی پیروی کی جائے اور نہ صاحبِ حلم کا لحاظ کیا جائے اور اُن کے دل عجمیوں
کے سے ہو جائیں اور ان کی زبانیں اہلِ عرب کی سی رہ جائیں۔[۱۶۱]

۱۴۹ یا اللہ میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہرگز نہ توڑیو، کہ میں بھی آخر بشر ہی ہوں، سو
جس کسی مسلمان کو میں تکلیف دوں، یا اسے بُرا بھلا کہوں یا اُسے ماروں پیٹوں،

۱۵۹ یعنی جب تک ہمیں زندہ رکھ تو اپنی حفاظت میں رکھ، اور جب موت دے تو خالص رحمت کے ساتھ۔
۱۶۰ یعنی تیری اعانت یہی ہے کہ مجھے علم و معرفت عطا کیا جائے، اور مجھ میں زینت و شائستگی پیدا ہو تو زیور
علم سے، اور مجھ میں خوف پیدا ہو تو تقویٰ سے، اور مجھ میں جمال پیدا ہو تو حسنِ عافیت سے۔
۱۶۱ رسول اللہ صلعم اپنے اور اپنے صحابیوں کیلئے اُس زمانہ سے پناہ مانگ رہے ہیں جو دورِ آخر

اَوْ لَعْنَةٍ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ
بِهَا اِلَيْكَ ٭

۱۵۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَمِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ
سُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ
النَّارِ وَمِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ

یا اُسے بددُعا دوں، تو اس (سب) کو تو اس کے حق میں رحمت اور پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دیجئو، جس سے تو اُس کو مقرّب بنا لے[۱۶۲]

۱۵۰ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں، بَرص سے اور ضدّا ضدّی سے اور نفاق سے اور بُرے اخلاق سے اور ہر اس چیز کی بُرائی سے جو تیرے علم میں ہے میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اہل دوزخ کے حال سے اور (خود) دوزخ سے اور ہر اُس چیز سے خواہ وہ قول ہو یا عمل جو اُس سے قریب کرے۔

ہیں دنیا کے ہر طرف شرّ و فتنہ کا زمانہ ہوگا۔ اور جب کہ نہ علم کی وقعت باقی رہ جائے گی نہ حلم کی۔ نہ معارف و حقائقِ الٰہیہ کی۔ نہ سیرت و اخلاقِ فاضلہ کی۔ دلوں میں اہلِ عجم (اہلِ عرب سے باہر کے باشندوں) کا سا کھوٹ اور نفاق پیدا ہو جائے گا۔ اور زبانیں اہل عرب کی سی نرم اور مطیع باقی رہیں گی۔

۱۶۲ اللہ اکبر! یہ دعا رسول معصوم ؐ نے اپنے لئے ضروری سمجھی، جن سے بڑھ کر کسی کا کریم النفس ہونا، اور حلیم و بے آزار ہونا ممکن نہیں، تو ظاہر ہے کہ ہم افرادِ امت کے لئے اس دعا کا زبان و قلب دونوں پر جاری رکھنا کس درجہ اہم اور مقدم ہے۔

یوں تو ساری ہی حدیثی دعائیں اپنی اپنی جگہ فرد ہیں لیکن بعض دعائیں تو اتنی لطیف و حکیمانہ ہیں کہ دل ان پر بے ساختہ لوٹ جاتا ہے، اور انہیں بہترین دعاؤں میں سے ایک یہ ہے۔

وَمِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ وَمِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ
الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَأَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰى أَنْفُسِنَا سُوْٓءًا أَوْ
نَجُرَّهٗ إِلٰى مُسْلِمٍ أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً أَوْ ذَنْبًا لَّا
تَغْفِرُهٗ وَمِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؕ

اور ہر اس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس برائی سے جو آج کے دن میں ہے اور ہر اس برائی سے جو اس کے بعد ہے اور اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور شیطان کے شرک سے اور اس سے کہ ہم کسی شر کو اپنے اوپر لگائیں یا اسے کسی مسلمان تک پہنچائیں یا میں کوئی ایسی خطا یا گناہ کروں جسے تو نہ بخشے اور قیامت کے دن تنگی سے ۔[۱۶۳]

۱۶۳ استعاذہ کے کلمات یہاں بھی حسب معمول ایسے ہی جامع اور دنیا و آخرت کی ایک ایک چیز پر حاوی ہیں ۔

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ یَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ

پانچویں منزل بروز چہار شنبہ (بدھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۱۵۱ اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۞

۱۵۲ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِکَ ۞

۱۵۱ یا اللہ میری شرمگاہ کو محفوظ کر دے اور مجھ پر میرے کام آسان کر دے۔ [۱۶۴]

۱۵۲ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وضو کا کمال اور نماز کا کمال اور تیری خوشنودی کا کمال اور تیری مغفرت کا کمال [۱۶۵]

۱۶۴ کوئی کلمہ گو مرد یا عورت اگر خدانخواستہ حرامکاری میں اپنے شوق سے یا بطور پیشہ کے مبتلا ہو، اور اس بلا سے نکل آنے کی آرزو دل میں ہو، تو اس دعا کا ورد صدق دل سے کچھ عرصہ تک رکھے، اِن شاءاللہ ضرور کوئی صورت نکاح یا جائز آمدنی کی پیدا ہو جائے گی۔

ویسّر لی امری۔ یعنی جو عملی دقتیں اور دشواریاں اس حرام شوق یا پیشہ کے ترک کرنے میں پیش آرہی ہیں، انہیں دُور کر کے کوئی اس کا جائز بدل مہیا کر دے!

۱۶۵ کتنی حکیمانہ و عارفانہ ترتیب قائم فرمائی گئی ہے۔ جب عباداتِ مقصودہ اور عباداتِ آلیہ دونوں میں درجۂ کمال حاصل ہو جائے گا تو قدرۃً اُن کے نتائج و ثمرات یعنی رضوانِ الٰہی و مغفرتِ الٰہی بھی درجۂ کمال ہی میں ظاہر ہوں گے۔

مؤمن کا کام کسی طرح گرتے پڑتے عبادتوں کا کر ڈالنا نہیں، بلکہ ہر طاعت اور عبادت کو اُس کے مرتبۂ کمال تک پہنچانا ہے۔ اور اُس کا اجر و صلہ بھی اُسی درجۂ کامل میں حاصل کرنا ہے ——— امتحان میں کسی نہ کسی طرح لشتم پشتم نکل جانا نہیں، بلکہ درجۂ اوّل کے نمبروں میں

۱۵۳ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ ۞

۱۵۴ اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَكَ ۞

۱۵۵ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ ۞

۱۵۶ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ ۞

۱۵۷ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِكَ وَاَتْمِمْ عَلَیْنَا نِعْمَتَكَ

۱۵۳ یا اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجیو[166]

۱۵۴ یا اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا[167]

۱۵۵ یا اللہ میرے قدم ثابت رکھنا جس دن کہ قدم ڈگنے لگیں گے[168]

۱۵۶ یا اللہ ہمیں فلاح یاب بنائیو[169]

۱۵۷ یا اللہ اپنے ذکر سے ہمارے دلوں کے قفل کھول دے اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کر،

اعزاز و ناموری کے ساتھ کامیابی حاصل کرنا ہے۔

ف۱۶۶ (جو عین علامت ہے مقبولیت کی، اور اسی کے لائق مجھ سے دنیا میں کام کرانا)

ف۱۶۷ جن بے خبر صوفیہ نے عذابِ الٰہی کی طرف سے اپنی بے پرواہی ظاہر کی ہے، وہ ان حدیثوں سے اپنی بے خبری کا علاج کرائیں۔

غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ۔ مومن کا کام ایسی ہی رحمتِ الٰہی کی طلب ہے جو اسے ہر طرف سے ڈھانپ لے وہ اس پر پوری طرح چھا جائے۔ کوئی حصّہ اس کے جسم و رُوح کا بے ڈھکا باقی نہ رہنے دے۔

ف۱۶۸ ظاہر ہے کہ یومِ قیامت مراد ہے۔

ف۱۶۹ (دنیا اور آخرت میں سب کہیں)

فلاح کا لفظ عربی میں ایک وسیع ترین و جامع ترین لفظ ہے۔ دنیوی و اُخروی، مادّی و روحانی بڑی اور چھوٹی ہر قسم کی کامیابی پر حاوی۔

وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ

۱۵۸ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ؕ

۱۵۹ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّاَمِتْنِيْ مُسْلِمًا ؕ

۱۶۰ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ
بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ
عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اپنے فضل کو پورا کر، اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں سے کرلے[۱۷۰]

۱۵۸ یا اللہ مجھے وہ سب سے بڑھ کر دے جو تو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہو[۱۷۱]

۱۵۹ یا اللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ اور مسلمان ہی رکھ کر مجھے وفات دے[۱۷۲]

۱۶۰ یا اللہ کافروں کو عذاب دے، اور ان کے دلوں میں ہیبت بٹھائے اور ان کی بات میں اختلاف پیدا کر دے، اور ان پر اپنا قہر و عذاب نازل کر، یا اللہ کافروں کو عذاب دے، چاہے وہ اہل کتاب ہوں یا مشرک۔

۱۷۰ مطلوب محض حصولِ نعمت و فضل نہیں، بلکہ اتمام نعمت و تکمیلِ فضل ہے۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا، کہ دلوں پر جو غفلت کے قفل لگ جاتے ہیں، اُن کی کلید ذکر الٰہی ہی ہے۔

۱۷۱ اللہ سے نعمت مانگنے میں دخل پست ہمتی کو نہ ہو۔ طلب و درخواست ہمیشہ بڑے ہی سے بڑے انعام کی کرتے رہنا چاہیئے۔

۱۷۲ سب ہی کچھ ان دو لفظوں کے اندر آگیا۔ اور اور کچھ باقی ہی نہ رہا۔ سبحان اللہ کتنی جامع دعا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا
اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ
الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝
۱۶۱ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْهُمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

بہر حال جو بھی تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے
ہیں اور تیری راہ سے (دوسروں کو) روکتے ہیں اور تیری (مقرر کی ہوئی) حدُود
سے تجاوز کرتے ہیں، اور تیرے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتے ہیں،
حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں ہے بجز تیرے۔ بابرکت ہے تو اور ہر طرح نہایت درجہ
برتر ہے تو اس سے کہ جو یہ ظالم کہتے ہیں ۱۷۳ے
۱۶۱ یا اللہ تو مجھے بخش دے اور تمام ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور تمام اسلام والوں اور اسلام
والیوں کو اور انہیں سنوار دے اور اُنکے آپس میں صلح کر دے اور اُنکے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے

۱۷۳ے معاذ اللہ، یہ شرک اور کافر جیسی جیسی گندہ صفات تیری جانب منسوب کرتے رہتے ہیں،
تیری ذاتِ اقدس کو ان سے نسبت ہی کیا!

اللّٰھم عذّب الکفرۃ۔ اللہ کے نافرمانوں اور سرکشوں کے حق میں دعائے بد کرنا جائز
نہیں، بلکہ بعض حالات میں تو مندوب و مستحسن بھی ہے۔

الکفرۃ اھل الکتاب والمشرکین۔ کافروں کی دو عمومی قسمیں بیان کردی ہیں۔ بعض ان میں سے
اہلِ کتاب ہیں جنہوں نے عقائد کفریہ اختیار کر لئے ہیں اور بعض تو سرے سے توحید ہی کے منکر ہیں۔

وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
وَاَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى
عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْ
لِيْ ذَنْبِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ اِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ
تَشَآءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ

اور ان کے دلوں میں حکمت اور ایمان رکھ دے اور انہیں اپنے رسول کے دین پر ثابت رکھ اور انہیں توفیق دے کہ جو نعمت تو نے انہیں نصیب کی ہے اس کا وہ شکر کرتے رہیں[۱۷۴] اور جو عہد تو نے اُن سے لیا ہے اُسے وہ پورا کرتے رہیں اور انہیں اپنے اور اُن کے دشمنوں پر غالب رکھ[۱۷۵] اے معبود برحق تو پاک ہے کوئی معبود سوا تیرے نہیں ہے۔ میرے گناہ بخش دے اور میرے عمل درست کر دے بیشک تو ہی گناہ بخش دیتا ہے جسکے چاہتا ہے اور تو ہی مغفرت کرنیوالا ہے رحم کرنیوالا ہے۔ اے بخشنے والے مجھے بخشدے اے توبہ قبول کرنیوالے

[۱۷۴] مومن اپنے ساتھ تمام اہل ملت کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے یہ رسول اسلامؐ کی تعلیمات کا خاص اور اہم جزو ہے۔

[۱۷۵] جو اللہ کے دشمن ہیں، وہ لازمی طور پر اللہ کے لشکر کے بھی دشمن ہوں گے۔ اور ہر کلمہ گو اللہ کے لشکر کا سپاہی ہے۔

عهدك الذی عاهدتّهم علیه۔ وہ عہد یہی اقرار و توحید و طاعت کا ہے جو ہر کلمہ گو سے لیا گیا ہے۔

تُبْ عَلَیَّ یَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِیْ یَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّیْ یَا رَءُوْفُ
ارْءُفْ بِیْ یَا رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ
عَلَیَّ وَطَوِّقْنِیْ حُسْنَ عِبَادَتِکَ یَا رَبِّ اَسْاَلُکَ مِنَ
الْخَیْرِ کُلِّہٖ یَا رَبِّ افْتَحْ لِیْ بِخَیْرٍ وَّاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَّقِنِیْ
السَّیِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہٗ وَ
ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؕ

۱۶۲ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ

میری توبہ قبول کر، اے بہت زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر۔ اے
معاف کرنے والے مجھے معاف کر۔ اے مہربان مجھ پر مہربانی کر۔ اے پروردگار
مجھے توفیق دے کہ تو نے جو نعمت مجھے دی ہے اس کا شکر ادا کروں اور مجھے
طاقت دے کہ تیری عبادت اچھی طرح کروں۔ اے پروردگار میں تجھ سے
بھلائی مانگتا ہوں سب کی سب۔ اے پروردگار میرا آغاز خیر کے ساتھ کر اور میرا
خاتمہ خیر کے ساتھ کر، اور مجھے برائیوں سے بچالے، اور جسے تو نے برائیوں سے اُس
دن بچالیا بیشک تو نے اس پر رحم ہی کیا، اور یہی تو بڑی کامیابی ہے[۱۶۲]۔

۱۶۲ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے سب کی سب، اور تیرے ہی لئے شکر ہے سب کا سب

[۱۶۲] اس دعا کی ہمہ گیری اور ہمہ جہتی سے الگ اور مستثنیٰ کون سا شعبہ دنیا یا آخرت
کا رہ جاتا ہے۔

یومئذٍ۔ یعنی روزِ حساب کو۔

وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ اِلَيْكَ
يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اَسْاَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ
الشَّرِّ كُلِّهٖ ؇

۱۶۳ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَ
الْحُزْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِیْ اعْتَرَفْتُ ؇

اور تیرے ہی لئے ہے حکومت سب کی سب، اور تیرے ہی لئے ہے مخلوق سب کی سب، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے سب کی سب، اور تیری ہی طرف امور رجوع ہوتے ہیں سب کے سب، میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی سب کی سب، اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں ساری کی ساری برائیوں سے[۱۷۷]

۱۶۳ اس اللہ کے نام (کی برکت) سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا اللہ مجھ سے فکر اور غم دور فرمادے، یا اللہ میں تیری ہی حمد کے ساتھ چلتا پھرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں[۱۷۸]

۱۷۷ کلّہ کی تکرار قابلِ لحاظ ہے مقصودات اور مطلوبات جتنے بھی ہیں، اُن میں سے حقیر یا ناقابلِ اعتنا کوئی بھی نہیں۔ سب کے سب تمام و کمال ہی بلا کسی ادنیٰ جزو کو مستثنیٰ کئے ہوئے حاصل کرنے اور طلب کرنے کے قابل ہیں ـــــ بندہ کا کمال و عروج عین اس کی عبدیت حاجتمندی و منقادی میں ہے، نہ کہ ان کے برعکس ہیں۔

۱۷۸ یہ اعتراف ذنب رسول معصوم کر رہے ہیں (گو ظاہر ہے اُن کا 'ذنب' صرف انہیں کے مرتبہ و معیار سے ہوگا، اور صرف صورۃً ہوگا نہ کہ معنیً و حقیقۃً) تو ظاہر ہے کہ ہم اُمتیوں کا تو لمحہ لمحہ اسی اعترافِ تقصیر میں بسر ہوتے رہنا چاہیئے۔

بسم اللہ الذی لا الٰہ غیرہ کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ میں اُس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے

الحزب الاعظم للقاری کنز العمال۔ الحزب الاعظم للقاری و کنز العمال

۱۶۴ اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَاَنَا
مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِيْ فِيْ دِيْنِيْ فَاِنِّيْ مُبْتَلًى وَّتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ
فَاِنِّيْ مُذْنِبٌ وَّتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ فَاِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ ؕ
۱۶۵ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ

۱۶۴ یا اللہ میرے معبود اور ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کے معبود اور جبرئیل اور
میکائیل اور اسرافیل کے معبود[۱۷۹] میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ
میری عرض قبول کرلے کہ میں بے قرار ہوں۔ اور تو مجھے میرے دین کے
باب میں محفوظ رکھ کہ میں بلا میں پڑا ہوا ہوں۔ اور اپنی رحمت میرے شاملِ
حال رکھنا کہ میں گنہگار ہوں، اور مجھ سے محتاجی دور رکھنا کہ میں بے کس ہوں[۱۸۰]۔
۱۶۵ یا اللہ میں تجھ سے ہر اُس حق سے مانگتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر رہے۔

سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۷۹ ملائکہ مقربین ہوں یا انبیائے مرسلین، حق تعالیٰ کا رشتہ سب کے ساتھ معبودیتِ مطلق ہی کا ہے۔ اور اس کے حق میں سب عبدِ محض ہی ہیں۔

زمانہ قیام مدینہ منورہ میں جہاں ذی اثر و صاحبِ علم و صاحبِ جاہت یہود کے اثر سے طرح طرح کی گمراہیاں اور بددینیاں پھیل رہی تھیں، دعاؤں اور تعلیمات کے ذریعہ سے ایسی اصلاحیں بہت ضروری تھیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۲۵

۱۸۰ یہاں چار دعائیں بیان ہوئی ہیں اور چاروں میں ترتیب باہمی اور تناسب بہت خوب ہے۔ پہلی دعا قبول دعا کی ہے اور اس کا شفیع اپنے اضطرار کو بنایا ہے۔ پھر معاً دعا عصمتِ دینی کی ہے۔ اور اس پر شفیع اپنے ابتلاء کو بنایا ہے، تیسری دعا شمول رحمت کی ہے اور

فَاِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَيْكَ حَقًّا اَيُّمَا عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّ وَ
الْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ اَنْ تُشْرِكَنَا
فِيْ صَالِحِ مَا يَدْعُوْنَكَ فِيْهِ وَاَنْ تُشْرِكَهُمْ فِيْ صَالِحِ مَا
نَدْعُوْكَ فِيْهِ وَاَنْ تُعَافِيَنَا وَاِيَّاهُمْ وَاَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ
وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَاِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا
الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ ۞

کیونکہ بے شک سائلوں کا تجھ پر حق[۱۸۱] ہے کہ خشکی اور تری کے جس کسی بھی غلام یا باندی کی دُعا تو نے قبول کی ہو، تو ہمیں ان اچھی دُعاؤں میں شریک کر دے جو وہ تجھ سے مانگیں اور تو انہیں اُن اچھی دعاؤں میں شریک کر دے جو ہم تجھ سے مانگیں۔ اور یہ کہ تو ہمیں اور انہیں چین دے، اور تو ہماری اور اُن کی دُعائیں قبول کر اور یہ کہ تو ہم سے اور اُن سے درگذر کر[۱۸۲] بے شک ہم ایمان لائے اُس پر جو تو نے اُتارا ہے اور ہم نے رسول کی پیروی کی پس ہمیں بھی شہادت دینے والوں میں لکھ لے[۱۸۳]

اس پر دلیل مذہبیّت سے لائی گئی۔ آخری دعا رفعِ فقر کی ہے، اور اس پر حجت اپنی مسکینیت سے لائی گئی ہے۔

۱۸۱ؔ یعنی تو نے اپنے فضل و کرم سے اُن کا حق اپنے اوپر قائم کر لیا ہے ——— ورنہ حقیقۃً ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کا کوئی حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب نہیں ہو سکتا۔

۱۸۲ؔ یعنی اپنے تمام مقبول و مستجاب الدعا بندوں کی دعاؤں میں ہمیں شریک کر، اور انہیں ہماری دعاؤں میں شریک کر دے! اور عافیت و مقبولیت اور معافی ہم میں اُن میں مشترک رکھ!

۱۸۳ؔ بندگی سعادت کی معراج یہ ہے کہ اس کا نام حق کے مبطلوں و منکروں میں نہیں، بلکہ مصدّقوں اور شاہدوں میں لکھ لیا جائے! و راسی کی تمنّا بندہ بڑے ذوق و شوق سے کرتا ہے۔

۱۶۶ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ
وَفِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ ۞

۱۶۷ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ
اَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ۞

۱۶۸ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۞

۱۶۶ یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ عنایت کر، اور آپ کی محبوبیت برگزیدہ لوگوں میں کر دے اور آپ کا مرتبہ عالی لوگوں میں، اور آپ کا ذکر اہلِ تقرب میں[۱۸۴]

۱۶۷ یا اللہ مجھے اپنے ہاں سے ہدایت نصیب کر[۱۸۵] اور مجھے اپنے فضل و کرم سے مستفید کر، اور مجھ پر اپنی رحمت کامل کر، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر۔

۱۶۸ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، اور میری توبہ قبول کر، تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے[۱۸۶]

۱۸۴ھ الوسیلۃ۔ جنت کا وہ مرتبۂ اعلیٰ ہے جس کا وعدہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو چکا ہے، اور اس مرتبہ پر فائز ہو کر آپ اہلِ امت کی شفاعت کا اذن بھی حاصل کر لیں۔

دعا میں تعلیم اس کی مل رہی ہے کہ جو مراتب و فضائل، رسولؐ کے واسطے موعود ہیں، اور جن کے باب میں وعدۂ الٰہی کے بعد شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں، اُن تک کے لئے بھی دُعا خود کرنا، اور اہلِ امت سے کرانا، عین تقاضائے عبدیت ہے۔

۱۸۵ھ ہدایت وہی ہے جس کا صدور حق تعالیٰ کے پاس سے ہوتا ہے۔

۱۸۶ھ تیرا تو کام ہی توبہ قبول کرتے رہنا، اور فضل و کرم بے حساب کرتے رہنا ہے۔

۱۶۹ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَھْلِ
الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَھْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ
اَھْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ
وَعِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَلْقَاكَ ۞

۱۷۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَّعَاصِیْكَ

---

۱۶۹ یا اللہ میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں اہل ہدایت کی سی اور عمل اہل یقین کے سے
اور اخلاص اہل توبہ کا سا اور ہمت اہل صبر کی سی اور کوشش اہل خوف کی سی
اور طلب اہلِ شوق کی سی اور عبادت اہل تقوٰی کی سی اور معرفت اہل علم کی سی
تاآنکہ میں تجھ سے مل جاؤں [۱۸۷]

۱۷۰ یا اللہ میں تجھ سے وہ خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے

---

[۱۸۷] یعنی وقت موت تک ان میں سے کسی چیز میں خلل نہ پڑے —— ہر ہر طبقہ کی وہ چیز مانگی ہے جو اس طبقہ میں درجۂ کمال میں موجود ہے۔

توفیق اھل الھدی ۔ انہیں پوری توفیق نہ مل گئی ہوتی تو یہ اہل ہدٰی ہوتے ہی کیوں۔

اعمال اھل الیقین ۔ عمل بہترین جبھی صادر ہوتے ہیں جب یقین پختہ ترین ہو چکتا ہے۔

مناصحۃ اھل التوبۃ ۔ اہلِ توبہ کا اخلاص اگر کامل نہ ہوتا تو انہیں توبہ کی توفیق ہی کیوں ہوتی۔

عزم اھل الصّبر ۔ ہمّت ہی تو وہ چیز ہے جو اہل صبر سے سب کچھ برداشت کرا لیتی ہے۔

جدّ اھل الخشیۃ ۔ خشیت جب پوری طرح طاری ہو گی تو انسان ہر ممکن جدوجہد کر ڈالے گا۔

طلب اھل الرّغبۃ ۔ اہل شوق وطلب کی طلب اور تڑپ کا کیا کہنا۔

تعبّد اھل الورع ۔ جو تقوٰی میں کمال رکھتے ہیں وہی عبادت کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں۔

عرفان اھل العلم ۔ جو علوم شرعیہ میں جتنا زیادہ مستغرق ہوگا اسی نسبت سے اس کی معرفت بھی کامل ہو گی۔

حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى
اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ
حَيَاۤءً مِّنْكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ
حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا
فُجَاۤءَةً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُغْفِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ ۞
۱۷۱ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ

تاکہ میں تیری طاعت کے ایسے عمل کروں جن سے میں تیری خوشنودی کا مستحق ہو جاؤں اور تاکہ میں تجھ سے ڈر کر تیرے سامنے خالص توبہ کروں۔ اور تاکہ تجھ سے شرما کر تیرے روبرو خلوص کو صاف کروں اور تاکہ کل کاموں میں تجھ پر بھروسہ کروں[۱۸۸] اور تیرے ساتھ گمان نیک کو طلب کرتا ہوں۔ پاک ہے اے نور کے پیدا کرنے والے[۱۸۹] یا اللہ ہم کو ناگہاں ہلاک نہ کرنا اور نہ ہم کو اچانک پکڑنا اور نہ ہمیں کسی حق و وصیت کی طرف سے غفلت میں رکھنا[۱۹۰]۔

۱۷۱ یا اللہ میری قبر میں وحشت کی جگہ اُنس پیدا کر دینا[۱۹۱]۔ یا اللہ مجھ پر قرآنِ عظیم کے طفیل میں رحم کرنا۔

۱۸۸ اللہ سے اتنا خوف جتنا اس کا حق ہے کون بندہ بیچارہ رکھ سکتا اور برداشت کر سکتا ہے؟ خوف کا درجہ کافی اس کے لئے صرف اتنا ہے کہ بس گناہوں سے روک ہو جائے۔ اور طاعت کی جانب رغبت پیدا ہو جائے۔ باقی تمام مطلوبات اسی کے ثمرات ہوں گے۔

۱۸۹ حق تعالیٰ خالقِ نور ہے، جس طرح اور ہر چیز کا بھی خالق ہے۔ بذاتِ خود نہ جوہر ہے نہ عرض، نہ اس معنی میں نور جس میں مجوس وغیرہ گمراہ قوموں نے سمجھ رکھا ہے۔

۱۹۰ (کسی کے حق یا وصیت کا اتلاف اسلام میں ایک شدید معصیت ہے۔)

وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ
مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ
اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞
١٧٢ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ
بِيَدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَاُصَدِّقُ بِلِقَائِكَ

اور اسے میرے حق میں رہبر اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دینا۔ یا اللہ میں اس میں سے جو کچھ بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد کرا دے اور اس میں سے جو کچھ میں نہ جانتا ہوں وہ مجھے سکھا دے، اور مجھے اس کی تلاوت دن اور رات کے اوقات میں نصیب کرا اور اسے میرے لئے حجت بنا دے، اے پروردگارِ عالم[192]!

١٧٢ یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور بیٹا ہوں تیرے بندہ اور بندی کا، ہمہ تن تیری ہی مٹھی میں ہوں[193]، تیرے قبضہ میں چلتا پھرتا ہوں۔ تیرے ہی ملنے کی تصدیق کرتا ہوں۔

۱۹۱ قبر ایسا مقام ہے جس سے انسان کو اس عالمِ ناسوت میں وحشت ہونا امرِ طبعی ہے یہاں بندہ کی زبان سے دعا اس کی کرائی جا رہی ہے کہ وہ وحشت انس میں تبدیل ہو جائے۔

۱۹۲ قرآن کے درجات فضائل و برکات سب ان دعاؤں سے بالکل ظاہر ہیں۔

واجعله لی حجۃ۔ یعنی دنیا و آخرت میں میری دلیل، میرا سہارا — یعنی اسی کی بنا پر میں یہاں بھی قائم رہوں اور وہاں بھی۔

۱۹۳ لفظی معنی یعنی "میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے" مراد نہیں۔ بلکہ عربی محاورہ میں اس سے مراد تمام تر کسی کے اختیار و قبضہ میں ہونا ہوتا ہے۔

انا..... امتك۔ کمال عجز و تذلّل و افتقار کے اظہار کے لئے ہے، کہ میں خود تو کیا جنہوں نے بظاہر اسباب مجھے پیدا کیا ہے، وہ تک تیرے ہی بندے ہیں۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۴۔

وَاُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ اَمَرْتَنِیْ فَعَصَیْتُ وَنَهَیْتَنِیْ فَاَتَیْتُ هٰذَا
مَكَانُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ۞
۱۷۳ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَیْكَ الْمُشْتَكٰی وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ وَاَنْتَ
الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۞

اور تیرے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں۔ تو نے مجھے حکم دیا، لیکن میں نے نافرمانی کی، اور تو نے مجھے روکا تو میں نے اس کا ارتکاب کیا، یہ جگہ دوزخ سے پناہ لینے کی تیرے ذریعہ سے ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے سوا تیرے۔ تو پاک ہے۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو ہمیں بخش دے۔ بیشک کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا بجز تیرے[۱۹۴]
۱۷۳ یا اللہ تجھی کو ہر تعریف سزاوار ہے، اور تجھی سے شکایت چاہیئے اور تجھی سے فریاد
چاہیئے اور مدد تجھی سے طلب کیئے جانے کے قابل ہے[۱۹۵]۔ اور نہ کوئی بچاؤ (گناہ سے)
ہے، اور نہ کوئی قوت (عبادت کی) ہے، بجز اللہ کے ہاتھ میں[۱۹۶]

۱۹۴ حضرت آدم کی دعائے قرآنی بھی اس موقع پر یاد کرلی جائے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔
نتیجہ یہ نکلا کہ از حضرت آدمؑ تا ابندم، بڑے بڑے کاملین و مقربین کے لئے بھی کھلی ہوئی راہ یہی اعتراف ذنوب و راستغفار کی ہے۔

۱۹۵ یعنی ہر مدح و وصف کا سزاوار بھی تو ہی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت و فریاد کا مخاطب صحیح بھی تو۔ اور ہر مدد مانگے جانے کا اہل بھی تو ہی اکیلا۔

۱۹۶ گناہوں سے بچانا اور طاعت کی طرف لانا صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۱۴۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِىْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ
كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ
اَوْ نُزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ يُظْلَمَ عَلَيْنَا اَوْ نَجْهَلَ اَوْ
يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَوْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ
الْكَرِيْمِ الَّذِىْ اَضَآءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ

۱۴۳ یا اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عفو کی پناہ
میں تیرے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں خود تجھ سے۔ میں تیری
تعریف پوری طرح کر ہی نہیں سکتا ہوں تو اسی تعریف کے لائق ہے جو تو
نے خود اپنی ذات کی کی ہے[۱۹۷]۔ یا اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس سے کہ ہم کہیں
ڈگ جائیں، یا کسی کو ڈگائیں۔ یا ہم کسی کو گمراہ کریں۔ یا ہم کسی پر ظلم کریں یا کوئی ہم پر
ظلم کرے، یا ہم جہالت کریں یا کوئی ہم سے جہالت کرے یا میں گمراہ ہوں یا کوئی مجھے
گمراہ کرے۔ میں تیری ذاتِ گرامی کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس نے
آسمانوں کو روشن کر رکھا ہے، اور اس سے ظلمتیں چمک اٹھی ہیں،

۱۹۷ بڑے بڑے عارفین نے بھی آخر میں تھک کر اور ہار کر یہی کہا ہے کہ جو تیری حمد وثنا
کا حق ہے وہ ہم نہیں ادا کر سکتے، وہ تو بس تو ہی اپنے کلام سے کر سکتا ہے۔

اے بروں از وہم و قال و قیلِ من
خاک بر فرقِ من و تمثیلِ من

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱۲۷

وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَنْ تُحِلَّ عَلَیَّ غَضَبَکَ وَتُنْزِلَ عَلَیَّ سَخَطَکَ وَلَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیْدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَیَیْنِ السَّیْلِ وَالْبَعِیْرِ الصَّئُوْلِ ؕ

اور اس سے دنیا اور آخرت کے کام درست ہیں۔[198] (پناہ) اس امر سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ اتارے اور تو مجھ پر اپنی ناخوشی نازل کرے۔ اور حق ہے کہ تو ہی منایا جائے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ اور نہ کوئی بچاؤ (گناہ سے) ہے، اور نہ کوئی طاقت (عبادت کی) ہے، مگر تیری ہی مدد سے۔ یا اللہ میں نگہبانی چاہتا ہوں بچہ کی سی نگہبانی۔[199] یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دو اندھی برائیوں یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ سے۔[200]

۱۹۸ یعنی تیرا نورِ ذات ہی دنیا اور آخرت کے سارے امور کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اشرقت لہ الظلمات۔ یعنی اگر وہ نور نہ ہوتا تو آج جو روشنیاں نظر آ رہی ہیں یہ سب تاریکیاں ہی رہتیں۔

۱۹۹ یعنی جس طرح شفیق ماں بچہ کو اپنی آنکھ سے ایک لمحہ کے لئے نہیں اوجھل ہونے دیتی اور ہمہ وقت اس کی نگہبانی اور نگرانی میں لگی رہتی ہے، یہ بندہ حق تعالیٰ سے ایسی ہی نگہبانی ہر ہر جزئیہ میں چاہتا ہے۔

۲۰۰ عرب میں ناگہانی مصیبت کے لئے بطور مثال کے ان دو چیزوں کا نام لیا جاتا تھا۔

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ

چھٹی منزل بروز جمعرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

١٤٨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ وَاِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِكَ وَمُوْسٰی
نَجِیِّكَ وَعِیْسٰی رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ وَبِكَلَامِ مُوْسٰی وَاِنْجِیْلِ
عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ وَبِكُلِّ وَحْیٍ اَوْحَیْتَهٗ اَوْ قَضَاۤءٍ قَضَیْتَهٗ اَوْ سَآئِلٍ
اَعْطَیْتَهٗ اَوْ فَقِیْرٍ اَغْنَیْتَهٗ اَوْ غَنِیٍّ اَفْقَرْتَهٗ اَوْ ضَآلٍّ هَدَیْتَهٗ
وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ

١٤٨ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جو تیرے نبی ہیں اور بہ طفیل ابراہیم (علیہ السلام) کے جو تیرے خلیل ہیں اور بہ طفیل موسیٰ (علیہ السلام) کے جو تیرے کلیم ہیں اور بہ طفیل عیسیٰ (علیہ السلام) کے جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور بہ طفیل کلام حضرت موسیٰ کے اور انجیل حضرت عیسیٰ کے اور زبور حضرت داؤد کے اور فرقان حضرت محمد صلعم کے اور بہ طفیل ہر وحی کے جسے تو نے بھیجا ہو یا ہر حکم (تکوینی) کے جسے تو نے جاری کیا ہو اور بہ طفیل ہر سائل کے جس کو تو نے دیا ہو اور بہ طفیل ہر محتاج کے جس کو تو نے تونگر کیا ہو اور بہ طفیل ہر تونگر کے جسے تو نے محتاج کر دیا ہو اور ہر گمراہ کے جسے تو نے ہدایت دے دی ہو۔ اور میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بہ طفیل تیرے اُس نام کے جس کو تو نے زمین پر رکھا اور وہ ٹھہر گئی

وَعَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَاَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِىْ اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ
الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِىْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ وَضَعْتَهٗ
عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَاظْلَمَ وَبِعَظَمَتِكَ وَ
كِبْرِيَائِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تَرْزُقَنِى الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَ
تُخَلِّطَهٗ بِلَحْمِىْ وَدَمِىْ وَسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِىْ

اور آسمانوں پر رکھا تو وہ قرار پکڑ گئے اور پہاڑوں پر رکھا تو وہ جم گئے۔
اور درخواست کرتا ہوں میں تجھ سے بہ طفیل اس نام کے جس سے تیرا عرش
ٹھہرا ہوا ہے^۲۰۱ اور درخواست کرتا ہوں میں تجھ سے بہ طفیل اُس نام
کے کہ وہ پاک ہے اور ستھرا ہے اور تیری کتاب میں تیرے پاس سے نازل
ہوا ہے اور بہ طفیل تیرے اُس نام کے جسے تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن
ہوگیا اور رات پر رکھا تو وہ اندھیری ہوگئی^۲۰۲ اور بہ طفیل تیری
عظمت اور تیری بڑائی کے اور بہ طفیل تیرے نور ذات کے، کہ تو
مجھے قرآنِ عظیم نصیب کرے اور اسے میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میری
شنوائی میں اور میری بینائی میں پیوست کردے، اور اس پر میرے جسم کو عامل بنادے

۲۰۱؎ اسم سے مراد جیسا کہ اوپر کسی حاشیہ میں گذر چکا ہے صفت ہوتی ہے۔ اور صفات
الٰہی ہی کے ظہور و تجلّی کا نتیجہ ہے کہ عالمِ تدبیر میں یہ سارا انتظام پیدا ہو گیا ہے۔ اور عرش
وسماء، زمین اور پہاڑ سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے ہیں۔
۲۰۲؎ انہیں صفات ہی کی شانِ ظہور ہے جس نے دن کو دن اور رات کو رات بنا رکھا ہے۔

حزب الاعظم عن ابن ابی شیبہ

بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ
لَاتُؤْمِنَّا مَكْرَكَ وَلَاتُنْسِنَا ذِكْرَكَ وَلَا تَهْتِكْ عَنَّا سِتْرَكَ
وَلَاتَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۞

۱۷۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ بَلَآئِكَ وَخُرُوْجًا
مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ يَا مَنْ يَّكْفِيْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ

اپنی قدرت اور قوّت سے۔[۲۰۳] بیشک نہ کوئی بچاؤ (معصیت سے) ہے، اور نہ کوئی قوّت
(طاعت) ہی کی ہے مگر تیرے ذریعہ سے۔[۲۰۴] یا اللہ تو ہمیں اپنی خفیہ گرفت کی طرف سے
بے فکر نہ کر دے، اور نہ ہمیں اپنی یاد سے غافل ہونے دے اور نہ ہماری پردہ دری کر، اور نہ ہمیں غافلوں میں سے کر۔[۲۰۵]

۱۷۶ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں عافیت عاجل کی، اور دفع بلا کی اور دنیا
سے تیری رحمت کی جانب منتقل ہونے کی۔[۲۰۶] اے وہ کہ کافی ہے وہ سب کے عوض

۲۰۳ یعنی قرآن مجید کی عظمت اور اُس کے احکام میری رُوح اور پوست سب میں حلول کر جائیں میں دیکھوں تو قرآن ہی کی آنکھ سے، سنوں تو قرآن ہی کے کان سے، سوچوں تو قرآن ہی کے دماغ سے، کوئی عمل کروں تو قرآن ہی کی قوت سے۔ ہر طرح پر اور ہر طرح سے قرآن ہی میری زندگی پر چھا جائے۔

۲۰۴ یعنی بس تو ہی چاہے تو ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور تو ہی چاہے تو ہمیں طاعتوں پر آمادہ کر سکتا ہے۔ ایجابی و سلبی، ترکِ معصیت و ادائے طاعت کی ساری طاقتیں بس تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔

۲۰۵ یعنی ایسا نہ ہو کہ تیری گرفتیں جو خفیہ ہوا کرتی ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دل میں بے پرواہی آجائے، تو ہمیں ہمیشہ اُن سے خائف اور اُن کی طرف سے مشتبہ رکھ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تیری یاد ہی کو بھلا دیں، تو ہمیشہ ہماری ستاری اور پردہ پوشی کرتا رہ، اور ہمیں غفلت کا شکار نہ ہونے دے۔

وَّلَا يَكْفِي مِنْهُ اَحَدٌ يَّا اَحَدَ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ وَيَا سَنَدَ مَنْ
لَّا سَنَدَ لَهُ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ نَجِّنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَ
اَعِنِّيْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ
وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ ؞
۱۷۷ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ
الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ

اور کوئی بھی کافی نہیں ہے اس کے عوض۔ اے کس بیکسوں کے۔ اے سہارے
بے سہاروں کے۔ اُمیدیں منقطع ہوچکی ہیں مگر تجھ سے۔ مجھے نجات دے اُس حال
سے جس میں کہ میں ہوں اور جو بلا کہ نازل ہوچکی ہے اُس کے مقابلہ میں میری
مدد کر۔ صدقہ اپنی ذاتِ پاک کا اور محمد (صلعم) کے اس حق کے طفیل میں جو تجھ پر ہے۔ آمین۔
۱۷۷ یا اللہ میری نگہبانی کر اپنی اُس آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے اپنی اُس
قوّت کی آڑ میں لے لے جس کے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا اور مجھ پر اپنی
اس قدرت سے رحم کر جو تجھ کو مجھ پر حاصل ہے، تاکہ میں ہلاک نہ ہوں۔

۲۰۶ یعنی جب موت کا وقت آئے، تو ہم تمام تر آغوشِ رحمت ہی میں جائیں۔
اسألك تعجيل عافيتك۔ یعنی دنیا میں جیتک رہوں تو میرے حق میں عافیت برابر نازل کرتا رہ۔
۲۰۷ یا من ۔۔۔۔ احد جو شخص کسی ابتلاء تکوینی (مرض، فقر وغیرہ) میں مبتلا ہو، اُسے جو سہارا
اللہ دے سکتا ہے وہ کسی مخلوق سے بھی ممکن نہیں۔
بحقّ محمّدؐ عليك۔ یعنی محمد علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے جو حق تو نے اپنے اوپر اپنے
وعدہ کے بموجب لازم کرلئے ہیں۔

مستدرک عن ابی قتادۃ - کنز العمال عن ابن مسعود

وَاَنْتَ رَجَآئِیْ فَکَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا
شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ
فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ يَحْرِمْنِیْ وَيَا مَنْ
قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ يَخْذُلْنِیْ وَيَا مَنْ رَّاٰنِیْ
عَلَی الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِیْ ؕ
۱۷۸ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا يَنْقَضِیْ اَبَدًا وَّيَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِیْ
لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اور تو ہی میری امید گاہ ہے، کتنی ہی نعمتیں تو نے مجھے دیں، اور میرا اُن کے لئے شکر کم ہی رہا۔ اور کتنی مصیبتیں ہیں جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور میرا صبر اُن پر کم ہی رہا۔[۲۰۸] پس اے وہ کہ اُس کی نعمت کے وقت میرا شکر کم رہا پھر بھی مجھے محروم نہ کیا، اور اے وہ کہ اس کے ابتلاء کے وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا، اور اے وہ کہ مجھے گناہوں پر دیکھا پھر بھی مجھے فضیحت نہ کیا۔[۲۰۹]

۱۷۸ اے ایسے احسان والے جس کا احسان کبھی ختم نہ ہو، اور اے ایسے نعمتوں والے کہ جس کی نعمتیں کبھی شمار نہ ہو سکیں میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد پر

۲۰۸ یعنی نہ عیش میں میں نے حق شکر نعمت ادا کیا، اور نہ غم میں میں نے صبر ہی کا ثبوت دیا۔
بعینك التی لا تنام۔ یعنی تیری ہی آنکھ ایسی ہے، جس کا جھپک جانا ممکن نہیں
مطلب یہ ہوا کہ مجھے ہر لمحہ اور ہر آن اپنی حفاظت میں لئے رہ۔
۲۰۹ (تو ایسے ہی کے فضل و کرم کی دستگیری سے آئندہ بھی مجھے امیدیں ہی ہیں)

وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَاُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ ؕ

۱۷۹ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى دِیْنِیْ بِالدُّنْیَا وَعَلٰٓى اٰخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِیْٓ اِلٰى نَفْسِیْ فِیْمَا

حَضَرْتُهٗ یَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ

هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ

اور حضرت محمدؐ کی آل پر رحمتِ کامل نازل کر، میں تیرے ہی زور پر بھڑ جاتا ہوں دشمنوں اور زور آوروں کے مقابلہ میں۔[۲۱۰]

۱۷۹ یا اللہ میرے دین پر مددگار دنیا کو بنادے اور میری آخرت پر مددگار تقویٰ کو کردے[۲۱۱] اور تو ہی محافظ رہ میری ان چیزوں کا جو آنکھوں سے دُور ہیں اور اُن چیزوں میں جو میرے پیشِ نظر ہیں تو مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر۔ اے وہ کہ نہ اسے گناہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ اُس کے ہاں مغفرت کوئی کمی کرتی ہے۔[۲۱۲] مجھے وہ چیز دے جو تیرے ہاں کمی نہیں کرتی، معاف کردے مجھے وہ چیز کہ تجھے نقصان نہیں پہنچاتی،

۲۱۰ اس آخری دعویٰ کی صحت پر تاریخی مثالیں مطلوب ہوں، تو صحابۂ کرامؓ کے مفصل حالات کا مطالعہ کرلیا جائے۔ ان میں سے ایک ایک، بلا کی قوت و شجاعت رکھتا تھا، اور یہ سارا زور اسی توکل و اعتماد علی اللہ نے پیدا کردیا تھا۔

آلِ محمدؐ۔ آل کی تصریح خود رسول اللہ صلعم کی زبانِ مبارک سے یہ آچکی ہے کہ جو کوئی میرے طریقہ پر چلے وہ میری آل ہی سے ہے۔

۲۱۱ یعنی میری دنیا دین کے کام آئے، اور آخرت میں میرا تقویٰ میرے آڑے آجائے۔

۲۱۲ یعنی اگر ساری دنیا بھی گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوجائے، تو تیرا ذرہ بھر بھی ضرر نہیں، اور اگر تو سب کی مغفرت کردے، تو تیرے خزانہ میں شمہ بھر بھی کمی نہیں ہوسکتی۔

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّ
رِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَاءِ وَأَسْأَلُكَ تَمَامَ
الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى
الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝
۱۸۰ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ
عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ

تو بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے[۲۱۳]۔ میں درخواست کرتا ہوں تجھ سے فوری کشائش
کی، اور صبر جمیل کی[۲۱۴] اور رزق وسیع کی، اور جملہ بلاؤں سے امن کی۔ اور میں مانگتا ہوں
تجھ سے پورا چین اور مانگتا ہوں تجھ سے اس چین کا[۲۱۵] دوام۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے
اُس چین پر توفیق شکر، اور مانگتا ہوں تجھ سے مخلوق کی طرف سے بے احتیاجی! اور نہ کوئی
بچاؤ ہے (گناہوں سے) اور نہ کوئی قوت ہے، (طاعت کی) بجز اللہ بزرگ و برتر کے ذریعہ
۱۸۰ یا اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کردے اور میرے ظاہر کو صالح بنادے
یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اُن اچھی چیزوں کی جو تو لوگوں کو دیتا ہے

---

۲۱۳ یعنی اپنی مغفرت سے مجھے نواز، اور میرے گناہوں سے خواہ وہ کتنے ہی ہوں، درگزر فرما۔

۲۱۴ دونوں لفظوں کے لانے میں نکتہ یہ ہے کہ میں درخواست تو تجھ سے کشائش ہی کی کرتا ہوں ہر بلا سے بچنے ہی کی کرتا ہوں لیکن اگر تیری حکمت ابتلا ہی کی مقتضی ہو تو پھر مجھے صبر پسندیدہ کی توفیق عطا ہو۔

۲۱۵ یعنی عافیت کامل بھی ہو اور عافیت دائم بھی ہو۔

مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ ضَالٍّ وَّلَا مُضِلٍّ ؁

۱۸۱ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِيْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ ؁

۱۸۲ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِكَ

مال ہو یا بیوی بچے۔ میں نہ گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنے والا ہوں[۲۱۶]

۱۸۱ یا اللہ ہمیں منتخب بندوں میں سے کرلے جن کے چہرے اور اعضاء روشن ہوں گے اور جو مقبول مہمان ہونگے۔ یا اللہ میں تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جو تجھ پر اطمینان رکھے اور تیرے ملنے کا یقین رکھے اور تیری مشیّت پر راضی رہے اور تیرے عطیّہ پر قناعت رکھے[۲۱۷]

۱۸۲ یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے، ایسی حمد کہ تیری ہمیشگی کے ساتھ وہ بھی ہمیشہ رہے

[۲۱۶] لازمی ومتعدی، گمراہی کے ہر شعبہ اور ہر شاخ سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اجعل ..... صالحۃ۔ یعنی صالح وصحیح تو میرے تمام اعمالِ ظاہری بھی ہو جائیں لیکن سیرتِ باطنی کا درجہ صالحیت میں ظاہر سے بھی بڑھ چڑھ کر رہے۔

اَللّٰهُمَّ انّی .... والاھل۔ مال صالح اور اہلِ صالح اور اولادِ صالح کی تمنّا ممنوعات ومکروہات میں سے نہیں، اور نہ کسی درجۂ مقبولیّت کے منافی (جیسا کہ جاہل مشائخ نے فرض کر رکھا ہے) بلکہ عینِ مطلوبات میں داخل۔

[۲۱۷] یعنی عقائد۔ اخلاق، سیرت و کردار کے ہر اعتبار سے مومن کامل ہو۔

الغرّ المحجلین۔ وہ جن کے چہرے اور اعضا آخرت میں روشن اور چمکدار ہوں گے۔

الوفد المتقبّلین۔ یعنی وہ جن کی میزبانی جنت میں کی جائے گی۔ اور جنّتیوں کی میزبانی جیسی ہوگی ظاہر ہی ہے۔

وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يُرِيْدُ قَائِلُهٗ اِلَّا رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَ احْفَظْ مِنْ وَّرَآئِنَا بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ اَنْ اَزِلَّ وَاهْدِنِيْ اَنْ اَضِلَّ ؕ

۱۸۴ اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ

اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ تیرے دوام کے ساتھ وہ بھی دائم رہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی حمد کہ اُس کی انتہا تیری مشیّت کے اِدھر نہیں۔ اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ایسی حمد کہ اس کے قائل کا مقصود تمامتر تیری ہی خوشنودی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ایسی حمد جو ہر ایک جھپکانے اور ہر سانس لینے کے ساتھ ہو[۲۱۸]۔ یا اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف متوجہ کردے اور ہماری حفاظت اِدھر اُدھر سے رکھ اپنی رحمت کے ساتھ۔ یا اللہ مجھے ثابت قدم رکھ کہیں ڈگ نہ جاؤں اور مجھے ہدایت پر رکھ کہ کہیں گمراہ نہ ہوجاؤں۔

۱۸۴ یا اللہ تو جس طرح حائل ہے مجھ میں اور میرے دل میں، تو حائل رہ مجھ میں اور شیطان

۲۱۸ یعنی تیری حمد ہر جہتی ہو، ہمہ وقتی ہو، بلاشرکت خالصۃً تیرے ہی لئے ہو۔ بے حد و نہایت ہو۔

لا منتھٰی لہ دون مشیّتک۔ یعنی تیری مشیّت ہی اُس کی انتہا کردے تو اور بات ہے ورنہ میں اپنی طرف سے تو اُس کی کوئی انتہا ہی نہ ہونے دوں۔

کنز العمال عن ابن الدرداء عن علیؓ

وَعَمَلِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَ
بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَآءَنَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ
رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ ⁂

١٨٤ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ وَاسْتَهْدَاكَ
فَهَدَيْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ ⁂

اور اس کے کام ہیں۔[219] یا اللہ ہمیں اپنا فضل نصیب کر اور ہمیں اپنے رزق سے محروم نہ رکھ اور جو رزق تو نے ہمیں دیا ہے، اس میں برکت دے! اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس کی طرف ہمیں رغبت دیدے۔[220]

١٨٤ یا اللہ مجھے اُن میں کر دے جنہوں نے تجھ پر توکل کیا۔ پس تو اُن کے لئے کافی ہو گیا اور انہوں نے تجھ سے ہدایت چاہی سو تو نے انہیں ہدایت دے دی اور انہوں نے تجھ سے مدد چاہی سو تو نے انہیں مدد دے دی۔[221]

۲۱۹ یعنی جس طرح تو اپنی کسی مصلحتِ تکوینی سے میرے اور میری خواہشوں اور ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، تو میری عرض یہ ہے کہ تو میرے اور شیطان کے درمیان حائل ہو جایا کر، تاکہ میں کوئی معصیت کر ہی نہ سکوں۔ اور ہمیشہ تیری طاعت و اطاعت میں لگا رہوں۔

۲۲۰ یعنی ہم شوق و رغبت کے ساتھ تیرے اجر و ثواب کی طرف لپکیں۔

واجعل غناءنا فی انفسنا۔ یعنی ہمارے دلوں سے ہوس ہی کو مٹا دے۔

یہ دعا بڑی کلیدی دعاؤں میں سے ہے۔

۲۲۱ یعنی میرا شمار انہیں توکل کرنے والوں، اور ثمرۂ توکل پانے والوں اور ہدایت چاہنے والوں اور ہدایت یاب لوگوں میں اور امدادِ غیبی مانگنے والوں اور امدادِ غیبی پانے والوں میں کر دے!

١٨٥ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَذِكْرَكَ وَاجْعَلْ
هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ
مِنْ رَّخَاءٍ وَّشِدَّةٍ فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ ۞
١٨٦ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ
عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى الْخِيَرَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا
يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَلِجَمِيْعِ مَيْسُوْرِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا

١٨٥ یا اللہ میرے دل کے وسوسوں کو اپنی خشیّت اور اپنی یاد بنا دے[٢٢٢]۔ اور میرے
شوق اور ہمّت کی چیز کو وہی کر دے جسے تو اچھا سمجھتا ہوا ور پسند کرتا ہو
یا اللہ تو میرا امتحان نرمی یا سختی غرض جس چیز سے بھی کرے تو مجھے طریقِ حق اور
شریعتِ اسلام پر جمائے رکھ[٢٢٣]

١٨٦ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں جملہ اشیاء میں نعمت کے پورے ہونے
کی اور اُن پر تیرے شکر کی توفیق پانے کی یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے۔ اور
بعد خوش ہو جانے کے، میرے لئے انتخاب کر دے تمام ایسی چیزوں میں
جن میں انتخاب ہوتا ہے، اور انتخاب[٢٢٤] بھی سب ہی آسان کاموں کا،

٢٢٢ یعنی اپنی ایسی دھن میرے دل میں جمادے کہ وسوسے تک آئیں، تو وہ بھی تیری ہی یاد اور تیری خشیّت کے آئیں۔

٢٢٣ اس امتحان گاہِ عالم میں اگر یہ کیونکر ممکن ہے کہ سرے سے کوئی ابتلاء ہی کسی درجہ کا نہ پیش آئے۔ دعا کا مقصود یہ ہے کہ وہ ابتلاء کسی نوعیت کا بھی ہو، بہر حال نتیجہ اس سے استقامت علی الحق ہی کا نکلے۔

لا بمعسورھا یا کریم ۝

۱۸۷ اللّٰھم فالق الاصباح وجاعل اللیل سکنا و الشمس و القمر حسبانا قونی علی الجھاد فی سبیلک ۝

۱۸۸ اللّٰھم لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی خلقک و لک الحمد فی بلائک وصنیعک الی اھل بیوتنا ولک الحمد فی بلائک وصنیعک الی انفسنا خاصۃ و لک الحمد بما ھدیتنا ولک الحمد بما اکرمتنا

نہ کہ دشوار کاموں کا، اے کریم!۔

۱۸۷ یا اللہ صبح کے نکالنے والے اور رات کو آرام کا وقت بنانے والے اور سورج اور چاند کو وقت کا مقیاس بنانے والے مجھے اپنی راہ میں جہاد کی قوت دے[۲۲۵]۔

۱۸۸ یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلا میں اور تیری مخلوق کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلا میں اور ہمارے گھر والوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں، اور تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے ابتلا میں اور خاص ہماری جانوں کے ساتھ تیرے برتاؤ میں[۲۲۶]۔ اور تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں ہدایت دی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے ہمیں عزت دی،

۲۲۴ یعنی وہ انتخاب تو ہی ہمارے لئے کر دے۔ انتخاب کو اندھے بندوں پر نہ چھوڑ۔

۲۲۵ تیرے ایسے قادر و توانا، اور تجھ جیسے حکیم مطلق کے لئے میری اس درخواست کو قبول کر لینا دشوار ہی کیا ہے۔

وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ
بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى
تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَآ اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ ؕ
۱۸۹ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ
وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ تو نے ہماری پردہ پوشی کی، اور تیرے ہی لئے حمد ہے قرآن پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے اہل و مال پر[۲۲۷] اور تیرے ہی لئے حمد ہے درگذر کرنے پر، اور تیرے ہی لئے حمد ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے جب کہ تو خوش ہو جائے، اے وہ کہ جس ذات سے ڈرنا چاہیئے، اور اے وہ کہ تو ہی مغفرت کر سکتا ہے[۲۲۷ الف]

۱۸۹ یا اللہ مجھے اس چیز کی توفیق دے جسے تو اچھا سمجھے، خواہ وہ قول ہو یا عمل یا فعل یا نیّت یا طریق۔ بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے[۲۲۸]

۲۲۶ یعنی تو اپنا جو بھی برتاوا اپنی تمام مخلوق کے ساتھ یا ہمارے کنبہ والوں کے ساتھ یا ہماری ذاتِ خاص کے ساتھ رکھے خواہ ابتلاء کا ہو یا کچھ اور، بہرحال و بہرصورت تو ہماری طرف سے حمدِ کامل ہی کا مستحق ہے۔

۲۲۷ یعنی تیری حمد ہے اس پر کہ تو نے قرآن جیسی نعمتِ عظیم سے ہمیں نوازا، اور تیری حمد ہے اس پر کہ تو نے بیوی بچّے اور مال و دولت جیسی تکوینی نعمتوں سے ہمیں سرفراز کر کے زندگی کو پُر لطف بنا دیا۔

۲۲۷ الف۔ یعنی ڈرنے کے قابل بس تیری ہی ایک ذات ہے، اور مغفرت بھی بس تو ہی کر سکتا ہے۔

۱۹۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَلِیْلٍ مَّاکِرٍ عَیْنَاہُ تَرْیَانِیْ وَ قَلْبُہٗ یَرْعَانِیْ اِنْ رَّاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا وَاِنْ رَّاٰی سَیِّئَۃً اَذَاعَھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالتَّبَاؤُسِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

۱۹۰ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مکّار دوست سے جس کی آنکھیں تو مجھے دیکھتی ہوں اور اس کا قلب مجھے چرے لیتا ہو، اگر وہ بھلائی دیکھے تو اُسے دبادے اور بُرائی دیکھے تو اُس کا چرچا کرے [۲۲۹]۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شدتِ فقر سے اور شدّت محتاجی سے [۲۳۰]۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ابلیس اور اس کے لشکر سے یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عورتوں کے فتنہ سے [۲۳۱]۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں

۲۲۸ سو قول اور عمل اور فعل اور نیّت اور طریق، زندگی کے ہر شعبہ میں توفیق خیر تمامتر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

۲۲۹ دنیا ایسے مکّار و منافق دوستوں سے بھری پڑی ہے، جو نام کے تو دوست ہیں، لیکن دل سے تمامتر بدخواہ۔ ہر خوبی کو چھپانے والے، چرا ڈالنے والے اور ہر عیب کو خوب جی بھر کر اُچھالنے والے، چمکانے والے، ایسوں سے پناہ مانگنا بھی دنیوی دعاؤں میں سے ایک اہم دُعا ہے۔

۲۳۰ فقر اور مسکنت اور شے ہے اور شدّتِ احتیاج و فقر اور، اور اس دوسری چیز سے اللہ کی پناہ طلب کرنا بالکل قدرتی اور بجا ہے۔

۲۳۱ فتنۂ نسائی تاریخ کے ہر دور میں اہم رہا ہے اور آج تو اس کا شمار وقت کے اہم ترین فتنوں میں ہے ——— عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دینے میں جاہلی مذہبوں اور جاہلی تہذیبوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے۔

مِنْ اَنْ تَصُدَّ عَنِّىْ وَجْهَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ
يُّؤْذِيْنِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ اَمَلٍ يُّلْهِيْنِىْ وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يُّنْسِيْنِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِىْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
مَّوْتِ الْغَمِّ ؛

اس سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے منہ پھیرلے ۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے ، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے منصوبہ سے جو مجھے غافل کردے ، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے فقر سے جو مجھے ہول میں ڈال دے اور تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو میرا دماغ چلادے[۲۳۲] ۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر کی موت سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں غم کی موت سے[۲۳۳]

۲۳۲ھ کتنی لطیف اور حکیمانہ حقیقت یہاں بیان کردی گئی ہے ۔ حقیقۃً نہ فقر ہی مذموم ہے نہ دولت ۔ مذموم صرف دونوں کی پیدا کی ہوئی غفلتیں ہیں ۔ حق تعالیٰ بس انہیں سے اپنے حفظ و امن میں رکھے ۔

۲۳۳ھ موت بہ طور ایک واقعہ طبعی کے تو اپنے وقت پر بہرحال سب ہی کو پیش آتی ہے پناہ مانگنے کے قابل ایسی موتیں ہوتی ہیں جو عذاب بن کر نازل ہوں ، اور انہیں میں سے یہ فکر و غم والی موتیں ہیں ۔

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

ساتویں منزل بروزجمعہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

۱۹۱ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ اَللّٰھُمَّ یَاکَبِیْرُ یَاسَمِیْعُ یَابَصِیْرُ یَامَنْ
لَّاشَرِیْكَ لَہٗ وَلَاوَزِیْرَلَہٗ وَیَاخَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
الْمُنِیْرِ وَیَاعِصْمَۃَ الْبَائِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِیْرِ وَیَا
رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَیَاجَابِرَالْعَظْمِ الْکَسِیْرِ اَدْعُوْكَ
دُعَاءَ الْبَائِسِ الْفَقِیْرِ کَدُعَاءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِیْرِ

۱۹۱ اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار، یا اللہ[۲۳۴]، اے بڑائی والے، اے سننے والے، اے دیکھنے والے، اے وہ کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ مشیر، اے آفتاب و ماہتاب روشن کے پیدا کرنیوالے، اور اے مصیبت زدہ، ترساں و پناہ جو کے پناہ، اور اے ننھے بچّہ کی روزی پہنچانے والے[۲۳۵]، اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے جوڑنے والے[۲۳۶]، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں مصیبت زدہ محتاج کی سی درخواست، بیقرار آفت زدہ کی سی درخواست،

۲۳۴ عنوانات تو سبھی دعاؤں کے اپنی اپنی جگہ پر مؤثر ہیں لیکن اس دعا کا عنوان اس باب میں اور سب سے بڑھا ہوا ہے ——— دعا مانگنے والا بندہ گویا اس وقت تمامتر مضطر و مضطرب ہے اور بیخودی میں اُس کی زبان سے کچھ ادا ہی نہیں ہو رہا ہے بجز "اے میرے پروردگار!" یا "اے میرے مالک!" کی تکرار کے۔

۲۳۵ یعنی وہ بچّہ جو ابھی کسبِ معیشت کی ادنیٰ قابلیت بھی نہیں رکھتا، لیکن باوجود اسکے

اَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ
كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ
الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ ؕ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا كَذَا وَكَذَا يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ ۱۹۲
وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ

تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے عرش کے بند ہائے عزت کے واسطے سے اور تیری کتاب کی کلید ہائے رحمت کے واسطے سے اور ان آٹھ ناموں کے واسطے سے جو رُخِ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں، یہ کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے غم کی کشائش بنا دے[۲۳۷]

۱۹۲ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں فلاں فلاں چیز عطا کر[۲۳۸] اے غمگسار ہر اکیلے کے، اور اے رفیق ہر تنہا کے اور اے ایسے قریب جو بعید نہیں

محض تیری رزاقی کے طفیل ہر طرح روزی حاصل کر رہا ہے۔

۲۳۶ (اور اس طرح گویا ہر بگڑی کے بنانے والے)

۲۳۷ ہر مومن کو قرآن مجید سے جو گہرا تعلق ہونا چاہیئے اور قرآن کی محبت جس طرح اس کی رگ رگ میں بس جانا چاہیئے، اس دعا کے الفاظ سے بالکل ظاہر ہے۔

بالاسماء ..... الشمس۔ اللہ اور اس کے رسول ہی کو بہتر علم ہے کہ ان آٹھ اسمائے الٰہی کے رُخِ شمس پر لکھے ہوئے ہونے سے کیا مراد ہے ——— اس شرح میں یہ بڑا خلا شارح کی کم علمی سے رہا جا رہا ہے۔ کاش بعد کے کوئی شارح صاحب اسے پورا کر دیں۔

۲۳۸ یہاں دعا کا پڑھنے والا بجائے "فلاں فلاں چیز" کے کسی جائز خواہش کا تصور کرے صحت، عافیت، اُمت کی فلاح و بہبود، دشمنوں سے مخلصی، بیوی بچوں کی خیریت، اضافۂ آمدنی

عہ یہاں مطلوب مراد کا تصور کرے۔

وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَّا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا زَيْنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَا قَيَّامَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ
الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَآئِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجُ عَنِ
الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَآءِ الْمُضْطَرِّيْنَ

اور اے ایسے حاضر جو غائب نہیں، اور اے ایسے غالب جو مغلوب نہیں[۲۳۹]۔ اور یا حیّ یا قیوم، اے بزرگی اور عظمت والے، اور اے آسمانوں اور زمین کے نور، اور اے آسمانوں اور زمین کی زینت، اے انتظام رکھنے والے آسمانوں اور زمینوں کے، اور اے آسمانوں اور زمین کے تھامنے والے، اور اے آسمانوں اور زمین کے موجد، اور اے آسمانوں اور زمین کے قائم رکھنے والے، اور اے بزرگی اور عظمت والے، اے فریادیوں کے فریادرس اور پناہ مانگنے والوں کی آخری دوڑ، اور بے چینیوں کے کشائش دینے والے، اور غم زدوں کے راحت دینے والے، اور بے قراروں کی دعا کے قبول کرنے والے

وغیرہا۔ بہر حال کوئی سا مباح دنیوی مقصود۔

۲۳۹ بہ خلاف ساری مخلوقات کے، جو غایتِ قرب کے باوجود بعید، اور غایتِ حضور کے باوجود غائب، اور غایتِ غلبہ کے باوجود مغلوب۔ حالاً نہ سہی مآلاً، اور فعلاً نہ سہی امکاناً تو بہر حال ہوتے ہی ہیں۔

کنزالعمال - عن ابن عمرؓ

وَيَا كَاشِفَ الْمَكْرُوْبِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ ۞

۱۹۳ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَادُ
الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ
وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِي
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ

اور اے صاحبِ کرب کو شفا دینے والے، اے الٰہ العالمین اور اے ارحم
الراحمین تیرے ہی سامنے ہر حاجت پیش ہے۔ [۲۴۰]

۱۹۳ یا اللہ تو خالقِ اعظم ہے، تو سب کچھ سنتا، سب کچھ جانتا ہے، تو غفور ہے، تو رحیم
ہے۔ تو ہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ یا اللہ تو محسن ہے، صاحبِ جود ہے، صاحبِ کرم
ہے، تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر اور مجھے چین دے اور مجھے روزی دے اور میری
پردہ پوشی کر اور میرے نقصان کو پورا کردے اور مجھے بلندی دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے
گمراہ نہ کر اور مجھے جنّت میں اپنی رحمت سے داخل کردے اے ارحم الراحمین اے میرے پروردگار مجھے اپنا بنالے

۲۴۰ھ (اور تو ہی چھوٹی بڑی ہر حاجت کا حاجت روا ہے)
دعاؤں کے یہ سارے عنوانات لاکر گویا بتا دیا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی زندہ اور قائم
ہے، نہ کوئی فریاد رس، نہ کوئی غم کا دور کرنے والا، نہ کوئی کشائش کا پیدا کرنے والا، اور نہ
کوئی دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا۔

وَفِیْ نَفْسِیْ لَکَ فَذَلِّلْنِیْ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِیْ وَمِنْ
سَیِّئِ الْاَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ سَاَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا
مَا لَا نَمْلِکُہٗ اِلَّا بِکَ فَاَعْطِنَا مِنْھَا مَا یُرْضِیْکَ عَنَّا ۞

۱۹۴ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا دَائِمًا وَّ اَسْأَلُکَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ
اَسْأَلُکَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّ اَسْأَلُکَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّ اَسْأَلُکَ
الْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ وَّ اَسْأَلُکَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَ اَسْأَلُکَ
الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَ اَسْأَلُکَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ

اور میرے دل میں اپنے مقابلہ میں فرمانبرداری ڈال دے، اور لوگوں کی نظر میں مجھے معزز کردے۔ اور بُرے اخلاق سے مجھے بچا دے۔ یا اللہ تو نے ہماری ذات سے اُن اعمال کو طلب کیا ہے جن پر ہم کوئی اختیار بغیر تیری توفیق کے نہیں رکھتے تو تو ہمیں ان میں سے اس عمل کی توفیق دے دے، جو تجھے ہم سے رضامند کر دے۔[۲۴۱]

۱۹۴ یا اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہمیشہ رہنے والا ایمان، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خشوع والا دل، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں سچا یقین، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں دینِ مستقیم، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں ہر بلا سے امن، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن کا دوام، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں امن پر (توفیق) شکر، اور تجھ سے طلب کرتا ہوں خلق کی طرف سے بے نیازی۔[۲۴۲]

۲۴۱ گویا ہر ابتدا اور ہر انتہا میں تکیہ و اعتماد تمامتر تیری ہی ذات و صفات پر ہے۔ اور تیرے سوا ہر آسرے، ہر سہارے سے تبرّی و بے تعلقی ہے ——— یہ دعا بھی اپنے عنوانات کی جامعیت کے لحاظ سے بس اپنی نظیر آپ ہے۔

عن ابن عمر ... ابن مسعود ...

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ وَ
اَسْتَغْفِرُكَ لِمَآ اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَّفْسِيْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ وَ
اَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِيْ تَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ
لِكُلِّ خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِيْ فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ

یا اللہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس گناہ کی جس سے میں نے توبہ کی ہو اور پھر لوٹ کر اُس کو کیا ہو، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس عہد کی جو میں نے اپنی جانب سے دیا ہو اور پھر اس کو وفا نہ کیا ہو۔[۲۴۳] اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُن نعمتوں کے بارہ میں جن سے میں نے قوت حاصل کر کے اُسے تیری نافرمانی میں لگایا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں اُس نیکی کے بارہ میں کہ میں نے اسکو خالصتہً تیرے لئے کرنا چاہا پھر اُس میں اُن چیزوں کی آمیزش کر لی جو صرف تیرے لئے نہ تھیں۔[۲۴۴]

۲۴۲ یعنی یہ طلب کہ ہر طلب تجھی سے رکھوں نہ کہ خلق سے، یہ بھی تجھی سے رکھتا ہوں۔
دُعا کا اتنا حصّہ تکوینی و تشریعی دونوں قسم کے مطلوبات و مقصودات کا جامع ہے۔
والشکر علی العافیۃ۔ بڑی ضروری دعا ہے۔ ورنہ کثرت سے یہی ہوتا ہے کہ نعمتِ عافیت مل جانے کے بعد قلب میں غفلت و قساوت پیدا ہو جاتی ہے، اور انسان ادائے حقوق خالق و مخلوق کی طرف سے بے اعتنائی برتنے لگتا ہے۔

۲۴۳ کتنی سچّی اور بشریّت کے حسبِ حال دعائیں ہیں! بشر کتنی ہی بار توبہ کرتا ہے، اور پھر وقتی کمزوریوں سے مغلوب ہو کر اُلٹ اُلٹ کر انہیں گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔ کتنی بار ایک عہد کرتا ہے، اور پھر اس کو فوراً ہی توڑتا بھی رہتا ہے۔

۲۴۴ کتنا حکیمانہ اور دقیق و صحیح تجزیہ نفسِ بشری کا ہے! —— بشر اللہ ہی کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا کر، اُسی کی عطا کی ہوئی غذائیں کھا کھا کر، اُسی کا بخشا ہوا آرام اٹھا اٹھا کر جسم اور نفس میں قوتیں حاصل کر کے، اُنہیں تمام تر وقفِ طاعت رکھنے کے بجائے معصیت و نافرمانی ہی میں صرف کرتا رہتا ہے۔ اور پھر جب ہوش آتا ہے تو پچھتاتا ہے، ندامت

اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّکَ بِیْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ۔
۱۹۵ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ کُلَّ مُھِمٍّ مِّنْ حَیْثُ شِئْتَ وَمِنْ اَیْنَ شِئْتَ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدُنْیَایَ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَھَمَّنِیْ

یا اللہ مجھے رسوا نہ کرنا، بیشک تو مجھے خوب جانتا ہے۔ اور مجھ پر عذاب نہ کرنا، بیشک تو مجھ پر ہر طرح قدرت رکھتا ہے[۲۴۵]
۱۹۵ یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور عرشِ عظیم کے مالک، یا اللہ تو میرے لئے ہر مہم میں کافی ہو جا جس طرح تو چاہے اور جس جگہ سے تو چاہے[۲۴۶]۔ کافی ہے مجھے اللہ میرے دین کیلئے کافی ہے مجھے اللہ میری دنیا کیلئے کافی ہے مجھے اللہ میری فکروں کے لئے

تاسف محسوس کرتا ہے، اپنے اوپر نفریں کرتا ہے۔

اسی طرح زندگی میں یہ کتنی بار ہوتا ہے کہ ابتداءً پورے اخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی ہی کے لئے کوئی کام ہاتھ میں لیتا ہے، لیکن معاً بعد یا تو اس کام کی داد پاکر یا اس میں لذتِ نفسانی محسوس کرکے یا اس کی مخالفت دیکھ کر اب التفاتِ خلق کی جانب ہو جاتا ہے اور اخلاص میں آمیزش اچھی خاصی حُبِّ جاہ یا نفسانیت یا لذت اور ضد کی ہو جاتی ہے، یہ روزمرہ کے تجربے ہیں —— ایسے ایسے دل کے چور، کیسے ممکن تھا کہ رسولِ کریمؐ کی دقیقہ رس نگاہوں کی گرفت سے باہر رہ جاتے!

۲۴۵ تیرے علمِ کامل و محیط سے میرا کون سا عیب پوشیدہ رہ ہی سکتا ہے، پھر جو تو ستاری سے کام لے اور رسوا نہ کرے تو مالک و مولیٰ عین تیرا کرم ہی ہے!۔

تجھے قدرت تو ہر طرح کے عذاب پر حاصل ہے، پھر بھی جو تو چھوڑے رکھے، تو عین تیرا فضل و احسان ہے!۔

۲۴۶ (میں اپنے کو تمام تر تیری مشیت کے حوالے کئے ہوئے ہوں)۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ
عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ
عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۱۹۶

کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کے مقابلہ کے لئے جو مجھ پر زیادتی کرے۔ کافی ہے
مجھے اللہ اُس شخص کے لئے جو مجھ سے حسد کرتا ہو۔ کافی ہے مجھے اللہ اُس شخص کیلئے
جو مجھے بُرائی کے ساتھ دھوکا دیتا ہے[۲۴۷]۔ کافی ہے مجھے اللہ موت کے وقت۔
کافی ہے مجھے اللہ سوالِ قبر کے وقت۔ کافی ہے مجھے اللہ میزان (حشر) کے پاس،
کافی ہے مجھے اللہ صراط (محشر) کے پاس[۲۴۸]۔ کافی ہے مجھے وہ اللہ کہ کوئی معبود نہیں ہے
سوا اُس کے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے[۲۴۹]۔
یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اجر شکر گذاروں کا سا اور مہمانداری مقربین کی سی ۱۹۶

۲۴۷ یعنی تمام مہمات دنیوی و اخروی ہیں، سارے مقاصد تکوینی و تشریعی ہیں ایک اللہ کی مدد و نصرت بالکل کافی ہے۔

۲۴۸ موت، سوالِ قبر، میزان، صراط، عالمِ برزخ و آخرت کے یہ چار موقعے نازک ترین و اہم ترین ہیں، اسی لئے ان کا ذکر صراحت کے ساتھ کر دیا گیا۔ اللہ کی مدد جب ان چاروں وقتوں پر آڑے آگئی، تو بس پھر کسی قسم کا اندیشہ و خطرہ نہیں۔

۲۴۹ عرشِ عظیم کے ذکر کی تخصیص اس لئے کہ وہ مخلوقات میں اعظم ترین ہستی ہے۔

وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّينَ وَيَقِينَ الصِّدِّيقِينَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِينَ
وَإِخْبَاتَ الْمُوقِنِينَ حَتّٰى تَوَفَّانِي عَلٰى ذٰلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝
١٩٧ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَيَّ وَبَلَائِكَ الْحَسَنِ
الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِي فَضَّلْتَ عَلَيَّ أَنْ
تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ۝

اور رفاقت انبیاء (علیہم السّلام) کی اور اعتقاد صدّیقوں کا سا، اور خاکساری اہلِ تقوٰی کی سی، اور خشوع اہلِ یقین کا سا، یہاں تک کہ تو اسی حال پر مجھے اُٹھالے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحیم[250]!

١٩٧ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں بواسطہ اس انعام کے جو سابق میں مجھ پر رہا ہے[251]، اور بواسطہ اس اچھے امتحان کے جو تو نے لیا ہے[252]، اور بواسطہ اس فضل کے جو تو نے مجھ پر کیا ہے، اس کی کہ تو مجھے اپنے احسان اور فضل اور رحمت سے جنت میں داخل کرے[252 الف]۔

۲۵۰ یعنی زندگی بھر اعتقاد پختہ اولیاء و صدّیقین کا سا، اور تواضع و خاکساری اہلِ تقوٰی کی سی، اور طبیعت میں خشوع اہلِ یقین کا سا نصیب رہے۔ اور بعد موت اجر شکر گذار بندوں کا سا نصیب ہو اور جنت میں خاطر داریاں وہ ہوں جو اللہ کے مہمانوں کی کی جاتی ہیں۔ اور جنت میں رفاقت و معیّت حضرات انبیاء کی ہاتھ آئے۔

۲۵۱ (جس کی گواہی ہر زندہ بشر کا رواں رواں عمر کے ہر ہر لمحہ دیتا رہتا ہے)

۲۵۲ بندہ پر جب کوئی ظاہری مصیبت تکوینی طور پر آتی ہے تو اس سے مقصود بندہ کی جانچ اور آزمائش ہی ہوتی ہے۔ اور یہ آزمائش ہمیشہ (حسن) اچھی ہی ہوتی ہے۔

۲۵۲ الف۔ یہ غایت عبدیت و عبودیت ہے کہ بندہ جنت میں اپنے داخلہ کی درخواست کا مدار تمامتر اپنے مالک و مولیٰ کے فضل و کرم کو ٹھہرا رہا ہے، اور اپنے کسی عمل کی جانب اشارہ تک نہیں کرتا۔

۱۹۸ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا دَائِمًا وَّهُدًى قَيِّمًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا ۞

۱۹۹ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِىْ نِعْمَةً اُكَافِيْهِ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۞

۲۰۰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ ذَنْبِىْ وَوَسِّعْ لِىْ خُلُقِىْ وَطَيِّبْ لِىْ كَسْبِىْ وَ قَنِّعْنِىْ بِمَا رَزَقْتَنِىْ وَلَا تُذْهِبْ طَلَبِىْ اِلٰى شَىْءٍ صَرَفْتَهُ عَنِّىْ ۞

کنز العمال عن عثمان بن ابی العاص۔ کنز العمال عن ابن عمرؓ

کنز العمال عن علیؓ

۱۹۸ یا اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایمان دائم اور ہدایت محکم اور علم نفع بخش[۲۵۳]

۱۹۹ یا اللہ کسی بدکار کا مجھ پر احسان نہ ہونے دے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس کا معاوضہ کرنا پڑے[۲۵۴]۔

۲۰۰ یا اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق کو وسیع کر دے اور میری آمدنی کو حلال رکھ، اور جو کچھ تو نے مجھے دے رکھا ہے، بس اس پر مجھے قانع کر دے، اور اُس چیز کی طرف میری طلب ہی کو نہ لے جا جو تو نے مجھ سے ہٹالی ہو[۲۵۵]

۲۵۳ علم مطلوب حدیث میں جہاں جہاں وارد ہوا ہے، اسی قسم کی قید لگی ہوئی ہے "علم علی الاطلاق" یعنی ہر قسم کے "علوم" و "فنون" کا مُرادِف، اس کی مطلوبیت کی قطعاً کوئی سند نہ کتاب الٰہی سے ملے گی نہ سنت رسولؐ سے۔

۲۵۴ یہ بھی مذاقِ سلیم رکھنے والے کیلئے بڑی غیرت کی بات، کہ انسان کسی سرکش و نافرمان بندہ کا زیر بار احسان ہو۔

۲۵۵ یعنی جو شے میرے مقسوم ہی میں نہیں (اور یہ مقسوم میں نہ ہونا بھی یقیناً کسی حکمت و مصلحت ہی سے ہے) اُس کی طلب و تمنا بھی میرے دل سے جاتی رہے، ورنہ ایک

۲۰۱ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُکَ مِنْ جَمِیْعِ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ وَاَحْتَرِسُ بِکَ مِنْھُنَّ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ وَلِیْجَۃً وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّخَافُ مَقَامَکَ وَ وَعِیْدَکَ وَیَرْجُوْ لِقَآئَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّتُوْبُ اِلَیْکَ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّاَسْاَلُکَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعِلْمًا نَّجِیْحًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ؕ

کنز العمال عن انس عن ابن عمر و ابی ہریرۃ

۲۰۱ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تمام اُن چیزوں سے جو تونے پیدا کی ہیں، اور اُن سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔ اور میرے لئے اپنے ہاں دخل پیدا کر دے، اور میرے لئے اپنے ہاں تقرب اور حُسنِ مراجعت پیدا کر دے اور مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو تیرے سامنے کھڑے ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیرے دیدار کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو تیری طرف توجّہ خالص کے ساتھ رجوع کرتے ہیں، اور تجھ سے طلب رکھتا ہوں عملِ مقبول کی اور علم کار آمد کی اور سعیِ مشکور کی اور تجارتِ کامیاب کی۔[۲۵۶]

تشویش قلب اور ہر وقت کی کشمکش تو بہر حال باقی رہے گی۔

وطیّب لی کسبی۔ جیسی اور جتنی بھی میری آمدنی ہو، بس اُسی کو حلال و پاکیزہ بنا دے۔

قنّعنی بما رزقتنی۔ بڑے گُر کی بات اور کلیدی دعاؤں میں سے ہے —— جسے دولتِ قناعت حاصل ہو وہ دولتِ ہفت اقلیم سے بے نیاز ہے۔

۲۵۶ تجارۃً لن تبور۔ یعنی ایسی تجارت جس میں کبھی خسارہ ہو ہی نہ سکے۔ یعنی نفعِ اُخروی۔ شوق اور خوف دونوں کی جامعیت، جیسی کہ اکثر حدیثی دُعاؤں میں ہے، اس دعا کا بھی جوہر ہے۔

۲۰۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ ؁

۲۰۳ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی ؁

۲۰۴ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ وَ
اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلَیَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا

۲۰۲ یا اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ دوزخ سے میری جاں بخشی کر دی جائے
یا اللہ میری مدد کر موت کی بے ہوشیوں اور سختیوں پر[۲۵۷]

۲۰۳ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ رفیقوں کے ساتھ جا ملا۔[۲۵۸]

۲۰۴ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تیرے ساتھ کچھ بھی شریک کروں درآنحالیکہ
اُسے جان رہا ہوں، اور تجھ سے اُس (شرک) کی معافی چاہتا ہوں جسے نہ جانتا ہوں[۲۵۹]
اور تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ مجھے کوئی رشتہ دار بددعا دے جسکی میں نے حق تلفی کی ہو۔[۲۶۰]

۲۵۷ العظمة للّٰه! یہ دعا رسولِ مقبول و معصوم اپنے حق میں کر رہے ہیں، جن کے لئے تلبسِ نار کا کوئی ادنیٰ احتمال بھی نہ تھا، تو ہم بندگانِ دنیا کا اپنی برائے نام طاعت و عبادت پر نازاں ہو جانا کس درجہ حمق و نادانی ہے!

۲۵۸ اعلیٰ رفیقوں، میں فرشتے بھی آ گئے اور انبیاء سابقین بھی اور ابرار و صالحین بھی۔

۲۵۹ شرک کی ایک قسم تو شرک بالعمد ہے، جو اعظم ترین معصیت ہے، اور اس سے بالکل پناہ مانگی گئی ہے۔ دوسری قسم نادانستگی میں مبتلائے شرک ہو جانے کی ہے جس پر صرف صورۃً ہی شرک کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ معافی اُس سے بھی چاہی گئی ہے۔

۲۶۰ عزیزوں کو اُن کے حقوق عزیزداری ادا نہ کرنا اسلام میں ایک سخت جرم اور قبیح معصیت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِیْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِیْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَّمْشِیْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَاَةٍ تُشَيِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَیَّ عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس حیوان کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتا ہے، اور اس حیوان کے شر سے جو دو پیروں سے چلتا ہے اور اُس حیوان کے شر سے جو چار پیروں سے چلتا ہے[۲۶۱] یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے قبل ہی بوڑھا کر دے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسی اولاد سے جو مجھ پر وبال ہو، اور تیری پناہ میں آتا ہوں ایسے مال سے جو میرے حق میں عذاب ہو جائے[۲۶۲] یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں حق بات میں اعتقاد کے بعد شک لانے سے۔ اور تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے،

۲۶۱ یعنی رینگنے والے جانوروں، اور دو پائے اور چوپائے ہر قسم کے جانوروں کے شر سے ـــــ انسان غریب تو بڑے چھوٹے ایک ایک موذی جانور کی اذیت و شر سے پناہ طلب کرنے کا محتاج ہے۔

۲۶۲ بیوی، اولاد اور مال سے بڑھ کر دل کو عزیز اور انسان کی راحت کی چیزیں اور کون ہو سکتی ہیں۔ لیکن یہ سب بھی بڑی سے بڑی مصیبت کا سبب بن سکتی ہیں، اور دنیا میں بنتی رہتی ہیں۔ اس لئے یہ دعا بھی بہت ضروری دعاؤں میں سے ہے۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَاءَةِ وَمِنْ لَّدْغِ الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ ⁂

ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْدَ الْخَتْمِ وَتَقَبَّلْ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ فِيْ حَقِّ مُحَمَّدٍ اَشْرَفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الْوَاسِعِ وَمُحَمَّدٍ مُصْطَفٰى وَمُحَمَّدٍ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ شَفِيْعٍ وَعَبْدِ الْمَاجِدِ وَفِيْ حَقِّ اٰبَآئِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَاَكْرَمِ الْمَخْلُوْقَاتِ صَلٰوةً تَسْبِقُ الْغَايَاتِ۔

اور تیری پناہ میں آتا ہوں روزِ جزا کی سختی سے۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں موتِ ناگہانی سے اور سانپ کے کاٹنے سے، اور درندے سے، اور ڈوبنے اور جل جانے سے اور اس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں اور لشکر کے بھاگنے کے وقت مارے جانے سے[۲۶۳]

پھر ان دعاؤں کے ختم کے بعد کہے ان دعاؤں کو قبول فرما حضرت مولانا محمد اشرف علیؒ (مؤلف کتاب) اور مولوی عبدالواسع مرحوم (ناظم ترجمہ) اور مولوی حکیم محمد مصطفےٰ مرحوم (مترجم اوّل) اور محمد علی مرحوم (ساعی ترجمہ) اور مولانا محمد شفیع دیوبندی اور عبدالماجد دریابادی (مترجم ثانی) کے حق میں اور اُن کے والدین اور جملہ ایمان والوں اور ایمان والیوں کے حق میں۔ اور حق تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے سرورِ کائنات اور بہترین مخلوقات پر، ایسی رحمت کہ جس کی کوئی حد و نہایت نہ ہو۔

[۲۶۳] ۔ غرض ہر اس چیز سے جو تکوینی یا تشریعی کسی حیثیت سے بھی خوفناک ہو میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

تتمہ

دعا از معمولات خاص مولوی حاجی شاہ محمد شفیع صاحب بجنوری لکھنوی مدظلہ العالی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَاحْفَظْ قُلُوْبَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ یَا خَفِیَّ الْاَلْطَافِ ۞

یا اللہ ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمارے عیوب کو ڈھانپے رہ، اور ہمارے سینوں کو کھول دے اور ہمارے دلوں کی حفاظت رکھ، اور ہمارے دلوں کو روشن کر دے، اور ہمارے معاملات کو آسان کر دے اور ہمیں ہماری مرادیں عطا کر دے اور ہماری کوتاہیوں کو پورا کر دے۔ یا اللہ ہمیں ہر اس چیز سے نجات دے جس سے ہمیں ڈر معلوم ہوتا ہے، اے لطف و کرم کی دُھن میں لگے رہنے والے [۲۶۴]

[۲۶۴] یہ دعا بھی یقیناً حدیثی دعاؤں میں سے ہوگی۔ اتنی جامعیت و ہمہ گیری بجز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کس کے کلام میں ہو سکتی ہے؟ لیکن اس کی سند حاجی صاحب موصوف کو یاد نہیں رہی۔

اغفر ذنوبنا۔ اس درخواست کا تعلق آخرت سے ہے۔

واستر عیوبنا۔ یہ درخواست اسی دنیا سے متعلق ہے۔

واشرح صدورنا۔ اعتقادی، عملی، ساری دشواریاں شرح صدر کے بعد حل ہو جاتی ہیں

واحفظ قلوبنا یعنی شیطان اور نفس کے اثر سے ہمارے قلوب کو محفوظ کر دے۔ اور ہم کو ہر برائی سے بچا دے۔

ونوّر قلوبنا۔ قلب میں جلا پیدا ہونے کے معنی صالحیت کی راہ میں پیشقدمی کے ہیں۔

اللھم نجّنا ممّا نخاف۔ جامعیت مفہوم کے لحاظ سے یہ ذرا سا فقرہ اپنی نظیر آپ ہے — اس کی شرح جتنی بھی چاہیے، اپنے ذہن میں کرتے چلے جائیے۔

ضمیمہ

هفت احزابِ دعائے مثنوی
آنکہ خود فرمود در وے مولوی

آں دُعائے بیخوداں خود دیگرست — آں دُعا زونیست گفتِ داورست
آں دُعا حق می کند چوں او فناست — آں دُعا ہا را اجابت از خُداست
آں دُعائے شیخ نے چوں ہر دُعاست — فانی ست و گفتِ او گفتِ خُداست
چُوں خدا از خود سوال و گد کند — پس دُعائے خویشتن چوں رد کند

منازلِ سبعہ ابیاتِ مثنوی معنوی

منزلِ اول بروز شنبہ

اے کمینہ بخششت ملکِ جہاں — من چہ گویم چوں تو می دانی نہاں
حالِ ما و ایں خلائق سر بسر — پیشِ لُطفِ عامِ تو باشد ہدر
اے ہمیشہ حاجتِ ما را پناہ — بارِ دیگر ما غلط کردیم راہ
لیک گفتی گرچہ میدانم سرت — زود ہم پیدا کنش بر ظاہرت
صد ہزاراں دام و دانہ ست ایخدا — ما چُو مرغانِ حریصِ بے نوا

دمبدم پابستۂ دامِ تو ایم | ہر یکے گر باز و سیمرغے شویم
می رہانی ہر دمے مارا و باز | سوئے دامے می رویم اے بے نیاز
ما دریں انبارِ گندم مے کنیم | گندم جمع آمدہ گم مے کنیم
مے نیندیشیم ما جمعِ و خوش | کیں خلل در گندم ست از مکرِ موش
موش تا انبارِ ما حفرہ زدہ است | وز فنش انبارِ ما خالی شدہ است

چوں عنایاتت شود با ما مُقیم | کے بود بیمے ازاں دُزدِ لئیم
گر ہزاراں دام باشد ہر قدم | چوں تو با مائی نباشد ہیچ غم

نالہ کردم کاے تو علامُ الغیوب | زیرِ سنگِ مکرِ بد مارا مکوب
یا کریمَ العفو ستّارَ العیوب | انتقام از ما مکش اندر ذُنوب
آنچہ در کون ست ز اشیا آنچہ ہست | و انما جاں را بہر حالت کہ ہست
گر سگے کردیم اے شیرِ آفریں | شیر را مگمار بر ما زیں کمیں
آبِ خوش را صورتِ آتش مدہ | اندر آتش صُورتِ آبی منہ
از شرابِ قہر چوں مستی دہی | نیستہا را صورتِ ہستی دہی

تو بزن یا ربّنا آبِ طہور | تا شود ایں نارِ عالم جملہ نور
کوہ و دریا جملہ در فرمانِ تست | آب و آتش اے خُداوند آنِ تست
گر تو خواہی آتش آبِ خوش شود | ور نخواہی آب ہم آتش شود
بے طلب تو ایں طلب ماں دادۂ | گنجِ احساں بر ہمہ بکشادۂ
بے شمار و حد عطا بنہادۂ | بابِ رحمت بر ہمہ بکشادۂ
با طلب چوں نہ دہی اے حق ودُود | کز تو آمد جملگی جُود و وجود

در عدم کے بود مارا خود طلب | بے سبب کردی عطاہائے عجب
جان و ناں دادی و عمرِ جاوداں | سائرِ نعمت کہ ناید در بیاں
ایں طلب در ماہم از ایجادِ تست | رستن از بیداد یارب دادِ تست
بے طلب ہم مے دہی گنجِ نہاں | رائگاں بخشیدۂ جانِ جہاں
ھٰکَذَا النِّعَمُ اِلیٰ دَارِ السَّلَامِ | بِالنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی خَیْرِ الْاَنَامِ

اے خدا اے قادرِ بے چند و چوں | واقفی بر حالِ بیرون و درُوں
اے خُدا اے فضلِ تو حاجت روا | با تو یادِ ہیچ کس نبود روا
ایں قدر ارشاد تو بخشیدۂ | تا بدیں بس عیبِ ما پوشیدۂ
قطرۂ دانش کہ بخشیدی زپیش | متصل گرداں بدریاہائے خویش
قطرۂ علم ست اندر جانِ من | وارہانش از ہوا وز خاکِ تن
پیش ازیں کایں خاک ہا خسفش کند | پیش ازاں کایں باد ہا نشفش کند
گرچہ چوں نشفش کند تو قادری | کش ازایشاں واستانی وآخری
قطرۂ کو در ہوا شد یا کہ ریخت | از خزینہ قدرتِ تو کے گریخت
گر در آید در عدم یا صد عدم | چوں بخوانیش او کند از سر قدم
صد ہزاراں ضدِّ ضد را میکشد | بازشاں فضلِ تو بیروں میکشد
از عدم ہا سوئے ہستی ہر زماں | ہست یارب کارواں در کارواں
خاصہ ہر شب جملہ افکار و عقول | نیست گردد غرق در بحرِ نغول

منزلِ دوم بروزِ یک شنبہ

اے خدائے با عطا و باوفا — رحم کن بر عمرِ رفتہ بر جفا
دادۂ عمرے کہ ہر روزے ازاں — کس ندارد قیمتِ آں در جہاں
خرچ کردم عمرِ خود را دمبدم — در دمیدم جملہ را در زیر و بم
اے خدا فریاد ازیں فریاد خواہ — داد خواہم نے زکس زیں داد خواہ
داد خود چوں من ندادم در جہاں — عمر شد ہفتاد سال از من جہاں
داد خود از کس نیابم جز مگر — زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر

ایں چہ غلّ ست اے خدا بر گردنم — ورنہ غل باشد کہ گوید من منم
زانکہ خاصاں را تو مہر و کردۂ — ماہِ جانم را سیہ رُو کردۂ
خواجہ تاشانیم اما تیشہ ات — مے شگافد شاخ را در بیشہ ات
باز شاخے را موصل می کنی — شاخِ دیگر را معطّل می کنی
شاخ را بر تیشہ دستی ہست نے — ہیچ شاخ از دستِ تیشہ رست نے
حق آں قدرت کہ آں تیشہ تراست — از کرم کن ایں کژیہا را تو راست

اے خداوند ایں خم و کوزہ مرا — در پذیر از فضل اللہ اشترے

اے خدا بنما تو جاں را آں مقام — کاندر وے بے حرف مے روید کلام
تا کہ سازد جانِ پاک از سر قدم — سوئے عرصہ دور پہنائے عدم

اے محبِّ عفو از ما عفو کُن — اے طبیبِ رنج ناصورِ کہن

پردہ اے ستّار از ما وا مگیر — باش اندر امتحاں ما را مجیر

یارب این جرأت ز بندہ عفو کن | توبہ کردم من نگیرم زین سخن
یاغیاث المستغیثین اهدنا | لا افتخار بالعلوم والغنا
لا تزغ قلبا هدیت بالکرم | واصرف السوء الذی خط القلم
بگذران از جان ما سوء القضا | وا مبر ما را ز اخوان الصفا
تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست | بے پناهت غیر پیچا پیچ نیست
رخت ما هم رخت ما را راهزن | جسم ما مر جان ما را جامہ کن
دست ما چوں پائے ما را می خورد | بے امان تو کسے جاں کے برد
در برد جاں زیں خطرہائے عظیم | بردہ باشد مایۂ ادبار و بیم
چوں تو ندهی راہ جاں خود بردہ گیر | جاں کہ بے تو زندہ باشد مردہ گیر
گر تو طعنہ مے زنی بر بندگاں | مر ترا آں مے رسد اے کامراں
ور تو ماہ و مهر را گوئی خفا | ور تو قد سرو را گوئی دوتا
ور تو چرخ و عرش را گوئی حقیر | ور تو کان و بحر را گوئی فقیر
آں بہ نسبت با کمال تو رواست | ملک و اقبال و غناها مر تراست
کہ تو پاکی از خطر وز نیستی | نیستاں را موجد و مغنیستی
ما چو مصنوعیم و صانع نیستیم | جز زبون و جز کہ قانع نیستیم
ما ہمہ نفسی و نفسی مے زنیم | گر نخواہی ما ہمہ اہرمنیم
زاں ز آہرمن رہیدستیم ما | کہ خریدی جان ما را از عمے
تو عصا کش ہر کرا کہ زندگی ست | بے عصا و بے عصا کش کور چیست
غیر تو ہر چہ خوش ست و ناخوش ست | آدمی سوز ست و عین آتش ست

هر کرا آتش پناه و پشت شد ہم مجوسی گشت ہم زردشت شد
کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ غَیْمٌ ہَاطِلٌ

اے خدائے پاک بے انباز و یار دست گیر و جرم ما را درگذار
یاد دہ ما را سخنہائے رقیق کہ ترا رحم آورد آں اے رفیق
ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ایمنی از تو مہابت ہم ز تو
گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن مصلحی تو اے تو سلطانِ سخن
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی گرچہ جوئے خوں بود نیلش کنی
ایں چنیں میناگریہا کارِ تست ایں چنیں اکسیرہا ز اسرارِ تست

منزلِ سوم بروز دوشنبہ

یا رب ایں بخشش نہ حد کارِ ماست لطفِ تو لطفِ خفی را خود سزاست
دست گیر از دستِ ما ما را بخر پردہ را بردار و پردۂ ما مدر
باز خر ما را ازیں نفسِ پلید کاردش تا استخوانِ ما رسید
از چو ما بیچارگاں ایں بندِ سخت کہ گشاید جز تو اے سلطانِ بخت
ایں چنیں قفلِ گراں را اے ودود کہ تواند جز کہ فضلِ تو کشود
ما ز خود سوئے تو گردانیم سر چوں توئی از ما بما نزدیک تر
با چنیں نزدیکی دوریم و دور در چنیں تاریکی بفرست نور
ایں دعا ہم بخشش و تعلیمِ تست ورنہ در گلخن گلستاں از چہ رست
درمیانِ خوں در ودہ فہم و عقل جز ز اکرامِ تو نتواں کرد نقل

عہدِ ما بشکست صد بار و ہزار — عہدِ تو چوں کوہ ثابت بر قرار
عہدِ ما کاہ و بہر بادے زبوں — عہدِ تو کوہ و زصد کہ ہم فزوں
حق آں قدرت کہ بر تلوینِ ما — رحمتے کن اے تو میرِ لونہا
خویش را دیدیم و رسوائی خویش — امتحانِ ما مکن اے شاہ بیش
تا فضیحتہائے دیگر را نہاں — کردہ باشی اے کریم مستعاں
بے حدی تو در جلال و در کمال — در کژی ما بے حدیم و در ضلال
بے حدی خویش بگمار اے کریم — بر کژی بے حد مشتے لئیم
ہیں کہ از تقطیعِ ما یک تار ماند — مصر بودیم و یکے دیوار ماند
البقیہ البقیہ اے خدیو — تا نگردد شاد کلّی جان دیو
بہرِ ما نے بہر آں لطفِ نخست — کہ تو کردی گمرہاں را باز جست
چوں نمودی قدرتت بنمائے رحم — اے نہادہ رحم ہا در لحم و شحم
ایں دُعا گر خشم افزاید ترا — تو دُعا تعلیم فرما مہترا

أٰتِنَا فِیْ دَارِ دُنْیَانَا حَسَنْ — اٰتِنَا فِیْ دَارِ عُقْبَانَا حَسَنْ
راہ را بر ما چو بستاں کُن لطیف — مقصدِ ما باش ہم تو اے شریف

تا چہ دارد ایں حسود اندر کدو — ایں خدا فریاد ما را زیں عدو
گر یکے فصلِ دگر در من دمد — بر و خواہد از من ایں رہزن نمد
ایں حدیثش ہمچو دودست اے الٰہ — رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ
من بہ حجت بر نیایم با بلیس — کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ — یَا مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شَہْوَۃٍ

یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ   یَا مَلَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ مِحْنَۃٍ

اے خُداوندا اے قدیم احسان تو   آنکہ دانم وانکہ نے ہم آن تو

ایں[لہ] دعا بشنو ز بندہ کاے خدا   روزی‌ کن مرا ثروتے بے رنج

چوں مرا تو آفریدی کاہلے   زخم خوارے سست جنبے منبلے

کاہلم چوں آفریدی اے ملی   روزیم دہ ہم ز راہ کاہلی

کاہلم من سایہ خسپم در وجود   خفتم اندر سایۂ احسان و جود

کاہلاں و سایہ خسپاں را مگر   روزئے بنہادہ نوعے دگر

ہر کرا پا ہست جوید روزیئے   ہر کرا پا نیست کن دل سوزیئے

رزق را میراں بسوئے ایں حزیں   ابر را باراں بسوئے ہر زمیں

چوں زمیں را پا نباشد جُودِ تو   ابر را راند بسوئے او دو تو

طفل را چوں پا نباشد مادرش   آید و ریزد وظیفہ بر سرش

روزیئے خواہم بناگہ بے تعب   کہ ندارم من ز کوشش جُز طلب

منزلِ چہارم بروز سہ شنبہ

از ہمہ نومید گشتیم اے خُدا   اول و آخر توئی و منتہا

کم دگار امنگر اندر فعلِ ما   دستِ ما گیر اے شہ ہر دو سرا

خوش سلامت ماں بساحل باز بر   اے رسیدہ دستِ تو در بحر و بر

اے کریم و اے رحیم سرمدی   در گذار از بد سگالاں ایں بدی

لہ دعائے شخصے ست بعہد داؤد علیہ السلام کہ بعد دعائے بسیار گاوے در خانہ وے آمد و مالک گاؤ با وے خصومت کرد ۱۲

اے بدادہ رائگاں صد چشم و گوش — بے ز رشوت بخش کردہ عقل و ہوش

پیش ز استحقاق بخشیدہ عطا — دیدہ از ما جملہ کفران و خطا

اے عظیم از ما گناہانِ عظیم — تو توانی عفو کردن در حریم

ما ز حرص و آز خود را سوختیم — ویں دعا را ہم ز تو آموختیم

حرمتِ آں کہ دعا آموختی — در چنیں ظلمت چراغ افروختی

دستگیر و رہنما توفیق دہ — جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن — گر بدم من سرِّ من پیدا مکن

اے خدائے راز دان و خوش سخن — عیبِ کارِ بد ز ما پنہاں مکن

عیبِ کارِ نیک را منما بما — تا نگردیم از روش سرد و ہبا[۱]

دستِ من اینجا رسید ایں را بشست — دستم اندر شستن جان ست سست

اے ز تو کس گشتہ جانِ ناکساں — دستِ فضلِ تست در جانہا رساں

حد من ایں بود کردم من لئیم — زانسوئے حد را لفی کن اے کریم

از حدث شستم خدایا پوست را — از حوادث تو بشو ایں دوست را[۲]

سبطی و قبطی ہمہ بندہ تواند — عاجز امرِ تو اند و مستمند

جز تو پیشِ کہ برآرد بندہ دست — ہم دعا و ہم اجابت از تو است

ہم ز اوّل تو دہی میلِ دعا — تو دہی آخر دعاہا را جزا

اوّل و آخر توئی ما درمیاں — ہیچ ہیچے کہ نیاید در بیاں

اے خدائے بے نظیر ایثار کن — گوش را چوں حلقہ دادی ایں سخن

۱؎ بمعنی غبار مراد سرگردان و پریشانِ خاطر ۱۲ ۲؎ مناسب وضو۔

گوشِ ما گیرو دراں مجلس کشاں | کز رحیقت مے کشند ایں سرخوشاں
چوں بما بوئے رسانیدی ازیں | سر مبند آں مشک را اے ربّ دیں
از تو نوشند از ذکور و از اناث | بے دریغے در عطا یا مُستغاث
اے دُعا ناکردہ از تو مُستجاب | دادہ دل را ہر دمے صد فتح باب

اے قدیمے راز دانِ ذو المنن | در رہِ تو عاجزیم و ممتحن
ہر دلِ سرگشتہ را تدبیر بخش | ویں کمانہائے دو تو را تیر بخش

اے مبدل کردہ خاکے را بزر | خاکِ دیگر را نمودہ بُو البشر
کارِ تو تبدیلِ اعیان و عطا | کارِ ما سہو ست و نسیان و خطا
سہو و نسیاں را مبدل کُن بعلم | من ہمہ جہلم مرا دہ صبر و حلم
اے کہ خاکِ شورہ را تو ناں کنی | وے کہ نانِ مردہ را تو جاں کنی
اے کہ جانِ خیرہ را رہبر کنی | وے کہ بے راہ را تو پیغمبر کنی
اے کہ خاکِ تیرہ را تو جاں دہی | عقل و حس را روزی و ایماں دہی
شکر از نے میوہ از چوب آوری | از منی مُردہ بتِ خوب آوری
گُل ز گِل صفوت ز دل پیدا کنی | پیہ را بخشی ضیاء و روشنی
مے کنی جزوِ زمیں را آسماں | میفزائی در زمیں از اختراں

اے دہندہ قوت و تمکین و ثبات | خلق را زیں بے ثباتی دہ نجات
اندراں کاریکہ ثابت بودنی ست | قائمی دہ نفس را کہ منثنی ست
اندراں کاریکہ دارد آں ثبات | قائمی دہ نفس را بخشش حیات
صبرماں بخش و کفہ میزاں گراں | وا رہاں ماں از دم صوت گراں

وز حسودے باز ماں خمرائے کریم | تانباشیم از حسد دیو رجیم

منزلِ پنجم بروز چہار شنبہ

گویم اے رب بارہا برگشتہ ام | توبہ ہا و عذر را بشکستہ ام
کردہ ام آنہا کہ از من می سزید | تا چنیں سیلِ سیاہی در رسید
در جگر افتادہ ہستم صد شرر | در مناجاتم ببیں خونِ جگر
ایں چنیں اندوہ کافر را مباد | دامنِ رحمت گرفتم داد داد
کاشکے مادر نزادے مر مرا | یا مرا شیرے نخوردے درچرا
اے خدا آں کن کہ از تو مے سزد | کہ ز ہر سوراخ مارم مے گزد
جان سنگین دارم و دل آہنیں | ورنہ خوں گشتے دریں درد و چنیں
وقت تنگ آمد مرا و یک نفس | بادشاہی کن مرا فریاد رس
گر مرا ایں بار ستّاری کنی | توبہ کردم من ز ہر ناکردنی
توبہ ام بپذیر ایں بارِ دگر | تا بہ بندم بہر توبہ صد کمر
یا الٰھی سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا | فَاعْفُ عَنَّا اُثْقِلَتْ اَوْزَارُنَا
یا خَفِیًّا قَدْ مَلَأْتَ الْخَافِقَیْنِ | قَدْ عَلَوْتَ فَوْقَ نُوْرِ الْمَشْرِقَیْنِ
اَنْتَ سِرٌّ کَاشِفُ اَسْرَارِنَا | اَنْتَ فَجْرٌ مُفْجِرُ اَنْهَارِنَا
یا خَفِیَّ الذَّاتِ مَحْسُوْسَ الْعَطَا | اَنْتَ کَالْمَاءِ وَنَحْنُ کَالرِّحَا
اَنْتَ کَالرِّیْحِ وَنَحْنُ کَالْغُبَارِ | یُخْتَفِی الرِّیْحُ وَغَبْرَاهُ جِهَارُ
تو بہاری ما چو باغِ سبز و خوش | او نہاں و آشکارا بخشش

تو چو جانی ما مثال دست و پا — قبض و بسطِ دست از جاں شد روا

تو چو عقلی ما مثال ایں زباں — ایں زباں از عقل می یابد بیاں

تو مثالِ شادی و ما خنده ایم — که نتیجهٔ شادی و فرخنده ایم

ھا اَعِذنی خالِقی مِن شرّہٖ — لا تُحرّم منیٰ اَنلْ مِن برّہٖ

ربِّ اَوزِعنی اَن اَشکُر ما اَریٰ — لا تُعقِّب حسرۃً لی اِن مَضیٰ

راه ده آلودگاں را العجل — در فراتِ عفو و عینِ مغتسل

تا که غسل آرند زاں جرم دراز — در صفِ پاکاں روند اندر نماز

اندریں صفہا ز اندازه بروں — غرق کانِ نورِ نحن الصّادقون

الغیاث اے تو غیاث المستغیث — زیں دو شاخه اختیاراتِ خبیث

من ز دستاں وز مکرِ دل چناں — مات گشتم که بماندم از شاں

من که باشم چرخ با صد کار و بار — زیں کمیں فریاد کرد از اختیار

کاے خداوندِ کریم بردبار — ده امانم زیں دو شاخه اختیار

جذبِ یک راہه صراط المستقیم — به ز دو راہه تردد اے کریم

زیں دو ره گرچه ہمه مقصد توئی — لیک خود جاں کندن آمد ایں دوئی

زیں دو ره گرچه بجز تو عزم نیست — لیک ہرگز رزم ہمچوں بزم نیست

زیں تردد عاقبت ما خیر باد — اے خدا مر جانِ ما را کن تو شاد

اے کریم ذوالجلال مہرباں — دائم المعروف والاۓ جہاں

یا کریمُ العفوِ حیٌّ لم یزل — یا کثیرَ الخیرِ شاهِ بے بدل

اولم ایں جزر و مد از تو رسید — ورنه ساکن بود ایں بحرِ مجید

هم از انجا کایں تردد دادیم — بے تردد کن مرا ہم از کرم
ابتلایم می کنی آہ الغیاث — اے ذکور از ابتلایت چوں اناث
تا بکے ایں ابتلا یارب مکن — مذہبے ام بخش وده مذہب مکن
اشترے ام لاغر و ہم پشت ریش — ز اختیار ہمچو پالاں شکل خویش
ایں کژاوه گہ شود ایں سو گراں — آں کژاوه گہ شود آں سو کشاں
بفگن از من حمل ناہموار را — تا بہ بینم روضۂ انوار را
ہمچو آں اصحاب کہف از راه جُود — میچرم زایقاظ نے بل ہُم رُقُود
خفتہ باشم بر یمیں یا بر یسار — برنگردم جز چو گوئے اختیار
ہم بہ تقلیبِ تو تا ذات الیمین — یا سوئے ذات الشمال اے ربِّ دین

منزلِ ششم بروز پنجشنبہ

اے دہندہ عقلہا فریاد رس — تا نخواہی تو نخواہد ہیچ کس
ہم طلب از تست و ہم آں نیکوئی — ما کئیم اول توئی آخر توئی
ہم تو گوئی ہم تو بشنو ہم تو باش — ما ہمہ لاشیم با چندیں تراش
زیں حوالت رغبت افزا در سجود — کاہلی و جبر مفرست و خمود

بے ز جہدے آفریدی مر مرا — بے فنِ من روزیم ده زیں سرا
پنج گوہر دادیم در درج سر — پنج حس دیگرے ہم مُستتر
لا یُعد ایں داد و لا یُحصے ز تو — من کلیلم از بیانش شرم رو
چونکہ در خلاقیم تنہا توئی — کار رزاقیم ہم کن مستوی

کردگارا توبہ کردم زیں شتاب　　چوں تو در بستی تو کن ہم فتحیاب
بر سرِ حرفہ شدم بار دگر　　در دعا کردن بدم من بے ہنر
کو ہنر کو من کجا دل مستوی　　ایں ہمہ از عکسِ تست ایں ہم توئی

در عدم ما مستحقاں کے بدیم　　کہ بریں جان و بریں دانش زدیم
در عدم ما را چہ استحقاق بود　　تا چنیں عقلے و جانے رو نمود
اے بکردہ یار ہر اغیار را　　اے بدادہ خلعتِ گل خار را
خاکِ ما را ثانیا پاکیزہ کن　　ہیچ نے را بارِ دیگر چیز کن
ایں دُعا تو امر کردی ز ابتدا　　ورنہ خاکی را چہ زہرہ ایں ندا
چوں دعا ما امر کردی اے عجاب　　ایں دُعائے خویش را کن مُستجاب

چوں الف چیزے ندارم اے کریم　　جُز دلے واں تنگ تر از چشمِ میم
ایں الف ویں میم امّ بود ماست　　میم امّ تنگست الف زاں نرگداست
ایں الف چیزے ندارد غافلی ست　　میم دل تنگ آں زمانِ عاقلی ست
در زمانِ بیہشی خود ہیچ من　　در زمانِ ہوش پیچاپیچ من
ہیچ دیگر بر چنیں ہیچے منہ　　نام دولت بر چنیں ہیچے منہ
خود ندارم ہیچ بہ سازد مرا　　چوں ز وہم دارم ست ایں صد عنا
در ندارم ہم تو دارائیم کن　　رنج دیدم رحمت افزائیم کن
ہم در آبِ دیدہ عریاں نیستم　　بر در تو چونکہ دیدہ نیستم
ز آبِ دیدہ بندۂ بے دید را　　سبزہ بخش و نباتے زیں چرا
ور نماند آب آبم دہ ز عین　　ہمچو عینینِ نبیؐ ہطالتین

مست گر اندر زشتی و مکر وہیم — کہ ز پرُ زہری چو مارِ کوہیم
اے کہ من زشت و خصالم نیز زشت — چوں شوم گل چوں مرا او خار کشت
نو بہارا حُسنِ گل دہ خار را — زینتِ طاؤس دہ ایں مار را
در کمالِ زشتیم من منتہے — لُطفِ تو در فضل و درفن منتہے
حاجتِ ایں منتہے زاں منتہے — تو برآرائے غیرتِ سروِ سہی
دست گیرم در چنیں بیچارگی — شاد گردانم دریں غمخوارگی

رُوح را تاباں کن از انوار ماہ — زانکہ زآسیبِ ذنب شد دل سیاہ
از خیال و وہم و ظن بازش رہاں — از چہ وجورِ رسن بازش رہاں
تا ز دلداریٔ خوبِ تو دلے — پر برآرد بر مرو ز آب و گلے

زاں مثالِ برگِ دے پژمردہ ام — کز بہشتِ وصل گندم خوردہ ام
چوں بدیدم لطف و اکرام ترا — واں سلام و سلم و پیغام ترا
من سپندِ چشم بد کردم پدید — در سپندم نیز چشم بد رسید
دافعِ ہر چشمِ بد از پیش و پس — چشمہائے پُر خمارِ تست و بس
چشمِ بد را چشمِ نیکویت منتہا — مات و مستاصل کند نعم الدوا
بل ز چشمت کیمیا ہا مے رسد — چشمِ بد را چشمِ نیکو مے کند

منزلِ ہفتم بروزِ جمعہ

شد صفیرِ باز جاں در مرج دیں — نعرہ ہائے لَا اُحِبُّ الآفلین
بازِ دل را کز پئے تو مے پرید — از عطائے بیحدت چشمے رسید

یافت بینی بوئے گوش از تو سماع
ہر حسے را قسمتے آرد مشاع

ہر حسے را چوں دہی رہ سوئے غیب
نبود آں حس را فتور و مرگ و شیب

مالک الملکی بحس چیزے دہی
تاکہ بر حسہا کند آں حس شہی

رَبِّ اَتْمِمْ نُوْرَنَا بِالسَّاهِرَهْ
وَ اَنْجِنَا مِنْ مُّفْضِحَاتِ الْقَاهِرَهْ

یارِ شب را روزِ مہجوری مدہ
جانِ قربت دیدہ را دوری مدہ

بُعدِ تو در دیست از فکر و نکال
خاصہ بعدے کاں بود بعد از وصال

آنکہ دیدستت مکن نادیدہ اش
آب زن بر سبزۂ بالیدہ اش

ہیں مراں از روئے خود او را بعید
آنکہ او یک بار روئے تو پدید

دید روئے جز تو شد غل کلول
کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللہُ بَاطِلٌ

باطلند و مے نمایندم رشد
زانکہ باطل باطلاں را مے کشد

زیں کششہا اے خدائے رازداں
تو بجذبِ لطفِ خودماں دہ اماں

غالبی بر جاذباں اے مشتری
شاید ار درماندگاں را واخری

مناجات خاتم مثنوی

اے خدا ساز ندہ عرشِ بریں
شام را دادی تو زلفِ عنبریں

روز را با شمعِ کافور اے کریم
کردہ روشن تر از عقلِ سلیم

خوں بنافِ نافہ مشکی مے کنی
سنبل و ریحاں چرو پشکے کنی

قادرا قدرت تو داری بر کمال
اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ حَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

اے خدا قربانِ احسانت شوم
کانِ احسانی بقربانت روم

معدنِ احسانی و ابرِ کرم   فیضِ تو چوں ابرِ ریزاں بر سرم
از عدم دادی بہشتی ارتقا   زاں سپس ایمان و نور و اہتدا
اے خدا احسانِ تو اندر شمار   می نتانم با زبانِ صد ہزار
من بخواب و پاسبانِ من توئی   من چو طفل و حرزِ جانِ من توئی
من بعصیاں صرفِ وقتِ خود کنم   بینی و از حلم مے پوشی برم
روزیت را خوردہ عصیاں می کنم   نعمت از تو من بغیرے می تنم
جملہ می بینی نہ گیری انتقام   از درِ حلم و کرم آئی مدام
بر دلِ من سی صد و شصت از نظر   مے کنی ہر روزے اے ربّ البشر
لیک من غافل ز لطفِ بیکراں   چشم دارم ہر زماں با این و آں
دوست را بر من نظر شد دوختہ   حیف من با دیگراں دل دوختہ
من گنہ آرم تو ستّاری کنی   جرم من آرم تو معذاری کنی
جرمہا بینی و خشمے ناوری   اے بقربانت چہ نیکو داوری
در مصائب در حوادثہائے زار   چونکہ بر من تنگ شد از دردکار
یار و خویشانم مرا بگذاردند   نار در دستِ غمم بسپاردند
جز تو کے دیگر دراں سختی رسد   در متاعبہا تو گشتی مدد
در رسیدی زود بگرفتی مرا   واخریدی از ہمہ سختی مرا
چوں شمارم من ز احسانِ تو چوں   گر زباں ہر مُو شود لطفت فزوں
شکرِ احسانِ ترا چوں سر کنم   اندریں راہ گو قدم از سر کنم
جان و گوش و چشم و ہوش و پا و دست   جملہ از دُرہائے احسانت پُرست

این کہ شکرِ نعمتِ تو مے کنم　　این ہم از تو نعمتے شد مغتنم

شکر این شکر از کجا آرم بجا
من کیَم از تُست توفیق اے خُدا